www.KitaboSunnat.com

فرشتوں کا تعارف
اور
اُن کی ذِمّہ داریاں

مؤلف

الشیخ عُمر سُلیمان الاشقر حفظہ اللہ

ترجمۃ: محمّد حسن ظاہری حفظہ اللہ

اُستاذ امام بُخاری اِنٹرنیشنل یونیورسٹی سیالکوٹ

نظرِ ثانی و اضافہ: فضیلۃ الشیخ ابو الحسن مبشّر احمد ربّانی حفظہ اللہ

الکریمیہ
ALKARIMIA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

506

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں کا تعارف اور اُن کی ذمہ داریاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ALKARIMIA

المكتبة الكريمية

قرآن وسنّت کی اشاعت کا عظیم ادارہ

جملہ حقوقِ اشاعت برائے المکتبۃ الکریمیۃ محفوظ ہیں

لاہور: عظیم مینشن رائل پارک، نزد لکشمی چوک لاہور

گوجرانوالہ: گلی نمبر 41 وائی بلاک پیپلز کالونی گوجرانوالہ

Mobile: 0300 / 0321-8483606 Ph: 042-6364210

E-mail:alkarimiaa@hotmail.com www.alkarimia.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں کا تعارف اور اُن کی ذمہ داریاں

مؤلف

الشیخ عمر سلیمان الاشقر حفظہ اللہ

ترجمۃ: محمد حسن ظاہری حفظہ اللہ

اُستاذ امام بخاری انٹرنیشنل یونیورسٹی سیالکوٹ

نظر ثانی واضافہ: فضیلۃ الشیخ ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

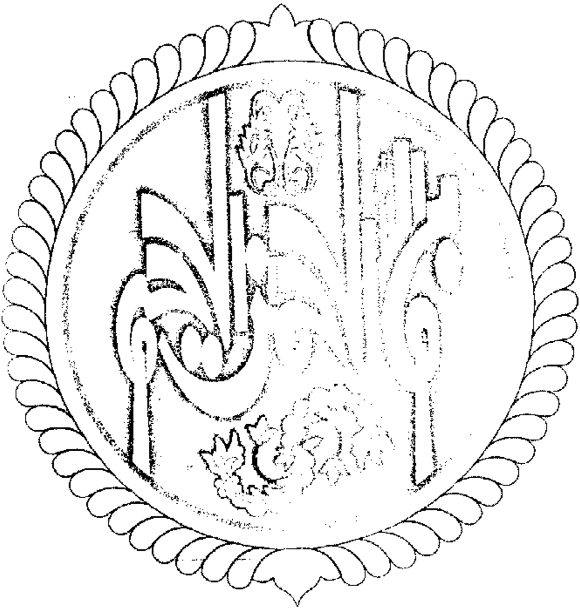

لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ

(فرشتے) اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم اُن کو دیا جائے بجالاتے ہیں (التحریم)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

		مضامین	صفحہ
❁	عرضِ مؤلف		۱۳
❁	عرضِ مترجم		۱۵
❁	عرضِ ناشر		۱۷
❁	تعریف ملائکہ اور ان پر ایمان		۱۹
❁	فصل اوّل:	ملائکہ کی صفات وبساط	۲۱
❁	بحث نمبر 1:	ملائکہ کے اوصاف خلقیہ اور ان کے ملحقات	۲۱
❁	مقصد نمبر 1:	ملائکہ کا مادہ خلقت اور وقت تخلیق	۲۱
❁		ملائکہ کو دیکھنا	۲۳
❁	مقصد نمبر 2:	ملائکہ کی عظمتِ تخلیق	۲۴
❁		حضرت جبریل علیہ السلام کی تخلیقی عظمت	۲۴
❁		حاملینِ عرش کی عظمت	۲۷
❁	مقصد نمبر 3:	ملائکہ کی اہم خلقی صفات	۲۸
❁		(1) ملائکہ کے پر	۲۸
❁		(2) جمالِ ملائکہ	۲۹
❁		(3) انسان اور ملائکہ کی شکل وصورت میں مماثلت؟	۳۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- (4) ملائکہ کے درمیان جسمانی تفاوت ۳۰
- (5) وہ نر اور مادہ کی صفت سے متصف نہیں ہوتے ۳۱
- (6) ملائکہ خورد و نوش سے مبرّا ہیں ۳۴
- (7) انہیں اُکتاہٹ وتھکاوٹ نہیں ہوتی ۳۵
- (8) مساکنِ ملائکہ (فرشتوں کے رہنے کی جگہیں) ۳۶
- (9) تعدادِ ملائکہ ۳۷
- (10) اسماء ملائکہ (فرشتوں کے نام) ۳۸
- جبریل و میکائیل ۳۸
- اِسرافیل ۳۹
- مالک ۳۹
- رضوان ۴۰
- منکر ونکیر ۴۰
- ہاروت و ماروت ۴۰
- عزرائیل ۴۱
- رقیب عتید ۴۱
- (11) ملائکہ کی وفات ۴۱
- ملائکہ بزرگ و پاکباز ہیں ۴۳
- ملائکہ کی حیاداری ۴۴
- بحث نمبر 2: ملائکہ کا اختیار وتصرّف ۴۵
- شکل بدلنے کی طاقت رکھنا ۴۵
- ملائکہ کی تیز روی ۴۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ملائکہ کا علم ۴۹
- ملائکہ کا باہم بحث وتکرار ۴۹
- ملائکہ کا تمام معاملات میں نظم وترتیب ۵۲
- ملائکہ کی پارسائی ۵۳
- فصل ثانی: ملائکہ کی عبادت ۵۷
- ملائکہ کے مزاج پر ایک نگاہ ۵۷
- ملائکہ کی قدر ومنزلت ۵۸
- ملائکہ کی عبادت کے چند نمونے ۶۰
- تسبیحات و وظائف ۶۰
- صف بندی ۶۱
- ملائکہ کا حج ۶۳
- ملائکہ کا ہیبتِ الٰہی سے لرزہ براندام ہونا ۶۵
- فصل ثالث: ملائکہ اور انسان ۶۷
- بحث نمبر 1: ملائکہ اور آدم علیہ السلام ۶۷
- ملائکہ کا انسان کی پیدائش کی حکمت کے متعلق استفسار ۶۷
- ملائکہ کا آدم علیہ السلام کی پیدائش کے وقت سجدہ ۶۸
- ملائکہ اور آدم علیہ السلام کا آمنا سامنا ۶۸
- آدم علیہ السلام کی وفات کی گھڑی ملائکہ کا انہیں غسل دینا ۶۹
- بحث نمبر 2: ملائکہ اور آدم علیہ السلام کی ذرّیت ۷۰
- مقصد نمبر 1: انسان کے پیدا کرنے میں ملائکہ کا کردار ۷۰
- مقصد نمبر 2: ملائکہ کی بنی آدم کے لیے دربانی ۷۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مقصد نمبر 3: انبیاء اور رسل کی طرف اللہ تعالیٰ کے سفیر ۷۳

❁ جس کے پاس فرشتہ آئے لازمی نہیں کہ وہ رسول یا نبی ہو ۷۵

❁ رسول اللہ ﷺ کے پاس وحی کیسے نازل ہوتی تھی؟...... ۷۶

❁ جبریل علیہ السلام کا کام محض احکامِ شریعت پہنچانے پر موقوف نہیں ہے ۷۸

❁ جبریل علیہ السلام کا رسول اللہ ﷺ کی امامت کراتا ۷۸

❁ جبرائیل علیہ السلام کا رسول اللہ ﷺ کو دم کرنا ۸۰

❁ ملائکہ کے دیگر کام ۸۰

❁ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ میں سے رسول کیونکر نہیں بھیجے؟...... ۸۰

❁ مقصد نمبر 4: بھلائی کی باتیں بندوں کے دلوں میں ڈالنا ۸۲

❁ مقصد نمبر 5: ملائکہ کا انسان کے اعمالِ صالحہ اور اعمالِ سیئہ کی دستاویز تیار کرنا ۸۶

❁ دائیں جانب والا فرشتہ نیکیاں اور بائیں جانب والا بدیاں قلمبند کرتا ہے ۸۹

❁ کیا ملائکہ دل کے ارادے کو تحریر کر لیتے ہیں؟ ۸۹

❁ ایک شبہ ۹۱

❁ بندوں کو کارِ خیر کی جانب راغب کرنا ۹۱

❁ مقصد نمبر 6: بنی آدم کی آزمائش کرنا ۹۳

❁ مقصد نمبر 7: انسانوں کی مدتِ حیات تمام ہونے پر ملائکہ کا ان کی روحیں قبض کرنا ۹۷

❁ جان کنی کے عالم میں مومنین کو خوشخبری دینا ۹۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- موسیٰ علیہ السلام نے فرشتۂ موت کی آنکھ پھوڑ ڈالی ۹۹
- مقصد نمبر 8: ملائکہ کی انسان کے ساتھ قبر، میدانِ حشر اور عاقبت میں تعلق داری ۱۰۲
- بحث نمبر 3: ملائکہ اور مؤمنین ۱۰۲
- ملائکہ کی مؤمنین کے ساتھ اُلفت ۱۰۳
- مؤمن کو راہِ راست کی طرف ہدایت کرنا ۱۰۳
- ملائکہ کا مؤمنین کے لیے دعائے خیر کرنا ۱۰۴
- حالت طہارت میں سونے والے کے لیے دعائے رحمت کرنا ۱۰۵
- لوگوں کو بھلائی کی تلقین کرنے والے پر ۱۰۶
- وہ لوگ جو نماز باجماعت ادا کرنے کے انتظار میں بیٹھتے ہیں ۱۰۶
- پہلی صف کی عظمت و رفعت ۱۰۸
- صف کو ملانے والوں کے لیے ملائکہ کا دعائے رحمت کرنا ۱۰۹
- نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھنے والوں کے لیے ملائکہ کا دعائے رحمت کرنا ۱۰۹
- نمازِ فجر اور عصر باجماعت ادا کرنے والوں کے لیے ملائکہ کا دعائے رحمت کرنا ۱۰۹
- جو لوگ صفوں کے درمیان کشادگی کو پُر کرتے ہیں ۱۱۰
- جو لوگ سحری کھاتے ہیں ۱۱۱
- جو مریض کی بیمار پُرسی کرتے ہیں ۱۱۲
- کیا ملائکہ کی دعائے رحمت کا ہم پر اثر پڑتا ہے .....

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ملائکہ کا مؤمنین کی دعا پر آمین کہنا ۱۱۳
- مریض اور میت کے پاس کہی جانے والی بات پر ملائکہ کا آمین کہنا ۱۱۴
- ملائکہ کا مومنین کے لیے دعائے مغفرت کرنا ۱۱۴
- مجالسِ علم اور حلقہ ذکر میں ملائکہ کی حاضری اور اہل مجلس کو اپنے پروں سے گھیرنا ۱۱۶
- ملائکہ کا جمعہ میں حاضر ہونے والوں کے نام درج کرنا ۱۱۸
- ملائکہ کا نیکوکار بندوں کی کھوج لگانا ۱۱۹
- جب مؤمن قرآن پڑھتا ہے تو ملائکہ نازل ہوتے ہیں ۱۲۰
- ملائکہ رسول اللہ ﷺ تک آپ کی اُمت کا سلام پہنچاتے ہیں ۱۲۲
- ملائکہ کا مؤمنین کو خوشخبری سُنانا ۱۲۲
- خواب میں ملائکہ کو دیکھنا ۱۲۴
- ملائکہ مؤمنین کے شانہ بہ شانہ لڑتے ہیں اور رزمِ حق و باطل میں ان کو ثابت قدم رکھتے ہیں ۱۲۵
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنا ۱۲۹
- نیک بندوں کی حمایت ونصرت کرنا اور ان کے رنج والم کو زائل کرنا ۱۳۰
- ملائکہ کا صالحین کے جنازے میں حاضر ہونا ۱۳۲
- ملائکہ کا شہید پر اپنے پروں سے سایہ افگن ہونا ۱۳۳
- وہ ملائکہ جو تابوت لے کر آئے ....
- دجال سے مکہ و مدینہ کا دفاع کرنا ۱۳۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دو ملائکہ کے ہمراہ اُترنا	۱۳۶
❁	ملائکہ ملکِ شام کو اپنے پروں سے ڈھانپے ہوئے ہیں	۱۳۶
❁	ملائکہ کی موافقت میں کتنا اجر و ثواب ہے	۱۳۷
❁ مقصد نمبر 2:	ملائکہ کی تکریم کے لیے مؤمن کی ذمہ داریاں	۱۳۸
❁	ملائکہ کو نہ اذیت دینا	۱۳۸
❁	گناہوں سے گوشہ گیری اختیار کرنا	۱۴۰
❁	ملائکہ اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے بنی آدم تکلیف محسوس کرتے ہیں	۱۴۱
❁	دورانِ نماز دائیں طرف تھوکنے کی ممانعت	۱۴۲
❁ بحث نمبر 4:	ملائکہ کا کفار اور بدکاروں کے ساتھ معاملہ	۱۴۴
❁	کفار پر عذاب اُتارنا	۱۴۴
❁	قومِ لوط کو ہلاک کرنا	۱۴۵
❁	کفار پر لعنت	۱۴۷
❁	ملائکہ کی اس عورت پر لعنت جو اپنے خاوند کا کہنا نہ مانے	۱۴۸
❁	ملائکہ کی اس پر لعنت جو اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرے	۱۴۸
❁	ملائکہ کی لعنت اس پر جو اصحاب رسول ﷺ پر دشنام طرازی کرے	۱۴۹
❁	ملائکہ کی لعنت ان لوگوں پر جو حکمِ الٰہی کے نفاذ میں رکاوٹ بنتے ہیں	۱۵۰
❁	ملائکہ کی لعنت اس پر جو بدعتی کو پناہ دے	۱۵۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

	مدینہ پر ظلم کرنے والوں اور انہیں ڈرانے والوں پر......	۱۵۱
	باپ یا مالک کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرنے والے پر............	۱۵۲
	مسلمان کی پناہ دہی توڑنے والے پر............	۱۵۲
	تین قسم کے لوگوں کے لیے حضرت جبریل علیہ السلام کی بددعا......	۱۵۳
	کفار کا ملائکہ کو دیکھنے کا مطالبہ............	۱۵۴
فصل رابع:	ملائکہ اور دیگر کائنات............	۱۵۵
	ملائکہ کوہ............	۱۵۵
	وہ ملائکہ جو بارش، نباتات اور رزق پر متعین ہیں............	۱۵۷
فصل خامس:	ملائکہ اور انسانوں کے درمیان فضل وشرف کا مقابلہ......	۱۶۱
	اس مسئلہ میں اقوال............	۱۶۳
	محل نزاع............	۱۶۳
	ان لوگوں کی حجت جو صالح بندوں کو ملائکہ سے افضل گردانتے ہیں............	۱۶۴
	اس مسئلہ میں محققانہ قول............	۱۸۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مؤلف

((إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)) وبعد:

ملائکہ پر ایمان لانا عقیدہ کی بنیادوں میں سے ایک بنیاد ہے جس کے بغیر ایمان کامل ہی نہیں ہوتا۔ ملائکہ غیب کے جہانوں میں سے ایک جہان ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی تعریف کی ہے کہ انہوں نے اس جہاں پر ایمان لانا ہے تا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کے پیغام کی تصدیق اور اخبارِ رسول ﷺ کا اثبات ہو جائے۔ کتاب وسنت میں اس مضمون میں نصوص کو خوب کھول کر بیان کر دیا گیا ہے اور اس کے تمام پہلوؤں کو واضح کر دیا گیا ہے جو بھی اس سمت میں نصوص کا مطالعہ کرے گا تو ملائکہ پر ایمان اس کے لیے بالکل عیاں ہو جائے گا۔ یہ کوئی مبہم اور نا قابلِ فہم مسئلہ نہیں لیکن یہ تفصیل اور مطالعہ ایمان کو گہرا اور پختہ بناتا ہے کیونکہ تفصیلی آگاہی، اجمالی شناخت سے زیادہ راسخ اور مستحکم ہوتی ہے۔ نصوص میں تو اس مسئلے کی خوب توضیح وتشریح ہوئی ہے۔ لیکن اس کے باوجود انسانی قوت ادراک ملائکہ کی ذات کی معرفت جو اس کے لیے اہم ہے رسائی کی بساط نہیں رکھتی کیونکہ انسانی فہم وشعور فرشتوں کو دیکھنے اور ان کی گفتگو کو سماعت کرنے سے عاجز ہے اور بلا شبہ اس عاجزی میں انسان کی خیر ہے۔ کیونکہ اگر انسان اپنے آس پاس کی تمام چیزوں کو دیکھ سکے اور ان کی آوازیں سُن سکے تو یہ زندگی بسر کر ہی نہیں سکتا۔ مثلاً اگر انسان کے سُننے کی طاقت اتنی ہو جائے جس سے وہ تمام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آوازیں سُن سکے جو ایک ریڈیو سُنا تا ہے تو اس مسکین پر کیا قیامت بپا ہوگی؟ اس کو تو ذہول (ہکا بکا ہونا) اور جنون کا مرض لاحق ہو جائے گا اور کوئی شخص یہ گمان نہ کرے اس سے بحث کرنا بیکار اور لاحاصل ہے کیونکہ وہ حقائق جن کو نصوص اس موضوع میں بیان کرتی ہیں وہ ملائکہ کے متعلق خرافات اور بھونڈی باتوں کی تردید کرنے میں بڑی کارآمد اور مؤثر ہیں۔ قرنِ قدیم سے مشہور ہے کہ ملائکہ الٰہ ہیں یا ملائکہ اللہ کی بیٹیاں ہیں اور بعض کا خیال ہے کہ ملائکہ ہی وہ افلاک ہیں جنہیں ہم فضا میں دیکھ رہے ہیں۔ اور حقائق جن کو نصوص نے بیان کیا ہے ہمارے اندر ایمان باللہ کو مضبوط کرتے ہیں جو معبودِ برحق ہے اور عالمِ وجود کا نگہبان و پاسبان ہے۔ جس نے ملائکہ کے لشکرِ جرّار کو اس عالم میں مختلف امور کے استحکام کے لیے مقرر کیا ہے۔ اور ملائکہ کا ہمارے ساتھ تعلق تکوین، ایجاد اور مراقبہ کے معاملہ میں ایسی چیز ہے جو انسان کو اس کی اہمیت یاد دلاتا ہے۔ اس کی فکر سے اس کی خفت و حقارت کو ختم کر دیتا ہے۔ اس طرح وہ اپنے رُتبہ کی پہچان کر لیتا ہے اور ایسے عظیم دَور کے لیے سعی کرتا ہے جو اس کو قائم کرنا چاہیے تھا۔ اگر ہم ان تمام آثار طیّبہ کو شمار کرنا شروع کر دیں جن کو انسان ملائکہ پر ایمان لانے کے متعلق پاتا ہے، اور ان کے متعلقہ نصوص کو بیان کریں تو مقدمہ ھٰذا میں بات دراز ہو جائے گی۔ البتہ میں قاری کو اس کیفیت میں چھوڑ رہا ہوں اگر وہ ان نصوص و آثار پر جما رہے گا اور ان میں سوچ و بچار اور تأمّل سے کام لے گا تو یہ نصوص و آثار اس کی مدد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو نفع بخش بنائے اور خالصتاً اپنی ذات کے لیے کرے، وہی بہترین مولیٰ ہے اور بہترین مددگار ہے۔

عمر سلیمان الاشقر

۲۰/ ذی القعدہ/ ۱۳۷۸ھ

۱۹۷۸/۹/۲۲ء الکویت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ، وَبَعْدُ :

کتاب ھٰذا "عالم الملائكة الأبرار" کویت کے مشہور و معروف عالم دین "عمر سلیمان الأشقر" کی تصنیف کردہ ہے جس میں انہوں نے ملائکہ کے متعلق کافی حد تک معلومات اکٹھی کردی ہیں۔ موصوف نے مضمون سے متعلقہ آیات واحادیث کو نہایت عرق ریزی اور جان فشانی کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔ مصنف نے اپنی دیگر کتب کی طرح اس کتاب میں بھی صحیح روایات کا التزام کیا ہے اس کے لیے انہوں نے محدث العصر محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کو مد نظر رکھا ہے۔ اور اپنی کتاب کو پانچ بڑی فصلوں میں تقسیم کیا ہے جو بالترتیب درج ذیل ہیں:

① ...... ملائکہ کی صفات وبساط

② ...... ملائکہ کے مزاج پر ایک نگاہ

③ ...... ملائکہ اور انسان

④ ...... ملائکہ اور دیگر کائنات

⑤ ...... ملائکہ اور انسان کے درمیان فضل وشرف کا مقابلہ

اس کتاب کی اہمیت کے پیشِ نظر میں نے افادۂ عام کے لیے اس کتاب کا ترجمہ کردیا ہے نیز احادیث کے مکمل حوالہ جات بھی درج کردیے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور الاستاذ المکرّم محقق عالم دین فضیلۃ الشیخ مولانا ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قیمتی لمحات سے وقت نکال کر کتاب کی نظر ثانی فرمائی اور عوام الناس کے فائدہ کے لیے چند ایک جگہوں پر مفید اضافہ جات بھی کر دیے۔ (جزاہ اللہ خیراً)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مؤلف، استاذ محترم، مترجم اور ناشر کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

محمد حسن ظاہری

استاذ امام بخاری انٹرنیشنل یونیورسٹی سیالکوٹ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

تمام تعریفات اللہ رب العزت کے لیے ہیں اسی طرح تمام نعمتیں اور احسان اللہ ہی کی طرف سے ہیں۔ کتاب ھذا ''فرشتوں کا تعارف اور ان کی ذمہ داریاں'' دراصل کویت کے مشہور و معروف عالم دین ''عمر سلیمان الأشقر'' کی تالیف کردہ کتاب ''عالم الملائکۃ الأبرار'' کا اردو ترجمہ ہے اس کو اردو قالب میں محترم و مکرم مولانا محمد حسن ظاہری حفظہ اللہ تعالیٰ (استاذ امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی) نے ڈھالا اور خلوص، محبت اور لگن سے اس کام کو خوب نبھایا ہے اللہ کریم ان کے علم وعمل میں برکات نازل فرمائے آمین۔ مزید برآں المکتبة الکریمیة اور قارئین کے لیے خوش کن بات یہ ہے کہ اس کتاب میں مفید اضافہ جات اور نظر ثانی محقق عالم دین فضیلۃ الشیخ مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے۔ اصحابِ المکتبة الکریمیة فضیلۃ الشیخ کے ممنون و مشکور ہیں جنہوں نے اپنے مصروف روز و شب سے وقت نکال کر کتاب کی توضیح و نظر ثانی فرمائی اللہ کریم اس کارِ نیک کو ان کے لیے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے آمین اُمید ہے اس کتاب کو پڑھنے کے بعد فرشتوں کی بابت معلومات میں اضافہ ہوگا اور ایسے اوجھل گوشے پڑھنے کو ملیں گے کہ عقل دنگ رہ جائے گی اس کتاب کی اشاعت کی غرض و غایت یہ بھی ہے کہ لوگوں میں عبادت و اطاعت کا جذبہ پروان چڑھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے انسان، جنات اور فرشتوں کو مرکزی حیثیت حاصل ہے ان کو اپنی عبادت اور اطاعت کے لیے پیدا کیا گیا ہے فرشتے ایسی مخلوق ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت و فرمانبرداری میں تھکن، سستی اور کاہلی سے پاک ہیں وہ حکمِ الٰہی کے بغیر کچھ نہیں کرتے۔ المختصر اس کتاب میں فرشتوں سے متعلق مفصل بیان کر دیا گیا ہے یہ کتاب ایک انمول اور علمی خزانہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے المکتبة الکریمیة اس انمول اور علمی خزانہ کو شائع کر رہا ہے اللہ کریم اس کتاب کی اشاعت کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور اس کے مولف، مترجم، ناشر اور دیگر معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

دُعاؤں کا طالب

محمد مسعود لون (ایڈووکیٹ)

مدیر المکتبة الکریمیة

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعریفِ ملائکہ اور ان پر ایمان

فرشتوں کا جہان انسانوں اور جنات کے جہان سے مختلف ہے، وہ جہان نہایت شریف ومہذب ہے یہ سارا جہاں پاک شفاف اور صاف سُتھرا ہے اور فرشتے نیکوکار اور پرہیزگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ایسی پرستش کرتے ہیں جیسے اس کا حق ہے، اس کے حکم کی تنفیذ کے لیے مستعد رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بالکل حکم عدولی نہیں کرتے۔ ہم عنقریب ان اوصاف ملائکہ کا جو" قرآن وسنت میں بیان ہوئے ہیں" مشاہدہ کرلیں گے۔

اَلْمَلَكُ، کا اصل أَلَكَ ہے، اور اَلْمَلَكَةُ اور مَأْلَكٌ پیغام کو کہتے ہیں۔ اور اسی سے اَلْمَلَائِكُ مشتق ہے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیغامبر ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ (ل أ ك) سے مشتق ہے۔ اور اَلْمَلْأَكَةُ پیغام بھیجنا۔ وَأَلِكْنِي إِلٰى فُلَانٍ، میرا پیغام اس کو پہنچا دو، اور اَلْمَلْأَكَةُ یہی أَلْمَلَكُ ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچاتا ہے۔

بعض محققین کا قول ہے اَلْمَلَكُ ، اَلْمِلْكُ سے مشتق ہے۔ اور کہا کہ: ملائکہ میں سے جس کو سیاسات میں حصہ ملا اس کو (اَلْمَلَكُ) کہتے ہیں اور انسانوں میں سے جس کو ملا (اَلْمَلِكُ) کہتے ہیں۔ [1]

فرشتوں پر ایمان، عقیدہ وایمان کی بنیادوں میں سے ایک بنیاد ہے۔ اس وقت تک کسی شخص کا ایمان درست نہیں جب تک وہ فرشتوں پر ایمان نہیں لاتا، اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ﴾ [سورة البقرة: ۲۸۵]

"رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ کی جانب سے اُتری اور مومن بھی

[1] بصائر ذوی التمییز، للفیروز آبادی: ۵۲٤/٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان لائے، یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے۔''

ملائکہ پر ایمان کیسے لایا جاتا ہے:

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بیہقی کی کتاب ''شعب الایمان'' سے نقل کیا ہے کہ ایمان ملائکہ کئی ایک معانی کو شامل ہے:

① ملائکہ کے وجود کی تصدیق۔

② ملائکہ کی حیثیت و مراتب کا لحاظ رکھنا، اور اس بات کا اثبات کرنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور مخلوق ہیں۔ انسانوں اور جنوں کی طرح مکلّف و مامور ہیں۔ بذاتِ خود کسی چیز پر قادر نہیں مگر جس کی اللہ تعالیٰ نے ان کو قدرت دی ہوئی ہے۔ ان پر موت برحق ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے عمر دراز رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو فوت نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہ اپنی مقررہ میعاد تک پہنچ جائیں۔ وہ کسی صفت کے ساتھ متصف نہیں ہوتے جو ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک تک پہنچا دے اور الوہیت کا دعویٰ بھی نہیں کرتے جیسا کہ پہلے لوگوں نے کیا۔

③ اس بات کا اقرار کرنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قاصد و پیغام رساں ہیں، وہ ان کو بندوں میں سے جس کی طرف چاہتا ہے روانہ کر دیتا ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ ان میں سے بعض کو دیگر بعض کی طرف بھیج دے۔ اس اعتراف کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ان میں کچھ عرش اُٹھانے والے ہیں، اور کچھ صف بنانے والے اور کچھ جنت و دوزخ کے دربان ہیں اور کچھ اعمال کو لکھنے والے ہیں اور کچھ بادلوں کو چلانے والے ہیں۔ بلاشبہ قرآن مجید سب کے بارے میں بیان کر چکا ہے۔ [1] اور اس کتاب میں وہ تفصیل ہے جو نصوص میں ایمان ملائکہ کے متعلق بیان ہوئی ہے۔

---

[1] الحبائك في اخبار الملائك للسيوطي ص: ١، دیکھئے: مختصر شعب الايمان : ١/٥٠٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل اوّل:

ملائکہ کی صفات و بساط

ہم اس فصل میں فرشتوں کی خَلقی اور خُلقی صفات کو نصوص صحیحہ کی روشنی میں بیان کرنے کی سعی کریں گے۔ پھران کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ طاقت پر بحث کریں گے۔

بحث نمبر 1:

ملائکہ کے اوصاف خلقیہ اوران کے ملحقات

مقصد نمبر 1:

ملائکہ کا مادہ خلقت اور وقت تخلیق

جس مادے سے فرشتے پیدا کیے گئے ہیں وہ مادہ نور ہے۔ صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے اوران کے والد سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ ، وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ ، وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ)) ❶

''فرشتے نور سے پیدا کیے گئے اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا گیا اور آدم کو اس سے جو تمہارے لیے (قرآن) میں بیان ہوا (یعنی مٹی سے پیدا کیا گیا۔)''

---

❶ صحیح مسلم/کتاب الزھد/باب احادیث متفرقه: ۷٤۹۵ بعض وہ لوگ جو علم کی طرف منسوب ہیں، اس حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث کا انکار کرتے ہیں۔ اس زعم سے کہ یہ آحاد ہیں۔ اور یہ کہ حدیث آحاد سے عقیدہ ثابت نہیں ہوتا۔ میں نے اس قول پر اپنے رسالہ ''اصل الاعتقاد'' میں مناقشہ بھی کیا ہے نیز اس کے بطلان کو بھی بیان کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے اس نور کو بیان نہیں کیا جس سے فرشتوں کو پیدا کیا گیا ہے، ہم اس مسئلہ میں مذکورہ بالا تحدید سے زیادہ بحث کی طاقت نہیں رکھتے، کیونکہ یہ ایک غیبی امر ہے اس میں کوئی ایسی چیز وارد نہیں ہوئی جو اس حدیث سے زیادہ اس مسئلہ کی وضاحت کرتی ہو۔

اور یہ جو عکرمہ سے مروی ہے کہ ''فرشتے عزت کے نور سے پیدا کیے گئے ہیں اور ابلیس عزت کی آگ سے۔''

اور جو روایت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بازوؤں اور سینے کے نور سے پیدا کیا ہے۔''

ان روایات کو لینا جائز نہیں اگر چہ ہم ان فاضل علماء سے ان روایات کی صحت فرض بھی کرلیں تو یہ علماء معصوم نہیں ہیں، ہوسکتا ہے کہ انہوں نے اس کو اسرائیلیات سے لیا ہو۔ ❶

اور یہ جو شاہ ولی اللہ دھلوی نے ذکر کیا ہے کہ ''ملأ اعلیٰ کی تین قسمیں ہیں: ایک قسم وہ (ملائکہ) ہیں جن پر حق سبحانہٗ نے اپنا نظام خیر موقوف رکھا، لہٰذا (اسی بات کو ملحوظ رکھ کر) اس نے موسیٰ علیہ السلام کی آگ کی طرح ان کے اجسام نوری بنائے اور ان میں ارواح پاک ڈال دیں۔

اور دوسری قسم وہ (ملائکہ) ہیں جو عناصر کے لطیف وخفیف بخارات میں ایک خاص قسم کے مزاج و آمیزش کے پیدا ہونے سے بنتے ہیں اور ان پر نفوس عالیہ کا فیضان ہوتا ہے جو آلائش بہیمیہ سے جلدی الگ ہو جاتی ہے۔

اور تیسری قسم ان نفوس عالیہ کی ہے جو ملأ اعلیٰ سے بہت ہی قریب ہیں، وہ ایسے ایسے نیک اعمال کرتے رہتے ہیں جو ان (ملأ اعلیٰ) سے جاملنے کے لیے ان کے حق میں ممد ومعاون

---

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحة : ١/١٩٧

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوتے ہیں اور آخر کار جب لباس بدن (ان کی روح سے) اتر جاتا ہے تو وہ انہیں میں جا شامل ہوتی ہیں اور ان کا شمار بھی انہیں میں ہونے لگتا ہے۔ ❶

کوئی ایسی صحیح دلیل موجود نہیں جو اس تقسیم کی صحت پر اس تحدید و تفصیل کے ساتھ دلالت کرے۔

ہم نہیں جانتے کہ فرشتے کب پیدا کیے گئے ہیں اور نہ ہی اللہ سبحانہٗ نے ہمیں اس کی خبر دی ہے۔ البتہ ہمیں یہ معلوم ہے کہ ان کی تخلیق آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے ہوئی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى جَاعِلٌ فِى الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ ﴾

[سورة البقرة : ۳۰]

''اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔''

اور خلیفہ سے مُراد آدم علیہ السلام تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تخلیق کے وقت فرشتوں کو ان کے سجدے کا حکم دیا:

﴿ فَإِذَا سَوَّيْتُهُۥ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِى فَقَعُوا۟ لَهُۥ سَٰجِدِينَ ﴾

[سورة الحجر : ۲۹]

''تو جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کے لیے سجدہ میں گر پڑنا۔''

ملائکہ کو دیکھنا:

فرشتے لطیف نورانی اجسام ہیں، اس لیے بندے ان کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے اور خاص طور پر جب اللہ تعالیٰ نے ان کو دیکھنے کے لیے ہماری آنکھوں میں طاقت ہی نہ رکھی ہو۔

❶ الحجة [illegible] : ۳۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے علاوہ اس امت میں سے فرشتوں کو اپنی حقیقی صورت میں کسی نے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو اپنی اصلی صورت میں دو دفعہ دیکھا اور نصوص اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اگر فرشتے انسانی صورت میں آ جائیں تو انسان ان کو دیکھنے کی بساط رکھ سکتے ہیں۔

مقصد نمبر 2:

ملائکہ کی عظمتِ تخلیق

اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کے بارے میں فرمایا:

﴿ يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا قُوْٓا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴾ [سورة التحريم : ٦]

''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں۔ جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجا لاتے ہیں۔''

میں اس جگہ ایک حدیث پر اکتفا کروں گا جو دو بزرگ فرشتوں کے متعلق ہے:

حضرت جبریل علیہ السلام کی تخلیقی عظمت:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں جس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا فرمایا ہے، دوبار دیکھا، اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں موجود ہیں:

﴿ وَلَقَدْ رَءَاهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴾ [سورة التكوير : ٢٣]

''اس نے اس (فرشتے) کو آسمان کے کھلے کنارے پر دیکھا بھی ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

﴿ وَلَقَدْ رَءَاهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ﴿13﴾ عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ ﴿14﴾ عِندَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ ﴿15﴾ ﴾ [سورة النجم: ١٣-١٥]

''تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا، سدرۃ المنتہیٰ کے پاس، اس کے پاس جنۃ الماویٰ ہے۔''

یہ اس وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پر بلایا تھا۔ صحیح مسلم میں روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے ان دو آیات کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''ان دو آیات سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔ میں نے ان کو اپنی اصلی صورت میں جس پر وہ پیدا کیے گئے ہیں، صرف دو مرتبہ دیکھا۔ میں نے ان کو آسمان سے اُترتے ہوئے دیکھا۔ ان کے تن و توش کی ضخامت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا تھا۔'' ❶

(راوی کہتے ہیں) میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ﴾ [سورة النجم: ٨]

''پھر نزدیک ہوا اور اُتر آیا۔''

کے بارے میں دریافت کیا تو فرمانے لگیں: ''اس آیت سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں۔ وہ ہمیشہ آپ کے پاس مردوں کی صورت میں آتے تھے اور اس مرتبہ خاص اپنی صورت میں آئے تو آسمان کا سارا کنارہ بھر گیا تھا۔ ❷

صحیح بخاری میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محمد ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تو ان کے چھ سو پر تھے۔ ❸

❶ صحيح مسلم/كتاب الإيمان/باب معنى قول الله عزوجل: "ولقد رءاه نزلة أخرى": ٤٣٢

❷ صحيح مسلم، كتاب الإيمان/باب معنى قول الله عزوجل: "ولقد رءاه نزلة أخرى": ٤٤٢

❸ صحيح بخاري/كتاب التفسير/باب قوله تعالىٰ: "فأوحى الى عبده ما أوحى": ٤٨٥٦-٤٨٥٧]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت:

﴿ وَلَقَدْ رَأٰى مِنْ ءَايٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿18﴾ ﴾ [سورة النجم:١٨]

''اور یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں بعض نشانیاں دیکھ لیں۔''

کے متعلق بتلایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفرف (سبز فرش) کو دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ لیا تھا۔ [1]

اس رفرف (تخت) پر جس نے آسمان کے کناروں کو گھیر لیا، حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔

ابن حجر رحمہ اللہ نے ذکر کیا کہ نسائی اور حاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو رفرف پر دیکھا تو اس نے آسمان و زمین کے خلا کو پر کر دیا تھا۔ [2]

ابن حجر رحمہ اللہ نے ذکر کیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نسائی کی روایت میں فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے جس نے آسمان کے افق کو بھر دیا تھا۔ [3]

مسند احمد میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا، ان کے چھ سو پر تھے، ہر پر نے آسمان کے کنارے کو ڈھانپ رکھا تھا، ان کے ہر پر سے یاقوت اور دُرر (موتی، ہیرا) کی مختلف رنگوں والی چیزیں گر رہی تھیں۔

ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس حدیث کے بارے میں کہا: اس کی سند جید ہے۔ [4] [البداية والنهاية: ٤٧/١] اور حضرت جبریل علیہ السلام کے وصف میں فرمایا:

﴿ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿19﴾ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿20﴾ مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿21﴾ ﴾ [سورة التكوير: ١٩-٢١]

---

[1] صحيح بخاري، كتاب التفسير، باب: "ولقد رأى من ءايت ربه الكبرى": ٤٨٥٨

[2] فتح الباري: ٦١١/٨ [3] فتح الباري: ٦١١/٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً ایک بزرگ رسول کا کہا ہوا ہے جو قوت والا ہے، عرش والے (اللہ) کے نزدیک بلند مرتبہ، جس کی (آسمانوں میں) اطاعت کی جاتی ہے امین ہے۔''

رسول سے مراد یہاں جبریل علیہ السلام ہیں اور ذی العرش سے اللہ رب العزت ہیں۔

حاملینِ عرش کی عظمت:

ابوداؤد نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُذِنَ لِیُ أَنُ أُحَدِّثَ عَنُ مَلَكٍ مِنُ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ مِنُ حَمَلَةِ الُعَرُشِ إِنَّ مَابَيُنَ شَحُمَةِ أُذُنِهِ إِلٰى عَاتِقِهِ مَسِيُرَةُ سَبُعِمَائَةِ عَامٍ)) ❶

''مجھے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کا حال بیان کرنے کی اجازت ہوئی ہے جو اللہ جل جلالہ کے عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں، اس کے کان کی لو اور کندھے کے درمیان سات سو برس کی مسافت ہے۔''

ابن ابی حاتم نے اس کو روایت کیا اور کہا کہ (یہ فاصلہ پرندے کی پرواز سے ہے) محقق مشکوٰۃ نے کہا اس کی اسناد صحیح ہیں۔ ❷

اور طبرانی نے اپنے ''معجم الأوسط'' میں انس رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُذِنَ لِیُ أَنُ أُحَدِّثَ عَنُ مَلَكٍ مِنُ حَمَلَةِ الُعَرُشِ رِجُلَاهُ فِی الْأَرُضِ السُّفُلٰى وَعَلٰى قَرُنِهِ الُعَرُشُ وَبَيُنَ أُذُنَيُهِ وَعَاتِقِهِ خَفَقَانُ الطَّيُرِ سَبُعِمَائَةِ عَامٍ يَقُولُ ذٰلِكَ الُمَلَكُ سُبُحَانَكَ حَيُثُ كُنُتُ))

''کہ مجھے اجازت دی گئی کہ عرش اُٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک کے متعلق بتا

---

❶ صحیح سنن أبی داؤد، کتاب أوّل السنة، باب فی الجهیمة: ۳۹۸۳

❷ مشکاۃ المصابیح ۳ [illegible] دیکھئے: سلسلة الاحادیث الصحیحة رقم الحدیث: ۱۵۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوں، اس کے قدم نچلی زمین پر ہیں اور اس کے سینگوں پر عرش ہے، اس کے کانوں کی لو اور کندھے کے درمیان پرندے کی پرواز سے سات سو سال کا فاصلہ ہے اور وہ فرشتہ کہتا ہے: ((سُبْحَانَكَ حَيْثُ كُنْتُ)) ''میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں جہاں بھی میں ہوں۔'' ❶

مقصد نمبر 3:

ملائکہ کی اہم خلقی صفات

① ملائکہ کے پر:

فرشتوں کے پر ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے ان میں سے بعض کے دو پر ہیں اور بعض کے تین اور چار پر ہیں اور بعض فرشتوں کے اس سے بھی زیادہ پر ہیں۔

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ﴾ [سورة فاطر: ١]

''اس اللہ کے لیے تمام تعریفیں سزاوار ہیں جو (ابتداء) آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ دو دو، تین تین، چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغمبر (قاصد) بنانے والا ہے۔ مخلوق میں جو چاہے زیادتی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔''

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پروں والا بنایا ہے، جن میں سے بعض کے دو اور بعض کے تین یا چار پر ہیں اور بعض فرشتوں کے اس سے بھی زیادہ پر ہیں۔ اور وہ احادیث پہلے گزر چکی ہیں کہ جن میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے حضرت جبریل علیہ السلام

❶ صحيح الجامع الصغير، الطبعة الحديدة: ١/ ٢٠٨ رقم الحديث: ٨٥٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دیکھا ان کے چھ سو پر تھے۔"

② جمالِ ملائکہ:

اللہ تعالیٰ نے ان کو خوبصورت اور اچھی صورت میں بنایا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ۝ ﴾[سورۃ النجم: ٥-٦]

"اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا ہے۔ جو زور آور ہے، پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔"

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (ذُوْ مِرَّةٍ) کے بارے میں بتایا کہ وہ اچھے منظر والا ہے۔ اور قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حسین وطویل خلق والا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ (ذُوْ مِرَّةٍ) قوت والے کو کہتے ہیں۔ ان دو اقوال میں کوئی تضاد نہیں۔ وہ قوی بھی ہے اور خوبصورت بھی۔ اور لوگوں کے ہاں یہ بات مسلّم ہے کہ فرشتے حسین وجمیل ہیں جیسا کہ عوام کے ہاں یہ بھی ثابت شدہ ہیکہ شیطان بہت قبیح اور بدنما ہے، اس لیے وہ سندر اور ہر دلعزیز کو ملائکہ کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں جیسا کہ مصر کی عورتوں نے یوسف علیہ السلام کے بارے میں کہا:

﴿ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗٓ اَكْبَرْنَهٗ ، وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝ ﴾ [سورۃ یوسف: ٣١]

"ان عورتوں نے جب اسے دیکھا تو بہت بڑا جانا اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور زبان سے نکل گیا حاشا للہ! یہ انسان تو ہرگز نہیں، یہ تو یقیناً بہت ہی بزرگ فرشتہ ہے۔"

③ انسان اور ملائکہ کی شکل وصورت میں مماثلت؟

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ ، وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ (عَلَيْهِ السَّلَام) فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ [صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ] فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ (يَعْنِي نَفْسَهُ) وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ وَفِي رِوَايَةٍ (دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ)) ❶

''مجھ پر انبیاء علیہم السلام پیش کیے گئے تو موسیٰ رضی اللہ عنہم اجمعین تو متوسط آدمی تھے (نہ بہت موٹے ، نہ بہت دبلے ، گول بدن کے تھے یا ہلکے بدن کے کم گوشت) جیسے شنوءۃ (ایک قبیلہ ہے) کے لوگ ہوتے ہیں۔ میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، ان کے سب سے زیادہ مشابہ عروۃ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پاتا ہوں۔ میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا ان کے سب سے زیادہ مشابہ تمہارے صاحب ہیں (آپ نے اپنے متعلق فرمایا) میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا ان کے سب سے زیادہ مشابہ دحیہ ہیں۔ ایک روایت میں (دحیہ بن خلیفہ) کا نام ہے۔''

کیا یہ تشبیہ دحیہ کلبی اور جبریل علیہ السلام کی حقیقی صورت کے درمیان تھی؟ یا جبریل علیہ السلام کی وہ صورت جس میں وہ کسی انسان کے پاس آتے؟ اور یہی اخیر والا قول زیادہ راجح ہے۔ جیسا کہ آئندہ صفحات میں آئے گا کہ جبریل علیہ السلام اکثر طور پر دحیہ کی صورت میں ہی آتے تھے۔

④ ملائکہ کے درمیان جسمانی تفاوت:

فرشتے جسامت اور خلق کے لحاظ سے ایک درجہ میں نہیں ہیں۔ بعض ملائکہ کے دو پر ہیں اور بعض کے تین اور جبریل علیہ السلام کے چھ سو پر ہیں، ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں معلوم اور

---

❶ صحيح مسلم/كتاب الايمان/باب الاسراء برسول الله ﷺ الى السمٰوٰت و فرض الصلوٰت : ٤٢٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف مقام ہیں:

﴿ وَمَا مِنَّآ إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿164﴾ ﴾ [سورة الصافات: ١٦٤]

''(فرشتوں کا قول ہے کہ) ہم میں سے تو ہر ایک کی جگہ مقرر ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿19﴾ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿20﴾ ﴾

[سورة التكوير: ١٩-٢٠]

یعنی جبریل علیہ السلام کی اللہ کے ہاں قدر و منزلت اور بلند مقام ہے۔ بہترین فرشتے وہ ہیں جو معرکہ بدر میں شریک ہوئے۔ صحیح بخاری میں رفاعۃ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے پوچھا کہ بدر کی لڑائی میں شریک ہونے والوں کا آپ کے یہاں کیا درجہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ: وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ))

''مسلمانوں میں سے سب سے افضل ہیں یا اس طرح کا کوئی کلمہ ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام نے فرمایا جو فرشتے بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے، ان کا درجہ بھی یہی ہے۔'' [1]

⑤ وہ نر اور مادہ کی صفت سے متصف نہیں:

انسان کی گمراہی اور تمرّد و انحراف کے اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ عالم بالا سے بات کرتے ہیں، ان میں سے کوئی یہ سعی بھی کرتا ہے کہ عالم غیب انسانی اور بشری تقاضوں کے تابع فرمان ہو جائے۔ ہم ان میں سے کسی ایک کو دیکھتے ہیں کہ اگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی پوچھی ہوئی بات میں تعجب و تحیّر کا شکار ہوتا تو جبریل علیہ السلام تھوڑی ہی دیر بعد اس سوال

[1] صحیح بخاری/ کتاب المغازی/باب شهود الملائكة بدرا: ٣٩٩٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی توجیہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر کر دیتے جس جواب کے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف محتاج ہوتے۔ اتنی جلدی کے ساتھ جبریل علیہ السلام کیسے حاضر ہو جاتے؟ حالانکہ روشنی بھی کئی قمری سالوں میں ایک نزدیک کے ستارے سے دوسرے ستارے تک پہنچتی ہے۔ اس مسکین کو یہ پتہ نہیں کہ اس کی مثال اس مچھر کی مانند ہے جو اپنی پرواز ہوائی جہاز کی پرواز کے ساتھ قیاس کرتا ہو۔ اگر وہ اس معاملہ میں تامّل کرتا تو یہ بخوبی جان لیتا کہ عالم ملکوت ہمارے اندازوں سے بالکل ہی مختلف ہے۔ اور اس میدان میں عرب کے وہ مشرک گمراہ ہوئے جو ملائکہ کو مادہ خیال کرتے تھے اور ان کا یہ مذعوم عقیدہ ان کے گمراہ کن عقیدے میں جا شامل ہوا (نعوذ باللہ من ذالك) کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں، قرآن مجید نے ان دونوں عقیدوں میں ان سے مباحثہ کیا اور واضح کیا کہ اُنہوں نے اپنے عقیدے میں کسی صحیح دلیل کا سہارا نہیں لیا ہے۔ اور ان کا یہ قول نہایت ہی کمزور ہے (کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں) عجیب بات تو یہ ہے کہ لڑکیاں تو اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرتے ہیں (جو ان کے خیال میں ذلیل و خوار تھیں) جب کہ خود لڑکیوں کو اپنے لیے ناپسند کرتے ہیں۔ اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خبر دی جاتی ہے تو سارا دن اس کا چہرہ سیاہ رہتا ہے، اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے اور اس بری خبر کی وجہ سے کبھی وہ لوگوں سے چھپا چھپا پھرتا ہے، کبھی اس کی یہ حماقت کچھ مزید آگے بڑھ جاتی ہے تو وہ اس نومولود بچی کو زندہ مٹی میں دبا دیتا ہے۔ اور اس کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد نسبت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مادہ ہیں اور ایسے ہی خرافات جنم لے کر ان کے ذہنوں میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ جن کے سینے اللہ تعالیٰ کے نور سے منور نہیں ہوتے۔

ذیل میں آنے والی آیات سنو جو ان خرافات کو بیان کر کے ان لوگوں سے مناقشہ کرتی ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ فَاسْتَفْتِهِمْ أَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُونَ ﴿149﴾ أَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ إِنَاثًا وَهُمْ شٰهِدُونَ ﴿150﴾ أَلَآ إِنَّهُمْ مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿151﴾ وَلَدَ اللّٰهُ وَإِنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ ﴿152﴾ أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ﴿153﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿154﴾ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿155﴾ أَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِينٌ ﴿156﴾ ﴾

[سورة الصافات : ١٤٩-١٥٦]

''ان سے دریافت کیجئے! کہ کیا آپ کے رب کی تو بیٹیاں ہیں اور ان کے بیٹے ہیں؟ یا یہ اس وقت موجود تھے جب کہ ہم نے فرشتوں کو مؤنث پیدا کیا۔ آگاہ رہو! کہ یہ لوگ صرف اپنی افترا پردازی سے کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے۔ یقیناً یہ محض جھوٹے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے بیٹیوں کو بیٹوں پر ترجیح دی۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے حکم لگاتے پھرتے ہو؟ کیا تم اس قدر بھی نہیں سمجھتے؟ یا تمہارے پاس اس کی کوئی صاف دلیل ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے ان کا یہ قول بطور گواہی بیان فرمایا کہ عنقریب اس پر ان کا محاسبہ کیا جائے گا۔ کیونکہ سب گناہوں سے بڑا گناہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بغیر علم کے بات کرنا۔

﴿ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ إِنٰثًا أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهٰدَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُونَ ﴿19﴾ ﴾ [سورة الزخرف : ١٩] ❶

''اور انہوں نے فرشتوں کو جو رحمٰن کے عبادت گزار ہیں عورتیں قرار دے لیا، کیا اُنکی

---

❶ یہاں مسلمان پر واجب ہے کہ ایسے امور میں بلا علم باتیں کرنے سے ڈرے۔ جو لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ انسان کا اصل حیوان ہے یا بندر وغیرہ ہے تو اُنکو بھی کہا جائے گا (أَشَهِدُوا خَلْقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهٰدَتُهُمْ) ''کیا تم ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے؟ تمہاری یہ گواہی لکھ لی جائے گی۔'' اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "مَآ أَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ" (الکهف : ٥١) ''میں نے انہیں زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت موجود نہیں رکھا تھا اور نہ خود ان کی پیدائش میں بھی۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدائش کے موقع پر یہ موجود تھے؟ ان کی یہ گواہی لکھ لی جائے گی اور ان سے (اس چیز کی) باز پرس کی جائے گی۔"

⑥ ملائکہ خورد و نوش سے مبرّا ہیں:

اس سے پیش ازیں ہم نے اشارہ کیا ہے کہ فرشتے نر اور مادہ کی صفت سے متصف نہیں ہوتے اور انہیں انسانی خورد و آب کی بھی حاجت نہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس انسانی شکل میں آئے تو ابراہیم علیہ السلام نے ان کے سامنے کھانا رکھا۔ جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف بڑھتے نہیں تو ابراہیم علیہ السلام دہشت زدہ ہو گئے اور دل میں خوف کھانے لگے۔ تو پھر اُنہوں نے ان کے سامنے اپنی حقیقت کو منکشف کیا جس سے ابراہیم علیہ السلام کا خوف اور تعجب زائل ہوا۔

﴿ هَلْ أَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿24﴾ إِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿25﴾ فَرَاغَ إِلٰى أَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿26﴾ فَقَرَّبَهٗ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُوْنَ ﴿27﴾ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿28﴾ ﴾ [سورۃ الذاریات: ۲۴۔۲۸]

"کیا تجھ کو ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر بھی پہنچی ہے؟ وہ جب ان کے ہاں آئے تو سلام کیا، ابراہیم نے جوابِ سلام دیا (اور کہا یہ تو) اجنبی لوگ ہیں۔ پھر چپ چاپ جلدی جلدی اپنے گھر والوں کی طرف گئے، اور ایک فربہ بچھڑے (کا گوشت) لائے اور اسے ان کے پاس رکھا اور کہا آپ کھاتے نہیں؟ پھر تو دل ہی دل میں ان سے خوف زدہ ہو گئے۔ اُنہوں نے کہا آپ خوف نہ کیجئے، اور اُنہوں نے (حضرت ابراہیم) کو ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسری آیت ہے:

﴿ فَلَمَّا رَءَآ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّآ أُرْسِلْنَآ إِلَىٰ قَوْمِ لُوطٍ ﴿80﴾ ﴾ [سورة هود : ٧٠]

''اب جو دیکھا کہ ان کے تو ہاتھ بھی اس طرف نہیں پہنچ رہے تو انہیں انجان پا کر دل ہی دل میں ان سے خوف کرنے لگے۔ انہوں نے کہا: ڈرو نہیں، ہم تو قوم لوط کی طرف بھیجے ہوئے آئے ہیں۔''

⑦ اُنہیں اُکتاہٹ وتھکاوٹ نہیں ہوتی:

ملائکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت کرتے ہیں اور اس کے احکام کو بغیر کسی بیزاری و ماندگی کے بجا لاتے ہیں اور انہیں اس چیز کا بھی احساس نہیں ہوتا جس کو انسان محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وصف ملائکہ کے متعلق فرمایا:

﴿ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ﴿20﴾ ﴾ [سورة الانبياء: ٢٠]

''وہ دن رات تسبیح کرتے ہیں، ذرا سی بھی سستی نہیں کرتے۔''

(يَفْتُرُونَ) کا معنی ہے، وہ عاجز نہیں آتے، اور دوسری آیت میں ہے:

﴿ فَالَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ ، بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُونَ ﴾ [سورة حٰمٓ السجدة : ٣٨]

''وہ (فرشتے) جو آپ کے رب کے نزدیک ہیں وہ تو رات دن اس کی تسبیح کر رہے ہیں اور (کسی وقت بھی) نہیں اُکتاتے۔''

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے اس قول (لَا يَفْتُرُونَ) سے استدلال کیا ہے کہ ملائکہ سوتے نہیں اور اس قول کو امام رازی نے نقل کیا ہے۔ [1]

[1] الحبائك في اخبار الملائك ص: ٢٦٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑧ مساکن ملائکہ (فرشتوں کے رہنے کی جگہیں):

فرشتوں کے رہنے کی جگہیں آسمان میں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ﴾ [سورة الشورى: ٥]

''اور قریب ہے کہ آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں اور تمام فرشتے اپنے رب کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے ان کا ایسا وصف بیان کیا کہ فرشتے اس کے پاس ہیں:

﴿ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۝٣٨ ﴾ [سورة فصلت: ٣٨]

''پھر اگر یہ کفر و غرور کریں تو وہ (فرشتے) جو آپ کے رب کے نزدیک ہیں وہ تو رات دن اس کی تسبیح بیان کر رہے ہیں اور (کسی وقت بھی) اُکتاتے نہیں۔''

ملائکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ زمین پر اُترتے ہیں، ان اہم کاموں کو نافذ کرنے کے لیے جو ان کو سونپے گئے ہیں۔

﴿ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ﴾ [سورة مريم: ٦٤]

''ہم بغیر تیرے رب کے حکم سے اُتر نہیں سکتے۔''

اور خاص مناسبات میں ان کا نزول زیادہ ہوتا ہے۔ جیسے لیلۃ القدر ہے۔

﴿ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝٣ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ أَمْرٍ ﴾ [سورة القدر: ٣-٤]

''شب قدر ایک ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اس (میں ہر کام) کے سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبریل) اُترتے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑨ تعداد ملائکہ:

فرشتے بہت بڑی مخلوق ہیں ان کی تعداد کو باری تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔

﴿ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ﴾ [سورة المدثر : ٣١]

''تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

اگر تو اُن کی کثرت تعداد کو معلوم کرنا چاہتا ہے تو اس کو سُن لے جو جبریل علیہ السلام نے بیت المعمور کے متعلق کہا، جب اسراء کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: ''یہ بیت المعمور ہے، روزانہ ستر ہزار فرشتے اللہ کی عبادت کے لیے اس میں داخل ہوتے ہیں جو ایک بار آ جائے پھر قیامت تک اس کی باری نہیں آتی۔'' ❶

اور صحیح مسلم میں عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُؤْتَىٰ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا))

''اس دن جہنم کو لایا جائے گا اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی، ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے۔ ❷ تو اس بناء پر جو فرشتے قیامت کے دن جہنم کو لائیں گے، ان کی تعداد انچاس ملین ہوگی۔''

اور جب تو ان نصوص پر تامل کرے گا جو ملائکہ کے متعلق وارد ہیں کہ انسان پر کتنے فرشتے مقرر ہیں، تو تجھے ان کی کثرت معلوم ہو جائے گی، کوئی فرشتہ نطفے پر مقرر ہے اور کوئی اعمال لکھنے پر، اور کچھ فرشتے اس کی حفاظت پر اور کچھ فرشتے اس کی ہدایت وارشاد کے لیے ہوتے ہیں۔

---

❶ صحیح مسلم/ کتاب الایمان/ باب الإسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم الى السمٰوٰت وفرض الصلوٰت : ٤١١، صحيح بخاری : ٢٢٠٧

❷ صحیح مسلم/ کتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها/ باب جهنم أعاذنا الله منها : ٧١٦٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑩ اسماءِ ملائکہ (فرشتوں کے نام):

فرشتوں کے نام ہیں، لیکن ہمیں چند ناموں کے علاوہ اور کا علم نہیں، اور جن آیات مبارکہ میں یہ نام وارد ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:

جبریل ومیکائیل:...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿97﴾ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿98﴾ ﴾

[سورة البقرة: ٩٧-٩٨]

”(اے نبی!) آپ کہہ دیجیے کہ جو جبریل کا دشمن ہو جس نے آپ کے دل پر پیغام باری تعالیٰ اُتارا ہے، جو پیغام اُن کے پاس موجود کتاب کی تصدیق کرنے والا اور مؤمنوں کو ہدایت اور خوشخبری دینے والا ہے۔ (تو اللہ بھی اس کا دشمن ہے) جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل ومیکائیل کا دشمن ہو، ایسے کافروں کا دشمن خود اللہ ہے۔“

جبریل وہ روح امین ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں موجود ہے:

﴿ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿193﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿194﴾ ﴾

[سورة الشعراء: ١٩٣-١٩٤]

”اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے۔ آپ کے دل پر اُترا ہے کہ آپ آگاہ کر دینے والوں میں سے ہو جائیں۔“

یعنی وہ ”الروح المعنی“ بھی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول میں:

﴿ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ﴾ [سورة القدر: ٤]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس میں فرشتے اور روح (جبریل) اپنے رب کے حکم سے اُترتے ہیں۔''

اور وہ روح ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے مریم علیہا السلام کی طرف بھیجا۔

﴿ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا ﴾ [سورة مريم : ۱۷]

''پھر ہم نے اس کے پاس اپنی روح کو بھیجا۔''

اسرافیل :......اور وہ ملائکہ میں سے اسرافیل ہیں جو صور پھونکیں گے، جبریل و مکائیل اور اسرافیل وہ فرشتے ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ اپنی دعا میں یاد کرتے تھے اور جب رات کو نماز شروع کرتے تو فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ! رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ، اهْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ))

''اے اللہ! اے جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے، غائب اور حاضر کو جاننے والے، اپنے بندوں کے درمیان تو ہی اس چیز کے متعلق فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے۔ حق کی جن باتوں میں اختلاف ہو گیا ہے تو اپنے اذن کے ساتھ مجھے حق کی ہدایت دے دے، یقیناً تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے۔'' ❶

مالک :......ان میں سے ایک مالک نام کا فرشتہ ہے جو جہنم کا دربان ہے:

﴿ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ ﴿٧٧﴾ ﴾

[سورة زخرف : ۷۷]

---

❶ ...... [illegible] كتاب صلاة المسافرين، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه : ۱۸۱۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور پکار پکار کر کہیں گے کہ اے مالک! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے، وہ کہے گا کہ تمہیں تو (ہمیشہ) رہنا ہے۔''

رضوان: ......ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جنت کے دربان کو رضوان کہتے ہیں، بعض احادیث میں اس کی تصریح آئی ہے۔ ❶

منکر ونکیر: ......ان میں سے بعض فرشتوں کا نام رسول اللہ ﷺ نے منکر ونکیر رکھا ہے۔ قبر کے سوالات کے متعلق احادیث میں ان کا تذکرہ بہت آیا ہے۔

ہاروت و ماروت: ......ان میں سے دو فرشتوں کا نام اللہ تعالیٰ نے (ہاروت و ماروت) رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ مَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَ مَارُوْتَ ؕ وَ مَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ﴾ [سورة البقرہ: ۱۰۲]

''سلیمان نے تو کفر نہ کیا تھا بلکہ یہ کفر شیطانوں کا تھا وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے، اور بابل میں ہاروت ماروت دو فرشتوں پر جو اُتارا گیا تھا وہ دونوں ہی کسی شخص کو اس وقت تک نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیں کہ ہم تو ایک آزمائش ہیں تُو کُفر نہ کر۔''

آیات کے سیاق سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں لوگوں کی آزمائش کے لیے کسی زمانہ میں بھیجا تھا۔ پھر تاریخ اور بعض تفسیر کی کُتب میں بہت ساری خودساختہ قصہ وکہانیوں کو آراستہ کر کے پیش کیا گیا جن میں سے کوئی بھی قرآن وحدیث کی روشنی میں پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ ان کا معاملہ سمجھنے کے لیے مذکورہ بالا آیت کافی ہے۔

❶ البداية والنهاية: ۵۳/۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزرائیل:......بعض آثار میں موت کے فرشتے کا نام عزرائیل آیا ہے۔لیکن قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں اس نام کا کوئی وجود نہیں۔ ❶

رقیب،عتید:......بعض علماء قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ فرشتوں میں سے بعض ایسے ہیں جن کے نام رقیب عتید ہیں۔

﴿ إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ (17) مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴾ [سورة ق: ١٧-١٨]

''جس وقت دو لینے والے جا لیتے ہیں،ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے۔(انسان) منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہیں۔''

علماء کا یہ کہنا درست نہیں کیونکہ رقیب عتید یہاں ان ملائکہ کے اوصاف ہیں جو انسانوں کے اعمال لکھتے ہیں اور رقیب عتید کا معنی ہے (دو فرشتے حاضر اور شاہد ہیں) جو انسان سے غائب نہیں ہوتے،یہ مراد نہیں کہ دو فرشتوں کے نام ہیں۔

⑪ ملائکہ کی وفات:

فرشتے انسانوں اور جنات کی طرح فوت ہو جاتے ہیں۔یہ اس قول باری تعالیٰ میں واضح موجود ہے۔

﴿ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنظُرُونَ (68) ﴾ [سورة الزمر: ٦٨]

''اور صور پھونک دیا جائے گا پس آسمانوں اور زمین والے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ چاہے،پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا پس وہ ایک دم کھڑے ہو کر

---

❶ البداية والنهاية: ٥٠/١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھنے لگ جائیں گے۔''

یہ آیت ملائکہ کو بھی شامل ہے کیونکہ وہ آسمانوں میں ہیں۔ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ دوسرے نفخہ میں ہوگا جیسے (نفخة الصعق) کہتے ہیں۔ جس سے زمین و آسمان کی ساری زندہ چیزیں فوت ہو جائیں گی مگر (وہی زندہ رہیں گے) جن کو اللہ تعالیٰ چاہے۔ جیسا کہ صور والی حدیث میں کھلا اور واضح آیا ہے۔ پھر باقی ماندہ چیزوں کی ارواح کو قبض کر لیا جائے گا، یہاں تک کہ آخری فوت ہونے والا ملک الموت ہوگا۔ اور، حیّ القیوم، اکیلا رہ جائے گا۔ جو سب سے پہلے تھا، وہی دوام اور بقاء کے ساتھ باقی رہنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ تین مرتبہ فرمائے گا:

﴿ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ﴾ [سورة غافر: ١٦]

''آج بادشاہت کس کی ہے؟''

پھر اللہ تعالیٰ خود ہی اپنے آپ کو جواب دے گا:

﴿ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴾ [سورة القصص: ٨٨]

''فقط واحد قہار کی۔''

ان کی موت پر دلالت کرنے والی آیات میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے:

﴿ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ﴾ [سورة القصص: ٨٨]

''ہر چیز فنا ہونے والی ہے مگر اس کا منہ۔''

کیا صور کے نفخہ سے قبل ان میں سے کوئی فوت ہو جائے گا؟ اس چیز کا ہمیں علم نہیں اور نہ ہی ہم اس میں تأمل کی بساط رکھتے ہیں، کیونکہ نہ تو ان کو ثابت کرنے والی نص موجود ہے اور نہ ہی نفی کرنے والی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملائکہ بزرگ و پاکباز ہیں:

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا وصف بیان کیا ہے کہ وہ بزرگ و پاکباز ہیں:

﴿ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ﴿15﴾ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿16﴾ ﴾ [سورة عبس: ١٥-١٦]

''ایسے لکھنے والے کے ہاتھوں میں ہے جو بزرگ و پاکباز ہیں۔''

یعنی قرآن ''سفرة''(فرشتوں) کے ہاتھوں میں ہے، کیونکہ وہ انبیاء اور رسولوں کی طرف اللہ تعالیٰ کے قاصد ہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سَفَرَةٌ (فرشتے) اس کی واحد سَافِرٌ ہے۔ سَفَرْتُ، کا معنی ہے ''میں نے ان کے درمیان صلح کرادی۔'' جو فرشتے اللہ کی وحی لے کر پیغمبروں کو پہنچاتے ہیں، اس سفیر کی مانند ہیں جو قوم کے درمیان صلح کراتا ہے۔'' ❶

اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کا وصف بیان کیا کہ وہ (كِرَامٍ بَرَرَةٍ) ہیں۔ یعنی خلق کے اعتبار سے شریف اور بزرگ ہیں۔ اور اخلاق و اعمال کے اعتبار سے نیکوکار اور پاکباز ہیں۔ یہاں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ حامل قرآن (حافظ اور عالم) کو بھی اخلاق و کردار اور افعال و اطوار میں كِرَامٍ بَرَرَةٍ کا مصداق ہونا چاہیے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الَّذِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ))

''اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کا حافظ بھی ہے، مکرم اور نیک لکھنے والے (فرشتوں) جیسی ہے۔ اور جو قرآن پڑھتا ہے لیکن مشقت کے ساتھ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة عبس: ٤٩٣٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی ماہرین کی طرح سہولت اور روانی سے نہیں پڑھتا) اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔''❶

ملائکہ کی حیاداری:

ملائکہ کے اخلاق جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائے ہیں ان میں ایک حیاء بھی ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث جو امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ان سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلو کے بل اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے، آپ کی رانیں یا پنڈلیاں کھلی تھیں، اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت دے دی، اسی حالت میں باتیں کرتے رہے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت چاہی تو ان کو بھی اجازت دے دی اور اسی حال میں باتیں کرتے رہے، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے سیدھے کر لیے، پھر وہ آئے اور کچھ باتیں ہوئیں، جب وہ چلے گئے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ (اے اللہ کے رسول ﷺ!) ابوبکر آئے، آپ نے کچھ خیال نہ کیا، پھر عمر آئے آپ نے کچھ خیال نہ کیا، پھر عثمان آئے، آپ بیٹھ گئے اور کپڑے درست کر لیے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

((أَلَا أَسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ))

''کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے (آسمان کے) فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔''❷

---

❶ صحیح بخاری/ کتاب التفسیر/سورۃ عبس: ۴۹۳۷

❷ صحیح مسلم / کتاب فضائل الصحابة / باب من فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ: ۶۲۰۹ یہاں پر اَلْهَشَاشَةُ کا معنی ہے۔ چہرے کا کھلنا، اور ملاقات کا اچھا ہونا اور لَمْ تُبَالِهِ کا معنی ہے ''پرواہ نہ کی'' مجلس نہ سجائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری بحث:

ملائکہ کا اختیار و تصرف

شکل بدلنے کی طاقت رکھنا:

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو طاقت دی ہے کہ وہ اپنی شکلوں کے علاوہ کوئی اور شکل اختیار کر لیں۔ جبریل علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس انسانی شکل میں آئے۔

﴿ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿17﴾ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿18﴾ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿19﴾ ﴾ [سورة مريم: ١٦-١٩]

''اس کتاب میں مریم کا بھی واقعہ بیان کر جبکہ لوگوں سے علیحدہ ہو کر مشرقی جانب آئیں۔ اور ان لوگوں کی طرف سے پردہ کر لیا، پھر ہم نے اس کے پاس اپنی روح (جبریل علیہ السلام) کو بھیجا پس وہ اس کے سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا۔ یہ کہنے لگیں میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں، اگر تو کچھ بھی اللہ سے ڈرنے والا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں تو اللہ ہی کا بھیجا ہوا قاصد ہوں، تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دینے آیا ہوں۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے آئے تو وہ پہچان نہ پائے کہ یہ فرشتے ہیں یہاں تک کہ انہوں نے حقیقت حال کو واضح کر دیا۔ ہم وہ آیات اس سے پہلے ذکر کر آئے ہیں جو اس بارے میں بیان کرتیں ہیں۔ یہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس نوعمر جوانوں کی شکل میں آئے تھے جو بے ریش تھے، جس سے حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کی عادت قبیحہ کے پیش نظر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخت خطرہ محسوس کیا کیونکہ وہ خواہش جنسی کی تسکین کے لیے اغلام بازی کرتے تھے۔

﴿ وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿77﴾ ﴾ [سورة هود: ٧٧]

"جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوط کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے بہت غمگین ہو گئے اور دل ہی دل میں کُڑھنے لگے اور کہنے لگے کہ آج کا دن بڑا مصیبت کا دن ہے۔"

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں فرشتے چند خوبرو جوانوں کی شکل میں قوم لوط کا امتحان لینے کے لیے آئے تاکہ اتمام حجت ہو جائے۔ بعد ازیں اللہ تعالیٰ نے ان کی سخت گرفت کی۔ ❶

جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس متعدد صورتوں میں آتے تھے، کبھی دحیہ بن خلیفہ کلبی کی صورت میں آتے تھے (جو ایک خوبصورت شکل وصورت والے صحابی تھے) اور کبھی کسی اعرابی کی صورت میں آتے تھے۔ جب وہ اس طرح آتے تو بہت سارے صحابہ نے ان کا مشاہدہ بھی کیا۔

صحیحین میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہمارے پاس ایک آدمی آیا جس کے کپڑے نہایت سفید تھے اور بال سخت سیاہ تھے۔ اس پر سفر کے آثار نظر نہیں آرہے تھے اور ہم میں سے کوئی بھی اس کو پہچانتا نہ تھا۔ یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا، اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا دیے اور دونوں ہتھیلیاں آپ کی رانوں پر رکھیں (جیسے شاگرد اُستاد کے سامنے بیٹھتا ہے) پھر کہنے لگا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اس نے ایمان، احسان، قیامت اور اس کی نشانیوں کے متعلق دریافت کیا۔ ❷ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

❶ البداية والنهاية: ٤٣/١

❷ صحيح مسلم/كتاب الايمان/باب الايمان والاسلام والاحسان: ٩٣، صحيح بخارى: ٥٠

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

منصف ٹھہرایا ہو۔ پورا واقعہ صحیح مسلم رکتاب التوبہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ ❶

عنقریب بنی اسرائیل کے ان تین آدمیوں کا قصہ آئے گا جن کو اللہ تعالیٰ نے آزمائش میں مبتلا کیا تھا، ان میں سے ایک برصی والا تھا (ایک بیماری ہے جس سے جلد سفید ہو جاتی ہے اور سخت تکلیف اور خارش پیدا ہو جاتی ہے) دوسرا گنجا تھا اور تیسرا اندھا تھا۔ یہ کہ فرشتہ ان کے سامنے انسانی شکل میں آیا۔ بعض اہل علم صرف عقلی دلائل کو مدنظر رکھ کر اس بحث میں الجھ گئے کہ فرشتے کیونکر آدمی کی شکل اختیار کر سکتے ہیں پھر اُنہوں نے کمزور اور ردی باتیں کہیں حالانکہ اس غیبی معاملہ میں ان کو بحث کی ضرورت ہی نہ تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کے شکل تبدیل کرنے کا تو بتایا ہے لیکن اس کی کیفیت نہیں بتائی۔ ان کو چاہیے تھا کہ اس معاملہ میں ایسی وسعت اختیار کرتے جیسی رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعد صحابہ رضوان اللہ عنہم نے اختیار کی اور ایسا ہی توقف اختیار کرتے جیسا اُنہوں نے کہا، اگر آپ اس بارے میں متکلمین کی آراء کو دیکھنا چاہتے ہیں تو علامہ سیوطی کی کتاب "**والحبائك في اخبار الملائك**" ملاحظہ فرمائیں۔ [ص : ٢٦١]

ملائکہ کی تیز روی:

انسان جس چیز کی بہت زیادہ تیز گامی سے آشنا ہے وہ روشنی ہے، یہ ایک سیکنڈ میں ایک سو چھیاسی ہزار میل سفر طے کرتی ہے۔ اور فرشتوں کی تیز پروازی تو اس سے بھی زیادہ ہے۔ انسان ان کی رفتار کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ ایک سائل رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتا، ابھی وہ اپنے سوال سے فارغ بھی نہ ہو پاتا کہ جبریل علیہ السلام اللہ رب العزت سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب لے کر اُتر آتے۔ اگر آج کوئی ایسی سواری مل جائے جو روشنی کی رفتار سے چلے تو بھی اُفق میں موجود بعض سیاروں تک رسائی کے لیے ان کو کئی کئی سال درکار ہوں گے۔

---

❶ صحیح مسلم/ کتاب التوبہ/باب قبول التوبة القاتل و ان كثر قتله : ٧٠٠٩

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

منصف ٹھہرایا ہو۔ پورا واقعہ صحیح مسلم رکتاب التوبہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ ❶

عنقریب بنی اسرائیل کے ان تین آدمیوں کا قصہ آئے گا جن کو اللہ تعالیٰ نے آزمائش میں مبتلا کیا تھا، ان میں سے ایک برصی والا تھا (ایک بیماری ہے جس سے جلد سفید ہو جاتی ہے اور سخت تکلیف اور خارش پیدا ہو جاتی ہے) دوسرا گنجا تھا اور تیسرا اندھا تھا۔ یہ کہ فرشتہ ان کے سامنے انسانی شکل میں آیا۔ بعض اہل علم صرف عقلی دلائل کو مدنظر رکھ کر اس بحث میں الجھ گئے کہ فرشتے کیونکر آدمی کی شکل اختیار کر سکتے ہیں پھر انہوں نے کمزور اور ردی باتیں کہیں حالانکہ اس غیبی معاملہ میں ان کو بحث کی ضرورت ہی نہ تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کے شکل تبدیل کرنے کا تو بتایا ہے لیکن اس کی کیفیت نہیں بتائی۔ ان کو چاہیے تھا کہ اس معاملہ میں ایسی وسعت اختیار کرتے جیسی رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعد صحابہ رضوان اللہ عنہم نے اختیار کی اور ایسا ہی توقف اختیار کرتے جیسا انہوں نے کہا، اگر آپ اس بارے میں متکلمین کی آراء کو دیکھنا چاہتے ہیں تو علامہ سیوطی کی کتاب "**والحبائك في اخبار الملائك**" ملاحظہ فرمائیں۔ [ص : ۲٦۱]

ملائکہ کی تیز روی:

انسان جس چیز کی بہت زیادہ تیز گامی سے آشنا ہے وہ روشنی ہے، یہ ایک سیکنڈ میں ایک سو چھیاسی ہزار میل سفر طے کرتی ہے۔ اور فرشتوں کی تیز پروازی تو اس سے بھی زیادہ ہے۔ انسان ان کی رفتار کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ ایک سائل رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتا، ابھی وہ اپنے سوال سے فارغ بھی نہ ہو پاتا کہ جبریل علیہ السلام اللہ رب العزت سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب لے کر اُتر آتے۔ اگر آج کوئی ایسی سواری مل جائے جو روشنی کی رفتار سے چلے تو بھی اُفق میں موجود بعض سیاروں تک رسائی کے لیے ان کو کئی کئی سال درکار رہوں گے۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب التوبه، باب قبول التوبة القاتل و ان كثرقتله: ۷۰۰۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملائکہ کا علم:

ملائکہ کے پاس وافر علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا ہے۔ لیکن ان کے پاس چیزوں کی پہچان میں وہ بساط نہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی ہے:

﴿ وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿31﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿32﴾ ﴾ [سورۃ البقرہ: ۳۱۔۳۲]

”اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام نام سکھا کر ان چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا اگر تم سچے ہو تو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ ان سب نے کہا: اے اللہ! تیری ذات پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا رکھا ہے، پورے علم و حکمت والا تو ہی ہے۔“

انسان چیزوں کی پہچان کی قدرت سے ان میں امتیاز کر سکتا ہے اور عالم وجود کے طریقوں کو منکشف کر سکتا ہے۔ اور ملائکہ صرف اللہ کی طرف سے بتانے پر ہی جان سکتے ہیں۔ اور لیکن جو اللہ تعالیٰ نے انہیں سکھایا ہے وہ ان چیزوں سے زیادہ ہے جن کو انسان جانتا ہے اور اس علم سے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے وہ ”علم الکتابہ“ ہے۔

﴿ وَاِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ﴿10﴾ كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ﴿11﴾ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿11﴾ ﴾

[سورۃ الانفطار: ۱۰ تا ۱۲]

”یقیناً تم پر نگہبان عزت والے، لکھنے والے مقرر ہیں۔ جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔“

اس بحث کی وضاحت ”الملائکہ و الانسان“ کے عنوان کے تحت آ جائے گی۔

ملائکہ کا باہم بحث و تکرار:

فرشتے ان چیزوں میں جو وحی کے متعلق ان پر مخفی ہوں آپس میں مباحثہ کرتے ہیں۔

سنن ترمذی اور مسند احمد میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي۔ تَبَارَكَ وَ تَعَالَىٰ۔ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ۔ قَالَ : أَحْسَبُهُ قَالَ : فِي الْمَنَامِ۔ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَىٰ؟ قَالَ : قُلْتُ ! لَا ۔ قَالَ : فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ أَوْ قَالَ فِي نَحْرِي۔ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَىٰ؟ قُلْتُ: نَعَمْ! فِي الْكَفَّارَاتِ وَالدَّرَجَاتِ ، وَالْكَفَّارَاتُ : اَلْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ، وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ عَلَى الْجَمَاعَاتِ ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ ، وَالدَّرَجَاتِ : إِفْشَاءُ السَّلَامِ ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. قَالَ : صَدَقْتَ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ ، عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ ، وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ! إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَلِي وَتَرْحَمْنِي وَتَتُوبَ عَلَيَّ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً ، فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ))

”آج رات میرا پروردگار میرے پاس اچھی صورت میں آیا۔ راوی نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے کہا خواب میں آئے اور فرمانے لگا: اے محمدؐ! تو جانتا ہے کہ ملأ اعلیٰ (بلند گروہ کے فرشتے) کس چیز میں بحث وتکرار کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا، یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتی میں پائی، تو میں نے جان لیا جو آسمانوں وزمین میں ہے۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے محمدؐ! کیا تو جانتا ہے ملأ اعلیٰ کس چیز میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں! کفارات اور درجات میں۔ اور کفارات (یہ ہیں) نماز کے بعد مساجد میں ٹھہرنا، نمازوں کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چل کر آنا، اور سخت (سردی) کے حالات میں پورا وضو بنانا، اور درجات (یہ ہیں) سلام کا عام کرنا، کھانا کھلانا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سو رہے ہوں۔ فرمایا: (اللہ تعالیٰ نے) تم نے سچ کہا، جس نے یہ کام کیا وہ ہمیشہ خیریت سے زندہ رہا اور خیریت سے مرا۔ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہو گیا جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہے۔ اور پھر (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے محمد! جب تو نماز پڑھے تو یہ (کلمات) کہہ:

اے اللہ! میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور بُرے کاموں کے چھوڑنے اور مسکینوں سے محبت کا سوال کرتا ہوں۔ (اے اللہ!) مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما یا اور مجھ پر لوٹ آیا (اے اللہ!) جب تو اپنے بندوں کے ساتھ فتنے کا ارادہ کر لے، تو مجھے فتنوں میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی اپنی طرف اُٹھا لے۔'' ❶

ابن کثیر رحمہ اللہ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں یہ خواب والی مشہور حدیث ہے جو اس کو بیداری کی حدیث کہتا ہے وہ غلط کہہ رہا ہے۔ اور یہ حدیث سنن میں کئی طرق سے موجود ہے۔ اور اس حدیث کو ترمذی نے جھضم بن عبد الیمان کی حدیث سے روایت کیا ہے۔ اور مزید فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ وہ اختصام نہیں جو قرآن مجید کی اس آیت میں ہے:

﴿ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿69﴾ إِنْ يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿70﴾ ﴾ [سورة ص: ٦٩-٧٠]

''مجھے ان بلند قدر فرشتوں کی (بات چیت کا) کوئی علم ہی نہیں جبکہ وہ تکرار کر رہے تھے۔ میری طرف فقط یہی وحی کی جاتی ہے کہ میں تو صاف صاف آگاہ کر دینے والا ہوں۔''

جو اختصام حدیث میں ہے، اس کی تفسیر خود رسول اللہ ﷺ نے کی ہے اور وہ اختصام جو قرآن مجید میں ہے اس کی توضیح بعد والی آیات نے کر دی ہے:

❶ صحيح سنن الترمذي/ ابواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم/ باب ومن سورة ص: ٣٢٣٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى خَٰلِقٌۢ بَشَرًا مِّن طِينٍ ﴿71﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُۥ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِى فَقَعُوا۟ لَهُۥ سَٰجِدِينَ ﴿72﴾ فَسَجَدَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿73﴾ إِلَّآ إِبْلِيسَ ٱسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿74﴾ ﴾[سورۃ ص: ۷۱۔۷۴]

''سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں، تو تم سب اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑنا۔ چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے (نہ کیا) اس نے تکبر کیا اور وہ تھا کافروں میں سے۔''

قرآن مجید میں مذکور اختصام (بحث و تکرار) سے مراد وہ گفتگو ہے جو تخلیقِ آدم علیہ السلام کے وقت ہوئی کہ فرشتے نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور آدم علیہ السلام پر اپنی شرف و عظمت کے متعلق برہان و دلیل پیش کی۔ ❶

ملائکہ کا تمام معاملات میں نظم و ترتیب:

فرشتے عبادت میں منظم ہوتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کی پیروی کرنے پر اُبھارا ہے اور فرمایا:

((أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ))

''تم اس طرح صف باندھا کرو جس طرح بارگاہِ الٰہی میں فرشتے صف بستہ رہتے ہیں۔ صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! فرشتے اپنے رب کے ہاں کیسے صفیں باندھتے ہیں؟ فرمایا: پہلے اگلی صفیں پوری کرتے ہیں، اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے (کوئی خلا نہیں چھوڑتے)'' ❷

---

❶ تفسیر ابن کثیر ۶/۷۳۔۷۴.

❷ صحیح مسلم/ کتاب الصلاۃ/ باب الأمر بالسکون فی الصلاۃ: ۹٦۸.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور روزِ قیامت بھی صف بستہ ہو کر آئیں گے:

﴿ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿22﴾ ﴾ [سورة النجم: ٢٢]

''اور تیرا رب (خود) آ جائے گا اور فرشتے صفیں باندھ کر (آ جائیں گے) اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے صف بندی کر کے کھڑے ہوں گے۔''

﴿ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَٰٓئِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿38﴾ ﴾ [سورة النباء: ٣٨]

''جس دن روح اور فرشتے صفیں باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی کلام نہ کر سکے گا مگر جسے رحمٰن اجازت دے دے اور وہ ٹھیک بات زبان سے نکالے۔''

روح سے مُراد جبریل ہیں اور دیکھیے ان کے حکموں کی دقیق طریقے سے بجا آوری کو۔

صحیح مسلم اور مسند احمد میں اُنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((آتِي بَابَ الْجَنَّةِ فَأَسْتَفْتِحُ ، فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ ، فَيَقُولُ: بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ))

''میں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھولنے کا ارادہ کروں گا تو دربان پوچھے گا تم کون ہو؟ میں کہوں گا: محمد! وہ کہے گا آپ ہی کے واسطے مجھے حکم ہوا تھا کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولنا۔'' ❶

حدیث اسراء پیش کرنے سے ہی ہمیں ان کا احکام دقیق طریقے سے بجالانے کا پتہ چل جاتا ہے۔ جب جبریل علیہ السلام ہر آسمان پر جاتے تو پہلے اجازت طلب کرتے تو ان کے لیے پورے استفسار کے بعد دروازہ کھولا جاتا۔

ملائکہ کی پارسائی:

سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی عیاض سے نقل کیا ہے کہ مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ فرشتے

---

❶ صحیح مسلم، كتاب الايمان، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم ان اوّل النّاس يشفع في الجنة و أنا اكثر الأنبياء تبعا: ٤٨٦.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن اور عالم و فاضل ہیں۔ اور ائمۃ المسلمین اس پر متفق ہیں کہ ان میں سے مرسلین کا حکم انبیاء والا ہے۔ چاہے وہ عصمت داری میں ہو جو ہم نے ذکر کی ہے۔ اور وہ انبیاء کے حقوق میں ان کو احکام پہنچانے میں ایسے ہیں جیسے انبیاء اپنی اُمتوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور فرشتوں میں سے جو فرستادہ نہیں ہیں ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت ان سب کی ہر گناہ سے پاکدامنی کی قائل ہے۔ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے دلیل پکڑی ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ قُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا ٱلنَّاسُ وَٱلْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ ٱللَّهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿6﴾ ﴾ [سورة التحريم: ٦]

''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں جو حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجا لاتے ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے ساتھ:

﴿ وَمَا مِنَّآ إِلَّا لَهُۥ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿164﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ ٱلصَّآفُّونَ ﴿165﴾ وَإِنَّا لَنَحْنُ ٱلْمُسَبِّحُونَ ﴿166﴾ ﴾ [سورة الصافات: ١٦٤-١٦٦]

''(فرشتوں کا قول ہے) ہم میں سے تو ہر ایک کی جگہ مقرر ہے، اور ہم تو (بندگی الٰہی میں) صف بستہ کھڑے ہیں اور اس کی تسبیح بیان کر رہے ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کے ساتھ:

﴿ وَمَنْ عِندَهُۥ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِۦ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ﴿19﴾ ﴾

[سورة الانبياء: ١٩]

''اور جو اس کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے نہ سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

﴿ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿16﴾ ﴾ [سورة عبس : ١٦]

''جو بزرگ و پاکباز ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

﴿ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿79﴾ ﴾ [سورة الواقعه : ٧٩]

''جسے صرف پاک ہی چھو سکتے ہیں۔''

اور اس جیسے دیگر سمعی دلائل سے دلیل پکڑی ہے۔ ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ اس سے مراد مرسل فرشتے اور مقرّبین ہیں۔ اُنہوں نے ہاروت ماروت اور ابلیس کے قصوں سے حجت پکڑی ہے۔ اور صحیح بات یہ ہے کہ وہ سارے ہی عفیف ہیں۔ اور انہیں ہر قسم کے سفلہ پن اور رذائل سے منزّہ تصور کیا جائے۔ جس سے ان کی قدر و منزلت میں فرق آتا ہو۔ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہاروت و ماروت کے قصے کا جواب یہ ہے کہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کوئی صحیح روایت آتی ہے اور نہ ہی کوئی ضعیف۔ اور ابلیس کے قصے کا جواب یہ ہے کہ اکثر لوگ اس بات کی تردید کرتے ہیں کہ وہ فرشتوں میں سے تھا، اور کہتے ہیں کہ وہ جنات کا باپ تھا جیسا کہ آدم علیہ السلام ابوالبشر تھے۔ ❶

الصفوی الارموی در پے ہوا اس مسئلہ کے جس کو اس نے سیوطی سے نقل کیا اور کہا کہ فرشتے معصوم ہیں اس پر دلیل کی کئی وجوہ ہیں:

✵ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان جو ان کی صفت میں ہے:

﴿ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ﴿6﴾ ﴾ [سورة التحريم : ٦]

''جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں۔''

---

❶ الحبائك في اخبار الملائك السيوطي ص: ٢٥٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

﴿ وَهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ﴿27﴾ ﴾ [سورۃ الانبیاء: ۲۷]

''اور وہ اس کے فرمان پر کاربند ہیں۔''

یہ دونوں آیات مامورات (جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہو) کے کرنے اور منہیات (جن چیزوں سے روکا گیا ہو) کے چھوڑنے کو شامل ہیں، کیونکہ نہی جو ہے یہ ترک کرنے کا حکم ہے۔ یہ آیت توصیف وستائش کی صورت میں آئیں۔ اور مدح ان کے مجموعہ سے حاصل ہوتی ہے۔

❋ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

﴿ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ﴿20﴾ ﴾ [سورۃ الانبیاء: ۲۰]

''وہ دن رات تسبیح کرتے ہیں اور ذرا سی بھی سستی نہیں کرتے۔''

یہ اشتغال بالعبادات میں مبالغہ تامہ کا فائدہ دیتا ہے اور مطلوب کو پورا کرتا ہے۔

❋ فرشتے اللہ کے ایلچی اور قاصد ہیں۔ اللہ کے اس فرمان کی وجہ سے:

﴿ جَاعِلِ الْمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلًا ﴾ [سورۃ فاطر: ۱]

''فرشتوں کو اپنا پیغمبر (قاصد) بنانے والا ہے۔''

رسول معصوم ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعظیم میں فرمایا:

﴿ اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ﴾ [سورۃ الانعام: ۱۲۴]

''اللہ ہی خوب جانتا ہے کہاں وہ اپنی پیغمبری رکھے؟''

اور یہ تعظیم میں مکمل مبالغہ کا فائدہ دیتا ہے۔ [1]

---

[1] الحبائك في أخبار الملائك: ص: ۲۵۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل ثانی:

ملائکہ کی عبادت

ملائکہ کے مزاج پر ایک نگاہ:

فرشتے اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری پر طبع کیے ہوئے ہیں۔ان کو گناہ پر قدرت ہی نہیں۔

﴿ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝6 ﴾

[سورة التحريم: ٦]

''اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جائے بجالاتے ہیں۔''

پس گناہ سے دور رہنا اور اطاعت کو بجالانا ان کی فطرت ہے اس میں ان کو تھوڑی سی بھی سعی نہیں کرنا پڑتی کیونکہ ان کو کوئی خواہش ورغبت ہی نہیں ہے۔شاید یہی سبب ہے جس نے علماء کے ایک گروہ کو اس قول کی طرف بلایا ہے کہ فرشتے مکلّف نہیں ہیں اور نہ ہی وہ وعدوعید میں شامل ہیں۔اور ممکن ہے کہ ہم یہ کہیں کہ فرشتے ان تکالیف کے مکلّف نہیں ہیں جن کا انسان ہے۔اور مطلقاً ان کے مکلّف ہونے کی نفی کرنا یہ ایک مردود قول ہے۔کیونکہ وہ عبادت اور اطاعت پر مامور ہیں۔

﴿ يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝50 ﴾

[سورة النحل: ٥٠]

''وہ اپنے رب سے جو ان کے اوپر ہے کپکپاتے رہتے ہیں اور جو حکم مل جائے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں ہے کہ فرشتے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور ڈرنا تکالیف شرعیہ کی ایک قسم ہے۔ بلکہ وہ عبادت کی اعلیٰ اقسام میں سے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا:

﴿ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ﴿٢٨﴾ ﴾ [سورة الانبياء: ٢٨]

''وہ تو خود ہیبت الٰہی سے لرزاں وترساں ہیں۔''

ملائکہ کی قدر ومنزلت:

افضل ترین چیز جس سے فرشتے موصوف ہوتے ہیں وہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں بلکہ باعزت بندے ہیں۔ اور پہلے ہم نے اس کی طرف اشارہ کیا کہ مشرکین کا یہ دعویٰ کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں ایک باطل دعویٰ ہے جس کا صحت کے ساتھ دُور و نزدیک کا بھی سروکار نہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس قول کے قائلین کو جھٹلایا اور ملائکہ کی حقیقت اور ان کے مکان کو مختلف مقامات پر بیان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ﴿٢٨﴾ وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ﴿٢٩﴾ ﴾

[سورة الانبياء: ٢٦تا٢٩]

''(مشرک لوگ) کہتے ہیں کہ رحمٰن اولاد والا ہے (غلط ہے) اس کی ذات پاک ہے۔ بلکہ وہ سب اس کے باعزت بندے ہیں۔ کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے بلکہ اس کے فرمان پر کاربند ہیں۔ وہ ان کے آگے پیچھے کے تمام امور سے واقف ہے وہ کسی کی بھی سفارش نہیں کرتے بجز ان کے جن سے اللہ خوش ہو وہ تو خود

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیبت الٰہی سے لرزاں ترساں ہیں۔ ان میں سے اگر کوئی بھی کہہ دے کہ اللہ کے سوا میں لائق عبادت ہوں تو ہم اسے دوزخ کی سزا دیں ہم ظالموں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔''

فرشتے اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں جو عبادت کی ہر صفت سے متصف ہیں۔ خدمت گزار ہیں۔ تعالیم نافذ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا علم ان پر حاوی ہے اوامر کی خلاف ورزی کرنے کی سباط نہیں رکھتے اور نہ ہی دی گئی تعلیمات کی روگردانی کر سکتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ سے) خوف کھاتے اور دہشت زدہ رہتے ہیں اگر ان میں سے بعض میں اپنے طور سے سرتابی کا احتمال ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس سرتابی وحکم عدولی کی سزا دے دیتے ہیں۔ اور فرشتوں کی پوری عبادت کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی کسی قسم کی مرغوب خاطر کا اظہار نہیں کرتے اور نہ ہی اس کے معاملات پر اثر انداز ہونے کے خواہاں ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ حکم کو بجالانے والے اور جلد از جلد قبول کرنے والے ہوتے ہیں۔

﴿ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ﴿27﴾ ﴾ [سورة الانبياء: ٢٧]

''کسی بات پر اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے بلکہ اس کے فرمان پر کاربند ہیں۔''

صرف وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جائے پس حکم ہی انہیں (کرنے پر) ابھارنے والا ہے اور حکم ہی انہیں روکتا ہے۔ صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے ایک مرتبہ فرمایا:

((أَلَا تَزُورُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا؟))

''ہم سے ملاقات کے لیے جتنی مرتبہ آپ آتے ہیں اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟''

بیان کیا کہ اس پر یہ آیت اتری۔'' [1]

---

[1] صحيح بخاري/كتاب بدء الخلق/باب ذكر الملائكة صلوات الله عليهم: ٣٢١٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿64﴾ ﴾ [سورة مريم: ٦٤]

''ہم بغیر تیرے رب کے حکم کے اتر نہیں سکتے، ہمارے آگے پیچھے اور ان کے درمیان کی کل چیزیں اسی کی ملکیت میں ہیں، تیرا پروردگار بھولنے والا نہیں۔''

ملائکہ کی عبادت کے چند نمونے:

فرشتے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری کے مکلّف ہیں۔ عبادت اور تکالیف کو بلاوقت اور سہج پن کے ساتھ بجالاتے ہیں۔ہم یہاں ان کے چند وہ عبادتیں ذکر کریں گے جو اللہ اور اس کے رسول نے ہمیں بتائی ہیں اور فرشتے ان کو ادا کرتے ہیں۔

تسبیحات ووظائف:

فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور ان کا سب سے بڑا ذکر اللہ کی پاکی بیان کرنا ہے حاملین عرش اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔

﴿ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ﴾

[سورة غافر: ٧]

''عرش کے اٹھانے والے اور اس کے آس پاس کے (فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں۔''

جیسا کہ عام فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں:

﴿ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ﴾ [سورة الشورىٰ: ٥]

''اور تمام فرشتے اپنے رب کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کررہے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا ابدی ہے۔ شب و روز میں کسی لمحہ بھی اس میں وقفہ نہیں آتا۔

﴿ يُسَبِّحُونَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝20 ﴾ [سورة الانبياء: ٢٠]

''وہ دن رات تسبیح بیان کرتے ہیں اور ذرا سی بھی سستی نہیں کرتے۔''

ان کی کثرت تسبیح کی وجہ سے دراصل وہی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ سزاوار ہیں کہ اس پر ناز کریں۔

﴿ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّونَ ۝165 وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ۝166 ﴾

[سورة الصافات: ١٦٥، ١٦٦]

''اور ہم تو (بندگی الٰہی میں) صف بستہ کھڑے ہیں، اور اس کی تسبیح بیان کر رہے ہیں۔''

اور جو ان کی کثرت تسبیح ہے فقط اس وجہ سے کہ وہ بہترین ذکر ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا ذکر افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ))

''جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں یا بندوں کے لیے منتخب کیا ہے وہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ہے۔'' [1]

صف بندی:

اس حدیث کا ذکر پہلے گزر چکا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نماز کے لیے صف بستہ ہونے میں فرشتوں کی پیروی پر ابھارا۔

[1] صحيح مسلم / كتاب الذكر والدعاء / باب فضل سبحان الله وبحمده: ٦٩٢٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟))

''کیا تم ایسی صفیں نہیں باندھ سکتے جیسا کہ فرشتے بارگاہ الٰہی میں صف بستہ رہتے ہیں۔''

جب ان کی صف بندی کی کیفیت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا:

((يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ))

''سب سے پہلے اگلی صف پوری کرتے ہیں اور صف میں مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔'' ❶

اور قرآن مجید میں ملائکہ سے منقول ہے:

﴿ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّوْنَ ﴿165﴾ ﴾ [سورة الصافات: ١٦٥]

''ہم تو (بندگی الٰہی میں) صف بستہ کھڑے ہیں۔''

وہ قیام اور رکوع وسجود کرتے ہیں۔ طحاوی کی کتاب ''مشکل الآثار'' میں اور طبرانی کی ''معجم الکبیر'' میں حکیم بن حزام سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے تو ان سے کہا:

((أَتَسْمَعُوْنَ مَا أَسْمَعُ؟ قَالُوْا: مَا نَسْمَعُ مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: إِنِّيْ لَأَسْمَعُ أَطِيْطَ السَّمَاءِ، وَمَا تُلَامُ أَنْ تَئِطَّ وَمَا فِيْهَا مَوْضِعُ شِبْرٍ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ أَوْ قَائِمٌ))

''کیا تم سنتے ہو جو میں سن رہا ہوں؟ کہنے لگے ہم تو کچھ بھی نہیں سن رہے۔ تو آپ نے فرمایا: ''میں آسمان کی چرچراہٹ کو سن رہا ہوں اور واقع اسے چرچرانا چاہیے۔ اس میں ایک بالشت بھر جگہ بھی باقی نہیں جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ قیام، سجدے

❶ صحیح مسلم / كتاب الصلاة/باب الامر بالسكون فى الصلاة ......: ٩٦٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مصروف نہ ہو۔'' ❶

ملائکہ کا حج:

فرشتوں کا کعبہ ساتویں آسمان پر ہے جس کا وہ حج کرتے ہیں یہ وہ کعبہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بیت المعمور سے موسوم کیا ہے اور سورۃ طور میں اس کی قسم کھائی:

﴿ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ۝ ﴾ [سورة طور: ٥]

''اور بیت معمور کی قسم!''

ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا۔ کہ صحیحین میں موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معراج والی حدیث میں فرمایا:

((ثُمَّ رُفِعَ بِيْ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفًا ، لَا يَعُوْدُوْنَ إِلَيْهِ آخِرُ مَا عَلَيْهِمْ))

''ساتویں آسمان سے آگے بڑھنے کے بعد مجھے بیت المعمور دکھلایا گیا جس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے جاتے ہیں اور دوسرے دن اتنے ہی اور لیکن جو آج گئے ان کی باری پھر قیامت تک نہیں آتی۔'' ❷

یعنی اس میں عبادت کرتے ہیں۔ اور بیت المعمور ساتویں آسمان والوں کا کعبہ ہے۔ اور آپ ﷺ نے اس وقت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ بیت المعمور سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں۔ اس میں باریک نکتہ یہ ہے کہ چونکہ خلیل اللہ بانی بیت اللہ تھے جن کے ہاتھوں زمین میں کعبۃ اللہ بنا تھا تو انہیں وہاں بھی اس کعبے سے لگے ہوئے آپ ﷺ نے دیکھا تو گویا اس

---

❶ محدث العصر علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ الباری فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور مسلم کی شرط پر ہے۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٨٥٢

❷ صحيح مسلم / كتاب الايمان / باب الاسراء برسول الله ﷺ الى السموات و فرض الصلوات: ٤١٦، صحيح بخاری: ٢٢٠٧۔ اور صحیحین میں الفاظ کا کچھ اختلاف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل کی جزا اسی جیسی پروردگار نے اپنے خلیل کو دی۔

اور بیت المعمور ٹھیک خانہ کعبہ کے اوپر ہے اگر وہ گر جائے تو اسی پر گر جاتا۔ یوں تو ہر آسمان میں ایک ایسا گھر ہے جہاں اس آسمان کے فرشتے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ پہلے آسمان پر جو ایسی جگہ ہے اس کا نام بیت العزت ہے۔ یہ ہے جو ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا کہ بیت المعمور ٹھیک خانہ کعبہ کے اوپر ہے علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کو ابن جریر نے خالد بن عرعرہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ بیت المعمور کیا ہے؟ آپؓ نے فرمایا: ''وہ کعبہ کے ٹھیک اوپر ہے۔ جس طرح زمین کا کعبہ حرمت کی جگہ ہے اسی طرح آسمانوں میں حرمت کی جگہ ہے۔ ہر روز اس میں ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں لیکن جو آج گئے تھے ان کی باری قیامت تک دوبارہ نہیں آتی۔'' ❶

اس روایت کے متعلق شیخ ناصر الدین نے کہا کہ اس کی سند کے رجال ثقہ ہیں سوائے خالد بن عرعرہ کے وہ مستور ہے۔ پھر فرمایا کہ قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اس کا ایک صحیح مرسل شاہد موجود ہے۔ قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

((هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ: فَإِنَّهُ مَسْجِدٌ فِيْ السَّمَاءِ تَحْتَهُ الْكَعْبَةُ ، لَوْ خَرَّ لَخَرَّ عَلَيْهَا))

''کیا تم جانتے ہو کہ بیت المعمور کیا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آسمان میں ایک مسجد ہے جس کے نیچے کعبہ ہے۔ اگر وہ (بیت المعمور) گرے تو کعبہ پر ہی گرے گا۔''

پھر محقق البانی کہتے ہیں کہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ زیادتی کہ (بیت المعمور ٹھیک کعبہ کے

---

❶ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں طبری اور اسحاق سے نقل کیا ٦/٣٠٨ اور اس کی اسناد اور طرق میں طویل کلام کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوپر ہے) احادیث کے سارے طرق کو ملانے سے ثابت ہو جاتی ہے۔

ملائکہ کا ہیبتِ الٰہی سے لرزہ براندام ہونا:

چونکہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت زیادہ حاصل ہے اسی وجہ سے ان کا خوفِ الٰہی بھی زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں فرمایا:

﴿ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ﴿28﴾ ﴾ [سورة الانبياء: ٢٨]

''وہ تو خود ہیبت الٰہی سے لرزاں وترساں ہیں۔''

صحیح بخاری کی ایک روایت ان کے خوف الٰہی کی شدت کو بیان کرتی ہے جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَالسِّلْسِلَةِ عَلٰى صَفْوَانٍ))

''جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو ملائکہ عاجزی سے اپنے پر مارنے لگتے ہیں۔'' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ جیسے صاف چکنے پتھر پر زنجیر کے (مارنے سے آواز پیدا ہوتی ہے۔)

اور علی بن عبداللہ المدینی نے بیان کیا کہ سفیان بن عیینہ کے سوا اور راویوں نے صفوان کے بعد **ینفذ هم ذالك** (جس سے ان پر دہشت طاری ہوتی ہے) کے الفاظ کہتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنا حکم فرشتوں تک پہنچا دیتا ہے، جب ان کے دلوں سے ڈر جاتا رہتا ہے تو دوسرے دور والے فرشتے نزدیک والے فرشتوں سے پوچھتے ہیں۔ پروردگار نے کیا حکم صادر فرمایا۔ نزدیک والے فرشتے کہتے ہیں۔ بجا ارشاد فرمایا۔ اور وہ اونچا ہے بڑا۔ ❶

---

❶ صحيح بخاری/ كتاب التفسير/باب تفسير سورة الحجر: ٤٧٠١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور معجم الاوسط طبرانی میں جابر رضی اللہ عنہ سے حسن سند کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

((مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِالْمَلَأِ الْأَعْلَىٰ وَجِبْرِيلُ كَالْحِلْسِ الْبَالِي مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ))

''معراج کی رات میرا گزر ملا أعلی (فرشتوں کا بلند گروہ) سے ہوا تو جبرائیل علیہ السلام کو اللہ کی خشیت سے اس طرح پایا جیسے گیلی چادر ہوتی ہے۔'' ❶

www.KitaboSunnat.com

❶ صحيح الجامع: ٢٠٦/٥ ''حلس'' اس چادر کو کہتے ہیں جو گھروں میں بچھائی جاتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل ثالث:

ملائکہ اور انسان

بحث نمبر 1:

ملائکہ اور آدم علیہ السلام

ملائکہ کا انسان کی پیدائش کی حکمت کے متعلق استفسار:

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں کو اپنے مقصد سے آگاہ کیا۔ تو انہوں نے اس کے در پردہ حقیقت و حکمت کے متعلق دریافت کیا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو فساد پھیلائیں گے اور خونریزی کریں گے گناہ اور کفر کا ارتکاب کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں وہ مصلحت راجحہ جانتا ہوں جس کی بنا پر ان ذکر کردہ مفاسد کے باوجود میں اسے پیدا کر رہا ہوں جو تم نہیں جانتے۔''

﴿ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿30﴾ ﴾ [سورۃ البقرہ: ۳۰]

''اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں، تو انہوں نے کہا ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد کرے اور خون بہائے؟ اور ہم تیری تسبیح، حمد اور پاکیزگی بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملائکہ کا آدم علیہ السلام کو پیدائش کے وقت سجدہ:

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ جب میں آدم علیہ السلام کو انسانی پیکر میں ڈھال لوں اور اس کے تمام اجزا درست او برابر کرلوں اور اس پیکر خاکی میں روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔

﴿ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ﴿71﴾ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿72﴾ ﴾ [سورة ص: ۷۱،۷۲]

"جب آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں مٹی سے انسان پیدا کرنے والا ہوں۔ سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں، تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا۔"

سب اس کے حکم کو بجالائے مگر ابلیس نے حکم الٰہی سے سرتابی کی۔

﴿ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿73﴾ اِلَّآ اِبْلِیْسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿74﴾ ﴾ [سورة ص: ۷۳،۷۴]

"چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا۔ مگر ابلیس نے (نہ کیا) اس نے تکبر کیا اور وہ تھا کافروں میں سے۔"

ملائکہ اور آدم علیہ السلام کا سامنا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

((خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ وَطُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى أُولٰئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ))

"اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو اپنی صورت پر بنایا ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی۔ جب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں پیدا کر چکا تو فرمایا جاؤ اور ان فرشتوں کو جو بیٹھے ہوئے ہیں سلام کرو اور سنو کہ تمہارے سلام کا کیا جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ یہی تمہاری اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ آدم علیہ السلام نے کہا: **السلام علیکم** !فرشتوں نے جواب دیا **السلام علیک ورحمة الله**. انہوں نے آدم علیہ السلام کے سلام پر "**ورحمة الله**" کا لفظ بڑھا دیا۔ ❶

آدم علیہ السلام کی وفات کی گھڑی ملائکہ کا انہیں غسل دینا:

جب آدم علیہ السلام اس عالم کون وفساد سے رخصت ہوئے اور ان کی اولاد کو معلوم نہیں تھا کہ اب وہ ان کے ساتھ کیا کریں۔ تو فرشتوں نے آ کر انہیں بتلایا۔ مستدرک الحاکم اور معجم الاوسط طبرانی میں صحیح سند کے ساتھ اُبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَمَّا تُوُفِّيَ آدَمُ غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالْمَاءِ وِتْرًا ، وَأَلْحَدُوا لَهُ ، وَقَالُوا: هٰذِهِ سُنَّةُ آدَمَ فِي وَلَدِهِ))

"جب آدم (علیہ السلام) وفات پا گئے تو فرشتوں نے انہیں طاق (عدد میں) غسل دیا اور ان کے لیے لحد بنوائی اور کہا کہ یہ آدم (علیہ السلام) کی سنت ہے ان کی اولاد میں۔" ❷

اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ فرشتوں نے ایک شہید کو غسل دیا جن کا نام حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہما ہے۔ جو معرکہ احد میں شہید ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ رضی اللہ عنہ کے قتل ہو جانے کے بعد فرمایا کہ تمہارے ساتھی کو فرشتے غسل دے رہے ہیں (یعنی حنظلہ کو) تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کی بیوی سے دریافت کیا تو وہ کہنے لگیں کہ وہ جنگ کی منادی سن کر (گھر سے) نکلے تو حالت جنابت میں تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسی وجہ سے فرشتوں نے اسے غسل دیا۔" ❸

---

❶ صحیح بخاری / کتاب الاستئذان / باب بدء الاسلام : ٦٢٢٧ ، صحیح مسلم : ٢٨٤١

❷ صحیح الجامع : ٤٨/٥ ❸ حاکم اور بیہقی نے اس کو حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور ابن عساکر نے صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ قبیلہ اوس کو اس پر فخر تھا کہ ان میں سے ایک غسیل الملائکة حنظلة بن راھب رضی اللہ عنہ ہیں۔ السلسلة الاحادیث الصحیحه : ٣٢٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحث نمبر 2:

ملائکہ اور آدم علیہ السلام کی ذریت

فرشتوں کا آدم علیہ السلام کی اولاد سے مضبوط تعلق ہے۔ وہ ان کی پیدائش کی ساعت ان پر نگراں تھے۔ اور ان کے دنیا میں آنے کے بعد پاسبانی کے مکلّف ہیں۔ اور انسان کے پاس اللہ تعالیٰ کی وحی لاتے ہیں۔ اور ان کے اعمال اور تصرفات کی نگرانی کرتے ہیں۔ جب انسان کا وقت اجل آ جائے تو اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔

مقصد نمبر 1:

انسان کے پیدا کرنے میں ملائکہ کا کردار

امام مسلم رحمہ اللہ اپنی صحیح میں روایت لائے ہیں کہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے:

((إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ اثْنَتَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً ، بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ، ثُمَّ قَالَ: أَيْ رَبِّ! أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ))

”جب نطفہ پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے۔ اس کے پاس وہ اس کی صورت بناتا ہے، اور اس کے کان آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈی بناتا ہے، پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار! یہ مرد ہو یا عورت؟ پھر پروردگار جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔“

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے صادق المصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا:

((إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا يُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ: اُكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ ، شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ))

''تمہاری پیدائش کی تیاری تمہاری ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک (نطفہ کی صورت میں) کی جاتی ہے۔ اتنے ہی دنوں میں ایک بستہ (جما ہوا) خون کی صورت میں اختیار کیے رہتا ہے اور پھر اتنے ہی دنوں تک ایک مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) رہتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کے عمل، اس کا رزق، اس کی مدت زندگی اور یہ کہ بد ہے یا نیک لکھ لے۔ اب نطفہ میں روح ڈالی جاتی ہے۔'' [1]

اور صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَكَّلَ اللّٰهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ ، أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ ، أَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ ، فَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَقْضِيَ ، خَلْقَهَا قَالَ: أَيْ رَبِّ ذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى؟ أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ؟ فَمَا الْأَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ))

''اللہ تعالیٰ رحم مادر پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے وہ کہتا ہے اے رب! یہ نطفہ قرار پایا ہے، اے رب! اب علقہ یعنی جما ہوا خون بن گیا ہے، اے رب! اب مضغہ (گوشت کا لوتھڑا) بن گیا ہے، پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی پیدائش پوری کرے، تو پوچھتا ہے اے رب! لڑکا ہے یا لڑکی؟ نیک ہے یا برا؟ اس کی روزی کیا ہوگی؟ اس کی موت کب ہوگی؟ اس طرح یہ سب باتیں ماں کے پیٹ میں ہی لکھ دی جاتی ہیں۔'' [2]

[1] صحیح بخاری / کتاب بدء الخلق / باب ذکر الملائکۃ وصلواۃ اللہ علیہم: ۳۲۰۸، صحیح مسلم: ۲٦٤٣

[2] صحیح بخاری / کتاب القدر / باب: ٦٥٩٥، صحیح مسلم: ۲٦٤٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد نمبر 2:

ملائکہ کی بنی آدم کے لیے دربانی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ سَوَآءٌ مِّنكُم مَّنْ أَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَن جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ﴿10﴾ لَهُ مُعَقِّبَٰتٌ مِّنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ. ﴾ [سورۃ الرعد: ۱۰،۱۱]

''تم میں سے کسی کا اپنی بات کو چھپا کر کہنا اور با آواز بلند اسے کہنا اور جو رات کو چھپا ہوا ہو اور جو دن میں چل رہا ہو، سب اللہ پر برابر و یکساں ہیں۔ اس کے پہرے دار انسان کے آگے پیچھے مقرر ہیں۔ جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔''

مفسر قرآن ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ''معقبات'' سے مراد فرشتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تعینات کیے ہیں کہ بنی آدم کے آگے پیچھے رکھوالی کریں اور جب اللہ پاک کی تقدیر آ جائے جو اللہ نے ان کے لیے مقرر فرمائی ہے تو وہ اس سے علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں۔ اور مجاہدؒ نے کہا کہ ہر انسان پر ایک محافظ فرشتہ ہے، جو نیند اور بیداری میں جنوں، انسانوں اور موذی جانوروں سے اس کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی چیز اسے ضرر پہچانا چاہے تو وہ فرشتہ اسے دور ہٹاتا ہے۔ مگر وہ چیز جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے وہ تو اسے پہنچ ہی جائے گی۔

ایک شخص نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ قبیلہ مراد کے آدمی آپ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر شخص کے ساتھ دو فرشتے اس کے محافظ مقرر ہیں۔ بغیر تقدیر کے لکھے کسی برائی کو انسان تک پہنچنے نہیں دیتے۔ جب تقدیر کا لکھا آ جاتا ہے تو انسان اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیر کے درمیان علیحدگی اختیار کر لیتے ہیں۔ سنو! اجل ایک مضبوط قلعہ اور عمدہ ڈھال ہے۔ ❶

اور ''معقبات''جو سورۃ رعد کی آیت میں مذکور ہے۔ یہی دوسری آیت میں بھی مراد ہے۔

﴿ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ ۖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰٓ إِذَا جَآءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿61﴾ ﴾[سورة الانعام: ٦١]

''اور وہی اپنے بندوں کے اوپر غالب ہے برتر ہے اور تم پر نگہداشت رکھنے والے بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آ پہنچتی ہے، اس کی روح ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔''

وہ فرشتے جن کو اللہ تعالیٰ بھیجتے ہیں وہ انسان کی پہرہ داری کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی مدت متعین آ پہنچے۔

مقصد نمبر 3:

انبیاء اور رسل کی طرف اللہ تعالیٰ کے سفیر

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ اس مہم کے لیے جبریل مختص ہیں۔

﴿ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ. ﴾ [سورة البقره: ٩٧]

''(اے نبی!) آپ کہہ دیجئے! کہ جو جبریل کا دشمن ہو جس نے آپ کے دل پر پیغام باری تعالیٰ اتارا ہے، جو پیغام ان کے پاس کی کتاب کی تصدیق کرنے والا ہے۔''

اور (دوسری جگہ) فرمایا:

---

❶ دیکھئے: البداية والنهاية: ١/ ٥٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿193﴾ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿194﴾ ﴾

[سورة الشعراء: ١٩٣، ١٩٤]

''اسے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے۔ آپ کے دل پر اترا ہے کہ آپ آگاہ کر دینے والوں میں سے ہو جائیں۔''

اور بسا اوقات جبریل علیہ السلام کے علاوہ کوئی اور فرشتہ بھی وحی لے کر آتا۔ لیکن ایسا بہت کم ہوتا۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرتبہ جبریل علیہ السلام نے اوپر سے ایک زوردار دھماکے کی آواز سنی۔ جبریل علیہ السلام نے اوپر دیکھ کر فرمایا آج آسمان کا وہ دروازہ کھلا ہے جو کبھی نہیں کھلا تھا۔ پھر وہاں سے ایک فرشتہ اترا اور جبریل علیہ السلام نے کہا یہ فرشتہ جو زمین پر اترا ہے آج کے دن سے پہلے کبھی نہیں اترا۔ اس نے سلام کہا اور کہا خوش ہو جائیے دو نور آپ کو ایسے دیئے گئے ہیں کہ آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرۃ کی آخری آیات۔ ان میں سے کوئی حرف آپ نہیں پڑھیں گے مگر آپ کو (مانگی ہوئی چیز) دی جائے گی۔ ❶

اور تاریخ ابن عساکر میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَتَانِي مَلَكٌ فَسَلَّمَ عَلَيَّ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ لَمْ يَنْزِلْ قَبْلَهَا فَبَشَّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

''میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور مجھے سلام کہا (اور یہ فرشتہ) آسمان سے پہلی دفعہ اترا۔ اس نے مجھے خوشخبری دی کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اہل جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔'' ❷

---

❶ صحیح مسلم/ کتاب فضائل القرآن ومایتعلق فیھا / باب فضل الفاتحه وخواتیم سورة البقرة: ١٨٧٧

❷ صحیح الجامع: ١/ ٨٠

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد اور نسائی میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَمَا رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِیْ عَرَضَ لِیْ قُبَیْلُ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰی قَالَ: هُوَ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْبِطِ الْأَرْضَ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَاسْتَاذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ، فَبَشَّرَنِيْ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

''کیا تم نے وہ آنے والا نہیں دیکھا جو تھوڑی دیر پہلے میرے پاس آیا؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں! کیوں نہیں دیکھا۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ ایک فرشتہ تھا جو اس رات سے پہلے زمین پر نہیں اترا تھا۔ اس نے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی کہ مجھے سلام کہے اور مجھے خوشخبری دے کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔'' ❶

جس کے پاس فرشتہ آئے لازمی نہیں کہ وہ رسول یا نبی ہو:

ضروری نہیں کہ جس کے پاس فرشتہ آئے وہ رسول یا نبی ہو۔ یہ ایک وہم ہی ہے (کہ وہ رسول یا نبی ہے) اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو حضرت مریم علیہا السلام کے پاس بھیجا جیسا کہ اس کو ام اسماعیل علیہا السلام کے پاس بھیجا جب آب وخور ختم ہو گیا تھا۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے جبریل علیہ السلام کو ایک اعرابی کی شکل میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو اس شخص کی طرف بھیجا جس نے اپنے دینی بھائی کی زیارت کی کہ اسے نوید دے کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اس دینی بھائی کے ساتھ الفت رکھنے کی وجہ سے۔

اس طرح کی مثالیں بہت زیادہ ہیں مقصد تنبیہ کرنا ہے کہ جس کے پاس بھی فرشتہ آئے اس کا رسول یا نبی ہونا واجب نہیں۔

---

❶ مسند احمد: ٥/ ٣٩١، صحيح سنن نسائی: ٣/ ٢٢٦: ٢٩٧٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے پاس وحی کیسے نازل ہوتی تھی؟

صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آنحضرت ﷺ آپ پر وحی کیسے اترتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَاقَالَ ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِيَ مَا يَقُولُ))

”وحی نازل ہوتے وقت کبھی مجھ کو گھنٹی سی آواز محسوس ہوتی ہے اور وحی کی یہ کیفیت ختم ہوتی ہے تو میرے دل و دماغ پر (اس فرشتے) کے ذریعہ نازل شدہ وحی محفوظ ہو جاتی ہے۔ اور کسی وقت ایسا ہوتا ہے کہ فرشتہ بشکل انسان میرے پاس آتا ہے۔ اور مجھ سے کلام کرتا ہے۔ پس میں اس کا کہا ہوا یاد رکھ لیتا ہوں۔“ ❶

اور رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام ان کی اپنی صورت میں جس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا فرمایا ہے دو مرتبہ دیکھا۔

پہلی مرتبہ......... بعثت کے تین سال بعد صحیح بخاری میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے (وحی کے رک جانے کے زمانے کے حالات بیان فرماتے ہوئے) کہا کہ:

((بَيْنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَا فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَ نِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلىٰ كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي))

”میں ایک روز چلا جا رہا تھا کہ اچانک میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا۔ کیا دیکھتا

---

❶ صحيح بخاری ، كتاب بدء الوحی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ وہی فرشتہ جو میرے پاس غار حرا میں آیا تھا وہ آسمان و زمین کے بیچ میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس سے ڈر گیا اور گھر آنے پر میں نے کمبل اوڑھنے کی خواہش ظاہر کی۔'' ❶

دوسری مرتبہ...... جب آپ ﷺ کو آسمان کی طرف اٹھایا گیا یہ دونوں حالتیں سورۃ نجم میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں مذکور ہیں۔

﴿ عَلَّمَهُ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝5 ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ۝6 وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝7 ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝8 فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝9 فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى ۝10 مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝11 اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ۝12 وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝13 عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۝14 عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝15 اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝16 مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ۝17 ﴾ [سورة النجم: ٥ تا ١٧]

''اسے پوری طاقت والے فرشتے نے سکھایا، جو زور آور ہے پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا، اور وہ بلند آسمان کے کناروں پر تھا۔ پھر نزدیک ہوا اور اتر آیا۔ پس وہ دو کمانوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم، پس اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی جو بھی پہنچائی، دل نے جھوٹ نہیں کہا جسے (پیغمبر نے) دیکھا، کیا تم جھگڑا کرتے ہو اس پر جو (پیغمبر) دیکھتے ہیں، اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا، سدرۃ المنتہٰی کے پاس، اس کے پاس جنۃ الماوی ہے، جب کہ سدرہ کو چھپائے لیتی تھی وہ چیز جو اس پر چھا رہی تھی، نہ تو نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی۔''

---

❶ صحيح بخاری / كتاب بدء الوحی / باب كيف كان بدء الوحی الی رسول الله صلی الله عليه وسلم : ٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبریل علیہ السلام کا کام محض احکام شریعت پہنچانے پر موقوف نہیں ہے:

جبریل علیہ السلام کا کام فقط احکام الٰہی پہچانے پر منحصر نہیں ہے۔ وہ ہر سال رمضان میں کسی نہ کسی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتے تھے۔ اور قرآن مجید کا دور کراتے تھے۔ اور اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ جواد (سخی) تھے اور رمضان میں (دوسرے اوقات کے مقابلہ میں جب) جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے بہت ہی زیادہ جود و کرم فرماتے۔ جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن کا دور کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ جود و کرم فرمایا کرتے تھے۔ ❶

جبریل علیہ السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرانا:

جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرائی تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی نماز سکھائیں جیسی اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں۔ صحیح بخاری اور سنن نسائی میں ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ مَرَّاتٍ))

''جبریل اترے انہوں نے میری امامت کرائی۔ میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر (دوسری) نماز پڑھی۔ پھر (تیسری) نماز پڑھی پھر (چوتھی) نماز پڑھی پھر (پانچویں) نماز پڑھی۔ آپ پانچوں نمازوں کو اپنی انگلیوں سے گن رہے تھے۔'' ❷

---

❶ صحیح بخاری/ کتاب بدء الوحی/باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ: ٦

❷ صحیح بخاری / کتاب بدء الخلق / باب ذکر الملائکۃ وصلواۃ اللہ علیہم: ٣٢٢١، صحیح سنن نسائی: ٤٨٠:١٠٨/١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن نسائی میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَمَّنِیْ جِبْرِیْلُ (علیہ السلام) عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلّٰی بِیَ الظُّهْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ ، وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِیْنَ كَانَ ظِلُّ الشَّیْءِ مِثْلَهُ وَصَلّٰی بِیْ ـ یَعْنِی الْمَغْرِبَ ـ حِیْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ حِیْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَی الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلّٰی بِیَ الظُّهْرَ حِیْنَ كَانَ ظِلُّ الشَّیْءِ مِثْلَهُ وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ حِیْنَ كَانَ ظِلُّ الشَّیْءِ مِثْلَیْهِ وَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ حِیْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ إِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَیَّ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ! هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَیْنَ هٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ))

''جبریل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے پاس میری دو دفعہ امامت کرائی۔ ظہر کی نماز پڑھائی جب آفتاب ڈھل گیا اور سایہ جوتی کے تسمہ کے برابر ہوا۔ اور عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس جتنا ہو گیا۔ اور مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ دار روزہ کھولتا ہے۔ اور عشاء کی نماز پڑھائی جب شفق غائب ہو گیا۔ اور فجر کی نماز پڑھائی جب روزہ دار کو کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے (یعنی جب صبح صادق نکلتی ہے)۔ اور اگلے دن ظہر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ اور عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو گیا۔ اور مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے۔ اور عشاء کی نماز رات کے تہائی حصے تک پڑھائی۔ اور فجر کی نماز روشنی میں پڑھائی۔ پھر میری طرف متوجہ ہوئے کہا: ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ وقت ہے (نمازوں کا) تجھ سے پہلے انبیاء کا، اور (نماز کا) وقت ان دو وقتوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان ہے۔'' ❶

جبریل علیہ السلام کا رسول اللہ ﷺ کو دم کرنا:

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد ﷺ! تم بیمار ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' تو جبریل علیہ السلام ان کلمات کے ساتھ دم کیا:

((بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ نَفْسٍ ، أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ ، بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ))

''میں تمہیں اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں ہر چیز سے جو تم کو تکلیف پہنچائے اور ہر جان کی برائی سے یا حاسد کی نگاہ سے اللہ تم کو شفا دے۔ اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں۔''

ملائکہ کے دیگر کام:

ان میں سے ہے کہ: ''معرکہ بدر اور خندق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر کفار کے خلاف لڑے۔ اور معراج میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا۔ اور اس کے علاوہ اوقات میں بھی۔''

اللہ تعالیٰ نے ملائکہ میں سے رسول کیونکر نہیں بھیجے؟

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں سے رسول اس لیے نہیں بنائے کیونکہ ان کے مزاج بشری مزاج کے بالکل برعکس ہیں۔ اور انسانوں کی فرشتوں کے ساتھ ملاقات سہج اور آسان نہیں ہے۔ اسی لیے تو رسول اللہ ﷺ پر جبریل علیہ السلام کا اپنی اصلی صورت میں آنا شاق گزرتا۔ جب آپ ﷺ نے جبریل کو اپنی اصلی صورت میں دیکھا تو خوف زدہ ہو گئے اور اپنی بیوی کے پاس آ کر کہنے لگے مجھے کپڑا اوڑھا دو مجھے کپڑا اوڑھا دو۔ جب مزاج مختلف تھے

❶ صحيح مسلم / كتاب السلام / باب الطب والمرض والرقى: ٥٧٠٠

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی زمین میں انسان بستے تھے) تو اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کی ہدایت کے لیے رسول بھی انسان ہی ہوں۔ ہاں اگر زمین میں فرشتے بستے ہوتے تو ان کے لیے رسول یقیناً فرشتے ہی ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿95﴾ ﴾ [سورة بنی اسرائیل: ٩٥]

''آپ کہہ دیں کہ اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے اور رہتے بستے ہوتے تو ہم بھی ان کے پاس کسی آسمانی فرشتے ہی کو رسول بنا کر بھیجتے۔''

اگر ہم فرض کریں کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کی طرف فرشتوں کو ہی رسول بنا کر بھیجنے کا فیصلہ کرتا (تو ظاہر بات ہے کہ) فرشتوں کو ان کی اصلی صورت میں قطعاً نہ بھیجتا بلکہ انہیں انسانی شکل میں بھیجتا ہے۔'' انسانوں والا ہی لباس پہنتے تاکہ لوگ ان سے کوئی انتفاع حاصل کر سکتے۔

﴿ وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ﴿7﴾ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ﴿8﴾ ﴾ [سورة الانعام: ٨،٩]

''اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا اور اگر ہم کوئی فرشتہ بھیج دیتے تو سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا۔ پھر ان کو ذرا مہلت نہ دی جاتی۔ اور اگر ہم اس کو فرشتہ تجویز کرتے تو ہم اس کو آدمی ہی بناتے اور ہمارے اس فعل سے پھر ان پر وہی اشکال ہوتا جو اب اشکال کر رہے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے آگاہ کیا کہ جو کفار فرشتوں کو دیکھنے کی فرمائش کر رہے ہیں اور ان میں سے رسول آنے کا کہہ رہے ہیں یہ محض تحکم ہے راہ حق کی تلاش نہیں ہے۔ اگر ایسا ہو بھی جائے تو وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تب بھی ان کے سینے ایمان کی شمع سے ہرگز روشن نہیں ہوں گے۔

﴿ وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾ ﴾ [سورة الانعام: ١١١]

''اور اگر ہم ان کے پاس فرشتوں کو بھیج دیتے اور ان سے مردے باتیں کرنے لگتے اور ہم تمام موجودات کو ان کے پاس ان کی آنکھوں کے روبرو لا کر جمع کر دیتے ہیں۔ تب بھی یہ لوگ ہرگز ایمان نہ لاتے۔ ہاں اگر اللہ ہی چاہے تو اور بات ہے لیکن ان میں زیادہ لوگ جہالت کی باتیں کرتے ہیں۔''

مقصد نمبر 4:

بھلائی کی باتیں بندوں کے دلوں میں ڈالنا

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ ایک فرشتہ اور ایک جن مقرر کیا ہے۔ صحیح مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ قَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِيْنُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهُ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ قَالُوْا: وَإِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَإِيَّايَ إِلاَّ أَنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ فَلاَ يَأْمُرُنِي إِلاَّ بِخَيْرٍ))

''تم میں سے ہر ایک کے ساتھ (اللہ تعالیٰ نے) ایک ساتھی جنوں میں سے اور فرشتوں میں سے مقرر کیا ہے۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے ساتھ بھی ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے ساتھ بھی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان پر میری مدد فرمائی ہے سو میں محفوظ رہا ہوں وہ مجھے بھلائی کے علاوہ کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم نہیں دیتے۔'' ❶

شاید یہ فرشتہ ان فرشتوں کے علاوہ ہو جو اعمال کی نگرانی پر متعین ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو انسان کی رشد و ہدایت کے لیے بنایا ہو۔ فرشتوں اور جنوں میں انسان کے ساتھی اسے دستابدست لینے کی کوشش میں رہتے ہیں۔ جو جنوں میں سے اس کا قرین ہے برائی کا حکم دیتا ہے اور اس میں رغبت دلاتا ہے۔ اور جو فرشتوں میں سے اس کا ساتھی ہے وہ اس کو نیکی پر ابھارتا ہے اور اس کا شوق دلاتا ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً ، فَأَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ ، فَإِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ ، وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَإِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللّٰهِ وَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْأُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ))

''شیطان کا ایک وسوسہ ابن آدم کے ساتھ ہے اور اسی طرح ایک وسوسہ فرشتے کا بھی ابن آدم کے ساتھ ہے۔ پس شیطان کا وسوسہ شر کا وعدہ اور حق کی تکذیب ہے اور فرشتے کا وسوسہ خیر کا وعدہ اور حق کی تصدیق ہے۔ جو ان میں سے کوئی چیز پائے (یعنی نیکی کے وعدے اور حق کی تصدیق میں سے) وہ جان لے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور وہ اللہ کا شکر کرے۔ اور جو دوسرے کو پائے (یعنی شر کا وعدہ اور حق کی تکذیب) تو وہ '' أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم. '' پڑھے۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ج وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ

❶ صحيح مسلم / كتاب صفة المنافقين / باب تحريش الشيطان وبعثه السرايا لفتنة الناس: ٧١٠٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿268﴾ [سورة البقره: ٢٦٨]

''شیطان تم کو فقیری سے دھمکاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے۔''

ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس حدیث کو وارد کرنے کے بعد فرمایا اسی طرح ترمذی اور نسائی نے اپنی سنن کی تفسیر کی کتابوں میں ہناد بن السری سے روایت کیا ہے۔ اور ابن حماد نے اس کو اپنی صحیح میں ابو یعلی الموصلی اور ہناد سے اسی سند کے ساتھ نکالا ہے۔ اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور وہ حدیث ابوالحوص کی ہے یعنی سلام ابن سلیم کی۔

آپ آگے آنے والی حدیث پر نظر دوڑائیں تاکہ آپ جان لیں کہ جن ساتھی اور فرشتہ ساتھی کس طرح انسان کو اپنی اپنی طرف راغب کرنے کے لیے ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حافظ ابو موسیٰ نے ابو زبیر سے جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب انسان اپنے خواب گاہ کی طرف جگہ پکڑتا ہے تو فرشتہ اور شیطان اس کی طرف ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے کہ خیر کے ساتھ (دن کا) اختتام کرلو اور شیطان کہتا ہے کہ شر کے ساتھ (دن کا) اختتام کرلو۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے نیند آنے تک فرشتہ شیطان کو دھتکارتا اور دور ہٹاتا رہتا ہے۔ اور ساری شب اس کی دربانی کرتا رہتا ہے۔ جب انسان نیند سے بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ اور شیطان اس کی طرف ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے (دن کو) خیر کے ساتھ شروع کر اور شیطان کہتا ہے کہ (دن کو) شر کے ساتھ شروع کر جب انسان یہ کہتا ہے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَحْيَا نَفْسِیْ بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا. وَلَمْ يُمِتْهَا فِیْ مَنَامِهَا.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْأُخْرٰی إِلٰی أَجَلٍ مُّسَمًّی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ أَنْ تَزُوْلَا. وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ بَعْدَهٖ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهٖ))

’’تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے موت کے بعد زندہ کیا اور نیند میں موت نہیں دی۔ اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو روح کو قبض کر لیتا ہے۔ جس کی موت کا وقت آ جائے۔ اور دوسرے کو ایک معین مدت تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے زمین و آسمان کو زائل ہونے سے روکا اگر وہ زائل ہو جاتیں تو ان کو نہیں روکے گا اس کے بعد کوئی بھی۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے آسمان و زمین کو نیچے گرنے سے روکا ہوا ہے۔ مگر اسی کی اجازت سے، تو فرشتہ شیطان کو دور ہٹا دیتا ہے اور پورا دن اس کی نگہبانی کرتا ہے۔‘‘ ❶

یہ احادیث ہمیں زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ سرانجام دینے کی ترغیب دیتی ہے جو ہمارے نفسوں کی اصلاح کریں اور فرشتوں کو ہمارے قریب کریں۔ فرشتوں کی ہمارے ساتھ قربت میں بہت بڑی بھلائی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا ذکر پہلے گزر چکا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبریل علیہ السلام کی رمضان المبارک میں ملاقات کی تاثیر کا بیان ہے جو رمضان المبارک میں قرآن کے دور کے لیے ہوتی تھی۔ یہ کہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ جود و کرم فرمایا کرتے تھے۔ ❷

---

❶ اس حدیث پر تعلیق چڑھاتے ہو "الوابل الصیب" کتاب کے مصنف نے کہا (اور اس کے ہم معنی روایت ابن حبان نے نکالی ہے: ۲۳۶۲ "موارد") اور حاکم نے اس کو صحیح کہا: (۱/۵۸) اور ذہبی نے اس کی موافقت کی اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ ہیثمی نے اس کو مجمع الزوائد میں ذکر کیا: (۱۰/۱۲۰) اور کہا کہ روایت کیا اس کو ابو یعلی نے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔ سوائے ابراہیم الشامی کے اور وہ ثقہ ہے۔ ہم کہتے ہیں صحیح اس کا یہ ہے ابراہیم بن الحجاج السامی سین مہملہ کے ساتھ۔

❷ صحیح بخاری/کتاب بدء الوحی/باب کیف کان بدء الوحی: ٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد نمبر 5:

ملائکہ کا انسان کے اعمال صالحہ اور اعمال سیئہ کی دستاویز تیار کرنا

فرشتے انسان کے نیک و بد اعمال لکھنے پر مقرر ہیں۔ اور اس آیت میں یہی مراد ہیں۔

﴿ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ⑩ كِرَامًا كٰتِبِيْنَ ⑪ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ⑫ ﴾

[سورة الانفطار: ۱۰ تا ۱۲]

''اور یقیناً تم پر نگہبان عزت والے لکھنے والے مقرر ہیں۔ جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔''

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے مقرر کیے ہیں جو ہمیشہ اس کے ساتھ رہتے ہیں جدا نہیں ہوتے۔ اس کے اعمال و اقوال کو شمار کرتے ہیں۔

﴿ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسٰنَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ⑯ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ⑰ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ⑱ ﴾

[سورة ق: ۱۶ تا ۱۸]

''ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس کے دل میں خیالات اٹھتے ہیں ان سے ہم واقف ہیں۔ اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں۔ جس وقت دو لینے والے لے جاتے ہیں ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے۔ (انسان) منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔''

''قعید'' کا معنی محافظ، نگران اور انسان کے قول اور عمل کا انتظار کرنے والا۔ ''رقیب عتید'' ایسا نگہبان چاک و چوبند رہنا تا کہ اس سے کوئی بات رہ نہ جائے۔ اور ظاہر ہے کہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتے جو انسان پر نگران ہیں۔ انسان کے ہر قول وفعل کو نوٹ کرتے ہیں کوئی چیز بھی نہیں چھوڑتے۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی بنا پر (مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ) ''(انسان) کوئی لفظ منہ سے نکال نہیں پاتا۔'' اس لیے انسان اپنی کتاب میں ہر اس چیز کو پا لے گا جو اس سے صادر ہوئی۔ اسی وجہ سے کفار روز قیامت اپنے نامہ اعمال کو دیکھ کر یہ کہتے ہوئے صدا لگائیں گے۔

﴿ يَـٰوَيْلَتَنَا مَالِ هَـٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا ﴿٤٩﴾ ﴾ [سورة الكهف: ٤٩]

''ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا گناہ باقی ہی نہیں چھوڑا، اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم وستم نہ کرے گا۔''

اور صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ))

''بندہ اللہ کی رضامندی کے لیے ایک بات زبان سے نکالتا ہے اسے وہ کوئی بھی اہمیت نہیں دیتا۔ مگر اس کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور ایک دوسرا بندہ ایک ایسا کلمہ کہہ گزرتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔'' [1]

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی: (عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيدٌ) ''ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف بیٹھا

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق / باب حفظ اللسان: ٦٤٧٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے۔'' پھر فرمایا اے ابن آدم! تیرے لیے صحیفہ کھول دیا گیا ہے اور دو بزرگ فرشتے تجھ پر مقرر کردیئے گئے ہیں ایک تیرے داہنے دوسرا بائیں۔ دائیں طرف والا تو نیکیوں کی حفاظت کرتا ہے اور بائیں طرف والا برائیوں کو دیکھتا رہتا ہے۔ اب تو جو چاہے عمل کر کمی کر یا زیادتی کر جب تو مرے گا تو یہ دفتر لپیٹ دیا جائے گا اور تیرے ساتھ ہی قبر میں رکھ دیا جائے گا اور قیامت کے دن جب تو قبر سے اٹھے گا تو تیرے سامنے پیش کر دیا جائے گا اور اسی کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا (13) اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا (14) ﴾

[سورۃ الاسراء: ۱۳، ۱۴]

''ہر انسان کی شامت اعمال ہم نے اس کے گلے لگا دی ہے اور قیامت کے دن اس کے سامنے نامہ اعمال کی ایک کتاب ڈال دیں گے جسے وہ کھلی ہوئی پائے گا۔ پھر اس سے کہیں گے کہ اپنی کتاب پڑھ لے، آج تو خود ہی اپنا حساب لینے کو کافی ہے۔''

پھر حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اس نے بڑا ہی عدل کیا جس نے خود تجھے ہی محاسب بنا دیا۔'' اور اسی طرح ابن کثیر رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں نقل کیا ﴿ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴾ [سورۃ ق: ۱۸] جو کچھ تو برا بھلا کلمہ زبان سے نکالتا ہے وہ سب لکھ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تیرا یہ کہنا بھی کہ میں نے کھایا میں نے پیا میں گیا میں آیا میں نے دیکھا۔ پھر جمعرات والے دن اس کے اقوال و افعال پیش کیے جاتے ہیں۔ خیر یا شر باقی رکھ لی جاتی ہے اور سب کچھ مٹا دیا جاتا ہے۔ یہی معنی ہیں فرمان باری تعالیٰ شانہ کے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿39﴾ ﴾

[سورة الرعد: ٣٩]

''اللہ جو چاہے مٹا دے اور جو چاہے ثابت رکھے، لوح محفوظ اسی کے پاس ہے۔''

ابن کثیر رحمہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ وہ اپنے مرض الموت میں کراہ رہے تھے تو آپ کو معلوم ہوا کہ حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فرشتے اسے بھی لکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے کراہنا بھی چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے، اپنی موت کے وقت تک اف بھی نہ کی۔

دائیں جانب والا فرشتہ نیکیاں اور بائیں جانب والا بدیاں قلم بند کرتا ہے:

طبرانی کی ''المعجم الکبیر'' میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے حسن سند کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ صَاحِبَ الشِّمَالِ لَيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِئِ فَإِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ مِنْهَا أَلْقَاهَا ، وَإِلَّا كُتِبَتْ وَاحِدَةٌ))

''بائیں جانب والا فرشتہ گناہ کرنے والے مسلم بندے سے چھ گھڑیاں قلم اٹھائے رکھتا ہے۔ اگر وہ شرمندہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس برائی کی معافی طلب کر لیتا ہے تو وہ فرشتہ (بغیر کوئی برائی لکھے) قلم کو (نیچے) رکھ دیتا ہے۔ اگر وہ (نادم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب نہیں کرتا) تو ایک برائی لکھ لیتا ہے۔'' ❶

کیا ملائکہ دل کے ارادے کو تحریر کر لیتے ہیں؟

عقیدہ طحاویہ کے شارح نے ❷ استدلال کیا ہے کہ فرشتے بندے کے دل کی باتوں کو رقم کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ساتھ ﴿ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴾ [سورة الانفطار: ١٢]

❶ صحيح الجامع: ٢١٢/٢ ❷ شرح العقيدة الطحاوية ص: ٤٣٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔'' یہ آیت انسان کے ظاہری اور باطنی دونوں ارادوں کو شامل ہے۔

اور اسی طرح اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے جس کو امام مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: إِذَا هَمَّ عَبْدِيْ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا سَيِّئَةً وَإِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوْهَا حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا عَشْرًا))

'' اللہ عزوجل نے فرمایا جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرلے تو اسے نہ لکھو یہاں تک کہ اسے کر نہ لے جب کرلے پھر اسے ایک برائی لکھو۔ اور جب کسی نیکی کا ارادہ کرے مگر اس کو کر نہ پائے تو (اس کے لیے ارادہ پر ہی) ایک نیکی لکھ لو اگر وہ اس نیکی کو کرلے تو اس جیسی دس نیکیاں اس کے لیے لکھ لو۔'' [1]

اور ایک دوسری متفق علیہ حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبِّ! ذَاكَ عَبْدٌ يُرِيْدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً وَهُوَ أَبْصَرُ بِهِ فَقَالَ: ارْقُبُوْهُ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّائِيْ))

''فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار! تیرا بندہ برائی کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ پروردگار ان (فرشتوں) سے زیادہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دیکھتے رہو اس کو اگر وہ برائی کرے تو ایک برائی ویسی ہی لکھ لو اور اگر نہ کرے (اور باز آ جائے اس

---

[1] صحیح مسلم / کتاب الایمان / باب اذا هم العبد بحسنة كتبت ٣٣٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارادے سے) تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ لو کیونکہ اس نے چھوڑ دیا برائی کو میرے ڈر سے۔“ ❶

ایک شبہ:

کبھی کبھار کہا جاتا ہے کہ کیا فرشتوں کا علم انسان کے ارادے اور قصد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے خلاف نہیں ہے؟

﴿ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُورُ ﴿١٩﴾ ﴾ [سورة غافر: ١٩]

”وہ آنکھوں کی خیانت اور سینوں کی پوشیدہ باتوں کو (خوب) جانتا ہے۔“

جواب:

یہ اللہ تعالیٰ کے علم کے خصائص میں سے نہیں ہے اگرچہ بندے سے یہ پوشیدہ ہے کہ ان میں سے کوئی بھی یہ نہیں جانتا ہے کہ اس کے بھائی کے دل میں کیا ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ انسان کے دل کے بھید فرشتوں پر بھی مخفی رہیں۔ اور کبھی کہا جاتا ہے فرشتے سینے کے بعض رازوں کو جانتے ہیں جیسے ارادہ اور قصد ہے۔ ان کے علاوہ باقی جو امور ہیں جیسے عقائد وغیرہ۔ تو ان کے جاننے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

بندوں کو کارِ خیر کی جانب راغب کرنا:

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا ، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا))

”کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ جب بندے صبح کو اٹھتے ہیں تو دو فرشتے آسمان سے نہ اترے ہوں۔ ایک فرشتہ تو کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے

❶ صحیح مسلم، کتاب الایمان / باب اذا هم العبد ...... ٣٣٦ ، صحیح بخاری: ٧٥٠١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! روکنے والے اور بخیل کے مال کو تلف کر دے۔'' ❶

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ. يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمُّوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ فَإِنَّ مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهَى وَلَا آبَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ يُسْمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ. اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَأَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا)) ❷

''ہر روز طلوع شمس کے وقت اس کی دونوں طرف دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں وہ آواز لگاتے ہیں جس کو جن وانس کے علاوہ سارے زمین والے سنتے ہیں۔ اے لوگو! اپنے رب کی طرف آو۔ بے شک تھوڑا (مال) جو کفایت کرنے والا ہو بہتر ہے اس زیادہ (مال) سے جو غافل کرنے والا ہو۔ ہر روز غروب شمس کے وقت اس کی دونوں جانب دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں وہ آواز لگاتے ہیں جس کو جن وانس کے علاوہ سارے زمین والے سنتے ہیں۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما۔ اور روکنے والے کے مال کو تلف کر دے۔''

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مَلَكًا بِبَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ ، يَقُولُ: مَنْ يُقْرِضُ الْيَوْمَ يُجْزَ غَدًا وَمَلَكٌ بِبَابٍ آخَرَ ، يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا ، وَأَعْطِ

---

❶ صحیح بخاری / کتاب الزکاۃ / باب قول اللہ تعالیٰ ﴿فأما من أعطى واتقى ......﴾: ١٤٤٢ ، صحیح مسلم: ١٠١٠

❷ مسند احمد: ١٩٧/٥ ، صحیح الترغیب والترھیب: ٩١٧/١ ، سلسلة الأحاديث الصحيحه: ٤٤٠ ، مجمع الزوائد: ١٢٢/٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُمْسِكًا تَلَفًا)) ❶

"بے شک ایک فرشتہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر کہتا ہے جو آج قرض دے گا کل بدلہ دیا جائے گا۔ ایک دوسرے دروازے پر کھڑا فرشتہ کہتا ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے اور روکنے والے کو مال کو ضائع کر دے۔"

مقصد نمبر 6:

بنی آدم کی آزمائش کرنا

کبھی اللہ تعالیٰ اپنے بعض فرشتوں کو بنی آدم کی آزمائش کرنے اور امتحان لینے کے لیے بھیجتا ہے۔

صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ: أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى فَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ فَقَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ (أَوْ قَالَ: الْبَقَرُ، شَكَّ إِسْحٰقُ، إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوِ الْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا: الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ: الْبَقَرُ) فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ. فَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيهَا، قَالَ:

❶ مسند احمد: ۲/۳۰۵-۳۰۶، صحیح الترغیب والترهیب: ۱/۹۱۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَأَتَى الْأَقْرَعَ ، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّيَ الَّذِي قَذِرَنِيَ النَّاسُ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا. قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرَهُ قَالَ: فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَا وَوَلَّدَ هٰذَا قَالَ: فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ ـ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ ـ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ بِهِ فِي سَفَرِي ، فَقَالَ: الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ ، فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا وُرِّثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ۔ فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ۔ قَالَ: وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَارَدَّ هٰذَا ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ. قَالَ: وَأَتَى الْأَعْمٰى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ ـ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ ـ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَاشِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ: أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ ، فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ سُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بنی اسرائیل میں تین شخص تھے۔ ایک کوڑھی والا دوسرا اندھا اور تیسرا گنجا۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کا امتحان لے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا پہلے وہ کوڑھی والے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں سب سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے جواب دیا اچھا رنگ اور اچھی چمڑی کیونکہ مجھ سے لوگ پرہیز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس پر اپنا ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری دور ہوگئی اور اس کا رنگ بھی خوبصورت ہوگیا اور چمڑی بھی اچھی ہوگئی۔ فرشتے نے پوچھا کس طرح کا مال تم پسند کرو گے؟ اس نے کہا اونٹ! یا اس نے گائے کہی۔ اسحاق بن عبداللہ کو اس سلسلے میں شک تھا کہ کوڑھی یا گنجا ان دونوں میں سے کسی ایک نے اونٹ کی خواہش کی تھی اور دوسرے نے گائے کی۔ چنانچہ اسے حاملہ اونٹنی دی گئی اور کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا عمدہ مال اور موجودہ عیب میرا ختم ہو جائے کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے مجھ سے پرہیز کرتے ہیں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا عیب جاتا رہا اور اس کی بجائے عمدہ بال آ گئے۔ فرشتے نے پوچھا کس طرح کا مال پسند کرو گے؟ اس نے کہا گائے! بیان کیا کہ فرشتے نے اسے حاملہ گائے دے دی اور کہا اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے گا۔ پھر اندھے کے پاس فرشتہ آیا اور کہا تمہیں کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ مجھے آنکھوں کی روشنی دے دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ بیان کیا کہ فرشتے نے ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی اسے واپس دے دی۔ پھر پوچھا کس طرح کا مال تم پسند کرو گے؟ اس نے کہا بکریاں! فرشتے نے اسے حاملہ بکری دے دی۔ پھر تینوں جانوروں کے بچے پیدا ہوئے یہاں تک کہ کوڑھی کے اونٹوں سے اس کی وادی بھر گئی۔ گنجے کی بیل گائے سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں سے اس کی وادی بھر گئی۔ پھر دوبارہ فرشتہ اپنی اسی پہلی شکل میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا کہ میں ایک نہایت مسکین وفقیر آدمی ہوں۔ سفر کا تمام سامان واسباب ختم ہو چکا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے حاجت پوری ہونے کی امید نہیں لیکن میں تم سے اسی ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ اور اچھا چمڑا اور مال عطا کیا ایک اونٹ کا سوال کرتا ہوں جس سے سفر پورا کرسکوں۔ اس نے فرشتے سے کہا کہ میرے ذمہ حقوق اور بہت سے ہیں فرشتے نے کہا غالباً میں تمہیں پہچانتا ہوں کیا تمہیں کوڑھ کی بیماری نہیں تھی جس کی وجہ سے لوگ تم سے گھن کھاتے تھے۔ تم ایک فقیر اور قلاش تھے۔ پھر تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں عطا کیں! اس نے کہا کہ یہ ساری دولت تو میرے باپ دادا سے چلی آ رہی ہے۔ فرشتے نے کہا اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہیں اپنی پہلی حالت میں لوٹا دے۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس اپنی پہلی صورت میں آیا اس سے بھی وہی درخواستیں کی اور اس نے بھی وہی کوڑھی والا جواب دیا۔ فرشتے نے کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہیں اپنی پہلی حالت پر لوٹا دے۔ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس آیا اپنی اسی پہلی صورت میں اور کہا کہ میں مسکین آدمی ہوں۔ سفر کے تمام سامان ختم ہو چکے ہیں اور سوا اللہ تعالیٰ کے کسی سے حاجت پوری ہونے کی توقع نہیں۔ میں تم سے اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہاری بینائی واپس دی ہے۔ ایک بکری مانگتا ہوں جس سے اپنے سفر کی ضروریات پوری کرسکوں۔ اندھے نے جواب دیا کہ واقعی میں اندھا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے بینائی عطا فرمائی ہے اور واقعی میں فقیر ومحتاج تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے مالدار بنایا۔ تم جتنی بکریاں چاہو لے سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! جب تم نے خدا کا واسطہ دیا ہے تو جتنا بھی تمہارا جی چاہے لے لو میں تمہیں ہرگز نہیں روک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا۔ فرشتے نے کہا کہ تم اپنا مال اپنے پاس رکھو یہ تو صرف امتحان تھا اور اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہے اور تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہے۔" ❶

مقصد نمبر 7:

انسانوں کی مدت حیاتِ تمام ہونے پر ملائکہ کا ان کی روحیں قبض کر لینا

اللہ تعالیٰ نے بعض فرشتوں کو انسانوں کی مدت معین تمام ہونے پر ان کی روحیں قبض کرنے کی ڈیوٹی سونپی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿11﴾ ﴾
[سورة السجده: ١١]

"کہہ دیجیے! تمہیں موت کا فرشتہ فوت کرے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے۔ پھر تم سب اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔"

روحوں کو قبض کرنے والے فرشتوں کی تعداد ایک سے زیادہ ہے۔

﴿ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴿61﴾ ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۟ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿62﴾ ﴾ [سورة الانعام: ٦١،٦٢]

"اور وہی اپنے بندوں کے اوپر غالب ہے برتر ہے اور تم پر نگہداشت رکھنے والے بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آ پہنچتی ہے اس کی روح ہمارے

❶ صحيح بخاری / كتاب احاديث الانبياء / باب أبرص وأعمى وأقرع فى بنى اسرائيل: ٣٤٦٤، صحيح مسلم: ٢٩٦٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجے ہوئے فرشتے قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے۔ پھر سب اپنے مالک حقیقی کے پاس لائے جائیں گے۔ خوب سن لو فیصلہ اللہ ہی کا ہوگا اور وہ بہت جلد حساب لے گا۔"

فرشتے کفار اور مجرمین کی روحوں کو درشتی اور کرختگی کے ساتھ بغیر کسی نرمی اور سہج پن کے قبض کرتے ہیں۔

﴿ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلظَّٰلِمُونَ فِى غَمَرَٰتِ ٱلْمَوْتِ وَٱلْمَلَٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓا۟ أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوٓا۟ أَنفُسَكُمُ ۖ ٱلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ ٱلْهُونِ. ﴾ [سورة الانعام: ٩٣]

"اگر آپ اس وقت دیکھیں جب کہ یہ ظالم لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے کہ ہاں اپنی جانیں نکال لو۔ آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی۔"

اور فرمایا:

﴿ وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ يَتَوَفَّى ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ۙ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَٰرَهُمْ وَذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلْحَرِيقِ ﴿٥٠﴾ ﴾ [سورة الانفال: ٥٠]

"کاش کہ تو دیکھتا جب فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں ان کے منہ پر اور سرینوں پر مارتے ہیں (اور کہتے ہیں) آج تم جلنے کا عذاب چکھو۔"

اور فرمایا:

﴿ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَٰرَهُمْ ﴾

[سورة محمد: ٢٧]

"پس ان کی کیسی (درگت) ہوگی جبکہ فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہوئے ان کے چہروں اور ان کی سرینوں پر ماریں گے۔" [1]

---

[1] مومنین کی روح کو بڑی نرمی کے ساتھ قبض کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان کنی کے عالم میں مومنین کو خوشخبری دینا:

جب موت کا وقت آ جائے اور دم ٹوٹنے لگے تو فرشتے مومن بندے کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور اسے جنت کی خوشخبری دیتے ہیں اور اسے ثابت قدم کرتے ہیں۔

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿30﴾ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ﴿31﴾ ﴾ [سورة حٰم السجده: ۳۰، ۳۱]

’’(واقعی) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان کے پاس فرشتے (یہ کہتے ہوئے) آتے ہیں کہ تم کچھ بھی اندیشہ اور غم نہ کرو (بلکہ) اس جنت کی بشارت سن لو جس کا تم وعدہ دیئے گئے ہو۔ تمہاری دنیوی زندگی میں بھی ہم تمہارے رفیق تھے اور آخرت میں بھی رہیں گے جس چیز کو تمہارا جی چاہے اور جو کچھ تم مانگو سب تمہارے لیے (جنت میں موجود) ہے۔‘‘

اور کفار کو آگے اور اللہ تعالیٰ کے غصے کی خبر دیتے ہوئے اوران کے لیے کہتے ہیں:

﴿ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ. ﴾

[سورۃ الانعام: ۹۳]

’’ہاں اپنی جانیں نکال لو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی۔‘‘

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرشتۂ موت کی آنکھ پھوڑ ڈالی:

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسٰى (عَلَيْهِ السَّلَامُ) فَقَالَ لَهُ: أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ: فَلَطَمَ مُوسٰى عَيْنَ الْمَلَكِ فَفَقَأَهَا قَالَ: فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ: إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلٰى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِي قَالَ: فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ إِلٰى عَبْدِي فَقُلْ: اَلْحَيَاةَ تُرِيْدُ؟ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ ، فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ: ثُمَّ مَه؟ قَالَ: ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ: فَالْآنَ مِنْ قَرِيْبٍ))

''ملک الموت (آدمی کی شکل میں) موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا کہ اپنے رب کے لیے جواب دو (یعنی تیری موت کا وقت ہے) تو موسیٰ علیہ السلام نے (نہ پہچان کر) انہیں ایک زوردار طمانچہ مارا اور ان کی آنکھ پھوڑ ڈالی۔ وہ واپس اپنے رب کے حضور پہنچے۔ اور عرض کیا یا اللہ! تو نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ پہلے کی طرح کر دی۔ اور فرمایا کہ میرے بندے کے پاس دوبارہ جا اور ان سے کہہ کہ آپ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھیے اور پیٹھ کے جتنے بال آپ کے ہاتھ تلے آجائیں ان کے ہر بال کے بدلے ایک سال کی زندگی دی جاتی ہے۔ (موسیٰ علیہ السلام تک جب اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچا تو) آپ نے کہا کہ اے اللہ! پھر کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر بھی موت آنی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام بولے تو ابھی نہ آجائے۔'' [1]

اور فرشتہ موت لوگوں کے پاس ظاہر طور پر آتا تھا جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو

---

[1] صحيح بخاري / كتاب الجنائز / باب من أحب الدفن في الأرض المقدسة أونحوها: ١٣٣٩ ، صحيح مسلم: ٢٣٧٢]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ علیہ السلام نے طمانچہ مار کر اس کی آنکھ پھوڑ ڈالی۔ ❶

ابن حجر رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ بعض مبتدعہ نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور پھر ابن حجر رحمہ اللہ نے ان اہل بدعت پر رد کرتے ہوئے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرشتہ موت کو طمانچہ مارا۔ کیونکہ انہوں نے ایک فرد کو اپنے گھر میں بلا اجازت گھستے ہوئے دیکھا اور انہیں اس بات کی خبر نہ تھی کہ یہ ملک الموت ہیں۔ اور شارح نے مسلم کے گھر میں بغیر اذن دیکھنے والے کی آنکھ پھوڑ ڈالنے کو جائز قرار دیا ہے۔ اور جب فرشتے حضرت ابراہیم اور حضرت لوط علیہما السلام کے پاس آدمیوں کی شکل میں آئے تو پہلے پہل آپ ان کی شناخت نہ کر پائے اگر ابراہیم علیہ السلام انہیں پہچان لیتے تو اپنی قوم کی عادتِ سیئہ کی وجہ سے ان پر کیوں خوفزدہ ہوتے۔ ❷

اور ان احادیث صحیحہ کی جو غیب کی خبریں بتلاتی ہیں مجرد عقلی دلائل کی رو سے ان کو جھٹلانا ایمان کے منافی ہے۔ کیونکہ متقین کی پہلی صفت غیب پر ایمان لانا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرۃ کے آغاز میں ذکر کیا۔ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے خبر کا صحیح ہونا ثابت ہو جائے پھر وہاں تصدیق کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوتا۔

﴿ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ﴾ [سورة آل عمران : ٧]

''اور پختہ و مضبوط علم والے یہی کہتے ہیں کہ ہم تو ان پر ایمان لا چکے، یہ ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو صرف عقل مند حاصل کرتے ہیں۔''

---

❶ اس روایت کو امام احمد نے اپنی مسند میں نکالا ہے اور طبری نے بھی روایت کیا ہے۔ دیکھیے: فتح الباری: ٦/ ٤٤٢]

❷ فتح الباری: ٦/٤٤٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصد نمبر 8:

ملائکہ کی انسان کے ساتھ قبر، میدان محشر اور عاقبت میں تعلق داری

عنقریب روز آخرت پر ایمان کی بحث میں آئے گا (انشاء اللہ تعالیٰ) کہ کچھ فرشتے قبر میں بندے سے سوال کریں گے اور یہ دو فرشتے منکر اور نکیر ہیں اور کچھ فرشتے وہ ہیں جو قبر میں انسانوں کو آسائش و آرام پہنچاتے ہیں اور کچھ کفار اور مجرمین کو عذاب دیتے ہیں۔ اور روز قیامت مومن کا خیر مقدم کرنا، اسرافیل علیہ السلام کا صور میں پھونکنا اور لوگوں کو حساب کے لیے اکٹھا کرنا اور کفار کو جہنم کی طرف ہانکنا، مسلمانوں کو جنت کی طرف لے جانا اور جہنم میں کفار کے عذاب پر نگہبانی کرنا اور جنت میں مومنین کو سلام کرنا یہ فرشتوں کا کام ہے۔

بحث نمبر 3:

ملائکہ اور مؤمنین

سابقہ بحث میں ہم نے اس کردار اور ذمہ داری کے بارے میں گفتگو کی جس میں اللہ تعالیٰ نے سارے بنی آدم کے ساتھ محبت کا مکلّف ٹھہرایا ہے وہ مومن ہو یا کافر۔ اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ فرشتے نطفہ کی شکل بناتے ہیں اور بندوں کی پہرہ داری کرتے ہیں اور ان کو وحی پہنچاتے ہیں اور بندوں کی نگہبانی کرتے ہیں اور اعمال نوٹ کرتے ہیں روحیں قبض کرتے ہیں۔ یہ بنی آدم کی کسی قسم کے ساتھ مختص نہیں اور نہ ہی مومن کے ساتھ خاص ہیں۔ اور اس کے بعد فرشتوں کا مومنین اور کفار کے ساتھ مختلف کردار ہے۔ ہم ان کے کردار اور معاملات کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں فریقوں سے توضیح وتشریح کے ساتھ بیان کریں گے۔

مقصد نمبر 1:

مومنین کی محبت میں ملائکہ کا کردار

ملائکہ کی مومنین کے ساتھ الفت:

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے اپنی اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ، فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ ، فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ))

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت رکھو، چنانچہ جبریل علیہ السلام بھی اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام تمام اہل آسمان کو پکار دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے تم سب لوگ اس سے محبت رکھو، چنانچہ تمام آسمان والے اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں، اس کے بعد روئے زمین میں اس کے لیے مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔''[1]

مؤمن کو راہِ راست کی طرف ہدایت کرنا:

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ

[1] صحیح بخاری / کتاب بدء الخلق / باب ذکر الملائکۃ وصلوات اللّٰہ علیہم: ۳۲۰۹، صحیح مسلم: ۲۶۳۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی:

((اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ))

''اے اللہ! روح قدس کے ساتھ ان کی مدد فرما۔'' ❶

اور اسی طرح صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا آج رات میں اپنی سو بیویوں کے پاس آؤں گا (اور اس قربت کے نتیجہ میں) ہر عورت ایک لڑکا جنے گی تو سو لڑکے ایسے پیدا ہوں گے جو اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے۔ فرشتہ نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ کہہ لیجیے لیکن انہوں نے نہیں کہا اور بھول گئے۔ چنانچہ آپ تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک کے سوا کسی کے ہاں بھی بچہ نہ ہوا اور اس ایک کے ہاں بھی آدھا بچہ پیدا ہوا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَوْقَالَ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ أَرْجٰى لِحَاجَتِهِ))

''اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی مراد بر آتی اور ان کی خواہش پوری ہونے کی امید زیادہ ہوتی۔'' ❷

فرشتے نے اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کی رہبری کی اور انہیں زیادہ درست اور زیادہ کامل تجویز بتادی۔

ملائکہ کا مومنین کے لیے دعائے خیر کرنا:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ فرشتے نبی کریم ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں۔

---

❶ صحیح بخاری: ٦/ ٣٠٤

❷ صحیح بخاری / کتاب النکاح / باب قول الرجل لاطوفنّ اللیلة علی نسائی: ٥٢٤٢، ابن حجرؒ (فتح الباری ج: ٦ ص: ٤٦٠ میں) فرماتے ہیں جس کا خلاصہ حاضر خدمت ہے۔ مغیرہ کی روایت میں ٧٠ عورتوں کا ذکر ہے۔ باب الایمان والنذور کے اندر شعیب کی روایت میں ٩٠ عورتوں کا ذکر ہے۔ اور مؤلف نے یہاں ٩٠ والی روایت کو راجح قرار دیا ہے اور مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے ح: ١٦٥٤ اور اس کی ایک میں ٦٠ اور دوسری میں ٧٠ اور تیسری میں ٩٠ کا ذکر ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﴾ [سورة الاحزاب : ٥٦]

''اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔''

اور اسی طرح مومنین کے لیے بھی دعائے رحمت کرتے ہیں۔

﴿ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝43 ﴾ [سورة الاحزاب : ٤٣]

''وہی ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔) تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر بہت ہی مہربان ہے۔''

اور ''صلاۃ'' اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں میں بندے کی ثناء وتعریف کرنا ہے۔ اور امام بخاری رحمہ اللہ نے ابو العالیہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے اور اس کے علاوہ نے بھی کہا ہے کہ ان دونوں قولوں میں کوئی منافات نہیں۔ اور صلاۃ فرشتوں کی طرف سے لوگوں کے لیے دعا اور استغفار کے معنی میں ہے۔ اور اس کی توضیح ہم آئندہ بحث میں کریں گے۔

ان اعمال کے چند نمونے جن کو سر انجام دینے والے پر ملائکہ دعائے رحمت کرتے ہیں۔

حالت طہارت میں سونے والے کے لیے دعائے رحمت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ بَاتَ طَاهِرًا فِيْ شِعَارِهِ مَلَكٌ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِكَ فُلَانٍ فَإِنَّهُ بَاتَ طَاهِرًا)) [1]

''جو بندہ طہارت کی حالت میں سوئے تو اس کے ساتھ ایک فرشتہ ہوتا ہے جب وہ

[1] صحيح الترغيب والترهيب: ١/٥٩٧، سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٦/٨٩ـ٩٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! اپنے فلاں بندے کو معاف فرما۔ یقیناً وہ طہارت کی حالت میں سویا تھا۔"

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَىٰ ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) ❶

"جو مسلمان رات حالت طہارت میں ذکر کرتے ہوئے سوئے پھر رات بیدار ہونے پر اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے دے دیتا ہے۔"

لوگوں کو بھلائی کی تلقین کرنے والے کے لیے دعائے رحمت:

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيُصَلُّونَ عَلَىٰ مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ))

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور اہل آسمان اور روئے زمین والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی (پانی میں) دعائے خیر کرتے ہیں اس شخص پر جو لوگوں کو نیکی کی بات سکھادے۔" ❷

وہ لوگ جو نماز باجماعت ادا کرنے کے انتظار میں بیٹھتے ہیں:

صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَىٰ أَحَدِكُمْ مَادَامَ فِي مَجْلِسِهِ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ

---

❶ صحيح سنن أبي داؤد: ٣/٢/٥٠٤٢، المشكوٰة: ١٢٥١

❷ صحيح سنن / ابواب العلم / باب ماجاء عن رسول الله ﷺ عن فضل الفقه على العبادة: [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اغْفِرْلَهُ ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ، مَالَمْ يُحْدِثْ))

''فرشتے اس وقت تک برابر دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنی (نماز) کی جگہ پر بیٹھا رہے۔ کہتے ہیں اے اللہ! اس کو بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم کر۔ جب تک وہ بے وضو نہ ہو۔'' ❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَحَدُكُمْ مَا قَعَدَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فِيْ صَلَاةٍ مَالَمْ يُحْدِثْ تَدْعُوْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ))

''تم میں سے کوئی شخص باوضوء ہو کر جب تک نماز کے انتظار میں بیٹھا رہے وہ نماز میں ہے فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اسے معاف فرما۔'' ❷

جو لوگ پہلی صف میں نماز ادا کرتے ہیں:

سنن اُبی داؤد میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ))

''بے شک اللہ تعالیٰ (رحمت نازل کرتے ہیں) اور فرشتے (دعائے خیر کرتے ہیں) پہلی صفوں والوں پر۔'' ❸

ابو امامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ

❶ صحيح بخارى / كتاب الاذان / باب من جلس فى المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد: ٦٤٧ ، صحيح مسلم: ٦٤٩

❷ صحيح مسلم / كتاب المساجد ومواضع الصلاة / باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة

❸ صحيح سنن أبى داؤد / كتاب تفريع ابواب الصفوف / باب تسوية الصفوف: ٦٦٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِيْ ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ: وَعَلَى الثَّانِيْ))

''بے شک اللہ تعالیٰ (رحمت نازل کرتے ہیں) اور اس کے فرشتے (دعائے خیر کرتے ہیں) پہلی صف والوں پر۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دوسری صف والوں پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ (رحمت نازل کرتے ہیں) اور اس کے فرشتے (دعائے خیر کرتے ہیں) پہلی صف والوں پر۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دوسری صف والوں۔ آپؐ نے فرمایا: دوسری صف والوں پر بھی۔'' ❶

اور سنن نسائی میں ''الصفوف الاوّل'' کی جگہ '' الصفوف المتقدمة'' کے الفاظ ہیں۔ ❷

اور سنن ابن ماجہ میں براء اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کی حدیث سے ہے کہ اللہ تعالیٰ (رحمت نازل کرتے ہیں) اور فرشتے (دعائے رحمت کرتے ہیں) پہلی صفوں والوں پر۔ ❸

پہلی صف کی عظمت ورفعت:

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ))

''اگر لوگ جان لیں کہ اذان اور پہلی صف میں (کیا ثواب ہے) پھر قرعہ ڈالنے کے بغیر اسے نہ پائیں۔ تو ضرور (اس کے حصول کے لیے) قرعہ ڈالیں۔'' ❹

---

❶ مسند احمد: ۲۶۲/۵ ، مجمع الزوائد: ۹۱/۲ ، صحيح الترغيب والترهيب: ۴۹۱/۱

❷ صحيح سنن نسائی / كتاب الامامة / باب كيف يقوّم الامام الصفوف: ۸۱۲

❸ صحيح سنن ابن ماجه / ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها / باب فضل صف المقدم: ۹۶۷

❹ صحيح بخاری / كتاب الأذان / باب الاستهام في الأذان: ۷۲۳۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صف کو ملانے والوں کے لیے ملائکہ کا دعائے رحمت کرنا:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ))

بے شک اللہ تعالیٰ (رحمت نازل کرتے ہیں) اور اس کے فرشتے (دعائے خیر کرتے ہیں) ان لوگوں پر جو صفوں کو ملاتے ہیں۔" ❶

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوَّلَ))

"بے شک اللہ (رحمت نازل کرتے ہیں) اور اس کے فرشتے (دعائے خیر کرتے ہیں) پہلی صفوں کو ملانے والوں پر۔" ❷

نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھنے والوں کے لیے ملائکہ کا دعائے رحمت کرنا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلٰى أَحَدِكُمْ مَادَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ مَالَمْ يُحْدِثْ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ))

"فرشتے دعائے رحمت کرتے ہیں تم میں سے کسی ایک پر جب تک وہ اس جگہ بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز ادا کی ہے۔ (فرشتے کہتے ہیں:) اے اللہ! اسے معاف فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔" ❸

نمازِ فجر اور عصر با جماعت ادا کرنے والوں کے لیے ملائکہ کا دعائے رحمت کرنا:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ صحیح سنن ابن ماجه: ۱۰۰٤/۱ ، الصحیحه: ۱۸۹۲ ، صحیح الترغیب والترهیب: ۵۰۱/۱

❷ صحیح ابن خزیمه: ۲٦/۳ ، صحیح الترغیب والترهیب: ۵۰۲/۱

❸ مسند احمد: ۱۸۲۱/۱۳ ، تحقیق شعیب الأرنوؤط

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((يَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ فَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَتَصْعَدُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَتَثْبُتُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ فَتَصْعَدُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَتَثْبُتُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ أَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَتَرَكْنَا هُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ))

''رات اور دن کے فرشتے فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ نمازِ فجر میں اکٹھے ہونے پر رات والے فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں، اور دن والے فرشتے یہیں ٹھہر جاتے ہیں، اور نمازِ عصر میں اکٹھے ہونے پر دن والے فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ ان کے رب تعالیٰ ان سے سوال کرتے ہیں: تم میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑ کر آئے ہو۔ (فرشتے) جواب دیتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس سے آئے تب بھی نماز پڑھ رہے تھے۔ پس آپ انہیں قیامت کے دن معاف فرما دینا۔'' ❶

جو لوگ صفوں کے درمیان کشادگی کو پُر کرتے ہیں:

سنن ابن ماجہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوفَ وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً))

''بے شک اللہ تعالیٰ (رحمت نازل فرماتے ہیں) اور فرشتے (دعائے خیر کرتے ہیں) ان لوگوں پر جو صفوں کو ملاتے ہیں۔ اور خلا کو پر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں ان کا درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔'' ❷

❶ مسند احمد: ۹۱۴۰/۱۵، تحقیق شعیب الأرنؤوط، صحیح الترغیب والترهیب: ۴۶۳/۱

❷ صحیح سنن ابن ماجه، ابواب اقامة الصلوات / باب فضل صف المقدم: ۹۹۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو لوگ سحری کھاتے ہیں:

صحیح ابن حبان اور طبرانی معجم الاوسط میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حسن سند کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ))

''بے شک اللہ تعالیٰ (رحمت نازل فرماتے ہیں) اور فرشتے (دعائے رحمت کرتے ہیں) ان لوگوں پر جو سحری کھاتے ہیں۔'' ❶

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلسُّحُوْرُ أُكْلُهُ بَرَكَةٌ فَلَا تَدَعُوْهُ وَلَوْ أَنْ يَجْرَعَ أَحَدُكُمْ جُرْعَةً مِنْ مَاءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الْمُتَسَحِّرِيْنَ))

''سحری کو نہ چھوڑو اس کا کھانا باعث برکت ہے، خواہ تم میں سے کوئی ایک پانی کا صرف ایک گھونٹ پی لے کیونکہ اللہ تعالیٰ (رحمت نازل کرتے ہیں) اور اس کے فرشتے (دعائے خیر کرتے ہیں) سحری کھانے والوں پر۔'' ❷

جو لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں:

امام احمدؒ نے اپنی مسند میں اور ضیاء نے مختارۃ میں عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّيْ عَلَيَّ إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَادَامَ يُصَلِّيْ عَلَيَّ ، فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ))

''نہیں ہے کوئی بندہ جو مجھ پر درود بھیجے مگر فرشتے بھی اس پر درود بھیجتے ہیں، جب تک

---

❶ صحيح الجامع: ١٣٥/٢

❷ مسند احمد: ١١٠٨٦/١٧ ، تحقيق شعيب الأرنووط ، صحيح الترغيب والترهيب: ١٠٧٠/١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ مجھ پر درود بھیجتا رہے خواہ درود تھوڑا بھیجے یا زیادہ۔“ ❶

جو مریض کی بیماری پرسی کرتے ہیں:

ابوداود نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ رَجُلٍ يَعُودُ مَرِيضًا مُمْسِيًا إِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ أَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ))

”نہیں ہے کوئی آدمی جو شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کرتا ہے مگر ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ نکلتے ہیں، جو صبح تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جو صبح کے وقت کسی مریض کی عیادت کے لیے آتا ہے اس کے لیے بھی ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں، جو شام تک اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جنت میں اس کے لیے ایک باغ مقرر کیا جاتا ہے۔“ ❷

کیا ملائکہ کی دعائے رحمت کا ہم پر اثر پڑتا ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَٰئِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَٰتِ إِلَى النُّورِ ﴾

[سورة الاحزاب: ٤٣]

”وہی ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (تمہارے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔) تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے۔“

---

❶ صحيح الجامع: ١٧٤/٥

❷ صحيح سنن ابي داؤد / كتاب الجنائز / باب فى فضل العيادة على وضوء: ٣٠٩٨، ابوداود نے اس کے مرفوع ہونے کی تصحیح کی صراحت کی ہے۔ اور علی رضی اللہ عنہ سے ایک صحیح روایت نقل کی ہے جو ان پر موقوف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ آیت ہمیں فائدہ دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہمارا ملأ اعلیٰ میں ذکر کرنا اور فرشتوں کا مومنین کے لیے دعائے رحمت کرنا اور ان کے لیے دعائے مغفرت کرنا اس کا اثر ہے ہماری رشد و ہدایت میں اور کفر و شرک کی تاریکیوں سے نجات اور گناہوں و معاصی کی دلدل سے چھٹکارنے میں اس نور کی طرف جو طریقہ و منہج کی وضاحت کی پہچان سے حق کے راستے پر گامزن کرتا ہے وہ راستہ اسلام ہے۔ اور ہمیں اللہ کے مقصد سے آگاہی اور اس نور کی طرف رہبری کرتا ہے جو افعال و اقوال اور اشخاص میں ہماری حق پر دلالت کرتا ہے۔

ملائکہ کا مومنین کی دعا پر آمین کہنا:

فرشتے مومن کی دعا پر آمین کہتے ہیں اسی لیے دعا قبولیت کے بہت نزدیک ہو جاتی ہے۔ صحیح مسلم اور سنن ابن ماجہ میں ابو الدرداء سے رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ ، كُلَّمَا دَعَا لَهُ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ۔ وَلَكَ بِمِثْلٍ))

''آدمی کی دعا اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے غائب میں قبول ہوتی ہے، اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ ہوتا ہے، جو اس کی دعا کے لیے آمین کہتا ہے، وہ اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے وہ آمین کہتا ہے۔ تیرے لیے بھی ایسا ہی ہوگا (یعنی تیری بھلائی بھی ہوگی جس طرح تو اپنے بھائی کی بھلائی چاہتا ہے۔)'' [1]

اور جب دعا پر آمین ہو جائے تو وہ اجابت کے زیادہ قریب ہو جاتی ہے تو بندے کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ اپنے خلاف بدعا کرے۔ صحیح مسلم میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] صحیح مسلم / کتاب المناسک / باب فضل ذی الحاج: ۲۸۹۵ ، صحیح سنن ابن ماجه : ۲۳٤۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا تَدْعُوا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلٰى مَا تَقُولُونَ))

''اپنے لیے بھلائی کے علاوہ کوئی دعا نہ کرو، کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔'' ❶

مریض اور میت کے پاس کہی جانے والی بات پر ملائکہ کا آمین کہنا:

ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلٰى مَاتَقُولُونَ))

''جب تم مریض یا میت کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو۔ بے شک فرشتے تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں۔'' ❷

ملائکہ کا مومنین کے لیے دعائے مغفرت کرنا:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں خبر دی ہے کہ فرشتے تمام اہل زمین کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

﴿ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَلَآ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ ﴾

[سورة الشورىٰ: ٥]

''قریب ہے کہ آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں اور تمام فرشتے اپنے رب کی پاکی تعریف کے ساتھ بیان کر رہے ہیں اور زمین والوں کے لیے استغفار کر رہے ہیں۔ خوب سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہی معاف فرمانے والا اور رحمت والا ہے۔''

---

❶ صحيح مسلم: كتاب الجنائز / باب في إغماض الميت والدعاء له، إذا حضر: ٢١٣٠

❷ صحيح سنن الترمذي: ٩٧٧/١، صحيح ابن ماجه: ١٤٤٤، ١٤٤٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سورۃ غافر کی آیت میں خبر دی ہے کہ: ''حاملین عرش اور وہ فرشتے جو عرش کے اردگرد ہیں اپنے رب کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس کے لیے سرفگندہ ہوتے ہیں اور توبہ کرنے والے مومنین کے لیے خاص طور پر دعائے مغفرت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں آگ سے بچا اور جنت میں داخل کر دے اور انہیں تقصیر و خطا سے محفوظ رکھ۔''

﴿ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝7 رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝8 وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۚ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝9 ﴾ [سورۃ غافر: ۷ تا ۹]

''عرش کے اٹھانے والے اور اس کے پاس کے (فرشتے) اپنے رب کی تسبیح حمد کے ساتھ ساتھ کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے، پس تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچا لے۔ اے ہمارے رب! تو ان کو اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں ان کو ہمیشگی والوں میں لے جا جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔ اور ان کو برائیوں سے محفوظ رکھ اور اس دن جس کو تو نے برائیوں سے بچا لیا اس پر تو نے (بڑا) رحم کیا اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجالسِ علم اور حلقہِ ذکر میں ملائکہ کی حاضری اور اہلِ مجلس کو اپنے پروں سے گھیرنا:

صحیح بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

((إِنَّ لِلّٰهِ وَمَلٰئِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ: فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا))

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں پھرتے رہتے ہیں اور اللہ کی یاد کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پھر جہاں وہ کچھ ایسے لوگوں کو پالیتے ہیں جو اللہ کا ذکر کرتے ہوتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ! ہمارا مطلب حاصل ہو گیا۔ پھر وہ پہلے آسمان تک اپنے پروں سے ان پر امنڈتے رہتے ہیں۔'' ❶

اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ))

''نہیں جمع ہوتے لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اللہ کی کتاب پڑھتے ہوں اور ایک دوسرے کو پڑھاتے ہوں مگر اللہ کی رحمت ان پر نازل ہوتی ہے اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے پاس رہنے والوں میں کرتا ہے۔'' ❷

اور سنن ترمذی میں ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ

---

❶ صحیح بخاری / کتاب الدعوات / باب فضل ذکر اللہ عزوجل: ٦٣٠٨، صحیح مسلم: ٢٦٨٩

❷ صحیح مسلم / کتاب الذکر والدعا / باب فضل الاجتماع: ٦٨٥٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے تھے:

((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ))

"فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پروں کو رکھ دیتے ہیں اس پر خوش ہو کر جو وہ کر رہا ہے۔" ❶

پس اعمال صالحہ جیسا کہ آپ نے دیکھا فرشتوں کو ہمارے نزدیک لاتے ہیں اور ہمیں ان کے نزدیک کرتے ہیں۔ اگر بندے روحی قوت کے مقام عالیہ میں متواتر سفر کرنا شروع کر دیں تو وہ اس درجہ تک رسائی پا سکتے ہیں جس میں وہ فرشتے کو دیکھیں گے اور ان سے مصافحہ بھی کریں گے۔ جیسا کہ اس حدیث میں ہے جو امام مسلم رحمہ اللہ نے حنظلہ الاسدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنْ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَاتَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ))

"اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم ہمیشگی کرو اس پر جس پر میرے پاس ہمیشگی کرتے ہو اور ذکر میں (بھی ہمیشگی کر لو) تو فرشتے تمہاری خوابگاہوں اور تمہارے رستوں میں تم سے مصافحہ کریں گے۔" ❷

اور ترمذی میں حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْ أَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ لَأَظَلَّتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا))

"اگر تم اس حالت پر رہو جس طرح میرے ہاں رہتے ہو تو فرشتے تم پر اپنے پروں سے سایہ کریں گے۔" ❸

---

❶ صحيح سنن ترمذی، ابواب العلم / باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادة: ٢٦٨٦

❷ صحيح مسلم / كتاب التوبة / باب فضل دوام الذكر والفكر في أمور الآخرة: ٢٧٥٠

❸ صحيح سنن ترمذی / ابواب صفة القيامة / باب حديث لو انكم تكونون عندی: ٢٤٥٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملائکہ کا جمعہ میں حاضر ہونے والوں کے نام درج کرنا:

یہ فرشتے بندوں کے بعض اعمال کو تحریر کرتے ہیں اور جمعہ میں ان لوگوں کی رجسٹریشن پہلے کرتے ہیں جو پہلے آتے ہیں پھر ان کی جو بعد میں آتے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَجَلَسُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ))

"جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور مسجد میں آنے والوں کی حاضری لکھتے ہیں یعنی جو لوگ پہلے آتے ہیں انہیں پہلے اور جو بعد میں آتے ہیں انہیں بعد میں اور جب امام (خطبہ) کے لیے نکلتا ہے تو فرشتے اپنے کاغذات سمیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔" [1]

فرشتے بندوں سے جو اقوال طیبہ (اچھی باتیں) صادر ہوتی ہیں لکھ لیتے ہیں۔ صحیح بخاری وغیرہ میں رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے جب رکوع سے سر اٹھاتے تو " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ " کہتے۔ ایک شخص نے پیچھے سے کہا: " رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ " آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا کہ کس نے یہ کلمات کہے ہیں؟ تو اس شخص نے جواب دیا میں نے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلَ))

"میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ ان کلمات کے لکھنے میں وہ ایک دوسرے

[1] مشكاة المصابيح / كتاب الصلاة / باب التنظيف والتكبير : ١٣٨٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر سبقت لے جانا چاہتے تھے۔'' ❶

ملائکہ کا نیکوکار بندوں کی کھوج لگانا:

اور یہ فرشتے راستوں پر گشت کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں جمعہ اور اجتماعات میں حاضر ہوتے ہیں اور نیک بندوں کا سراغ لگاتے ہیں ایک گروہ آتا ہے اور دوسرا چلا جاتا ہے صبح اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةٌ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَا تُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ))

''فرشتے آگے پیچھے زمین پر آتے جاتے رہتے ہیں اور یہ سب فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ فرشتے جو تمہارے یہاں رات میں رہے اللہ کے حضور جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرماتا ہے۔ حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ (فجر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔ اور اسی طرح ہم ان کے یہاں گئے تھے جب بھی وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔'' ❷

شاید یہ وہی فرشتے ہوں جو بندوں کے اعمال رب کے حضور پیش کرتے ہیں۔ اور صحیح مسلم میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کھڑے ہو کر

---

❶ صحیح بخاری / کتاب الاذان / باب: ۷۹۹

❷ صحیح بخاری / کتاب بدء الخلق / باب ذکر الملائکة وصلوات الله علیهم: ۳۲۲۳ ، صحیح مسلم: ۶۳۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم کو چار باتیں بتلائیں، فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ اللَّيْلِ......))

''اللہ تبارک وتعالیٰ سوتا نہیں اور نہ ہی نینداس کی ذات کے لائق ہے۔ وہ ترازو کا حافظ ہے جس کے لیے چاہے جھکا دے جس کے لیے چاہے نہ جھکائے دن کے اعمال رات سے پہلے اور رات کے اعمال دن سے پہلے اس کی طرف اٹھائے جاتے ہیں......'' ❶

اللہ تعالیٰ نے نماز فجر کی عظمت بتلائی ہے کیونکہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور فرمایا:

﴿ وَقُرْءَانَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْءَانَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ﴿٧٨﴾ ﴾

[سورة الاسراء: ٧٨]

''اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔''

جب مؤمن قرآن پڑھتا ہے تو ملائکہ نازل ہوتے ہیں:

اور فرشتوں میں سے بعض وہ ہیں قرآن کی تلاوت کے وقت آسمان سے اترتے ہیں۔

صحیح مسلم میں براء بن عاذب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے سورۃ کہف کی تلاوت کی اور گھر میں جانور بندھا ہوا تھا۔ سو وہ اچھلنے کودنے لگا (جب انہوں نے غور سے دیکھا کیا بات ہے؟) تو انہیں ایک بادل نظر آیا جس نے انہیں ڈھانک لیا ہے پھر انہوں نے اس واقعہ کا ذکر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اقْرَأْ، فُلَانُ! فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ))

''اسے پڑھا کرو۔ قرآن پڑھتے وقت سکینت نازل ہوتی ہے۔ یا قرآن کے لیے

❶ صحيح مسلم / كتاب الايمان / باب في قوله عليه السلام ان الله لاينام: ٤٤٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوتی ہے۔'' ❶

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک شب اپنے مربد (کھجور خشک کرنے کی جگہ) میں تلاوت کر رہے تھے تو اچانک ان کا گھوڑا بدکنے لگا (تو انہوں نے تلاوت بند کردی تو گھوڑا بھی رک گیا) انہوں نے پھر تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا (اس مرتبہ بھی جب انہوں نے تلاوت موقوف کی تو پھر گھوڑا بھی خاموش ہوگیا) تیسری مرتبہ جب انہوں نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکا۔ اسید رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں خوفزدہ ہوگیا کہ کہیں گھوڑا (میرے بیٹے) یحییٰ کو کچل نہ ڈالے تو میں اس کی طرف اٹھا تو اچانک سائبان کی مانند ایک چیز میں میرے سر پر تھی۔ اس میں چراغوں کی طرح روشنی تھی، پس دیکھتے ہی دیکھتے وہ اوپر کو اٹھ گئی۔ اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صبح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر واقعہ بیان کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! گذشتہ شب میں اپنے مربد (کھجور خشک کرنے کی جگہ) میں تلاوت کر رہا تھا تو میرے گھوڑے نے اچھلنا کودنا شروع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن حضیر پڑھتے چلے جاؤ۔ کہنے لگے میں نے تلاوت کی وہ پھر بدکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھتے چلے جاؤ۔ کہنے لگے میں نے تلاوت کی وہ پھر بدکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن حضیر پڑھتے چلے جاؤ۔ اسید رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں واپس پلٹ آیا چونکہ یحییٰ گھوڑے کے قریب ہی تھے میں ڈرا کہ گھوڑا انہیں روند نہ ڈالے۔ اب جو نگاہ اٹھی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نورانی چیز سایہ دار ابر کی طرح ہے اور اس میں چراغوں کی طرح روشنی ہے بس میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اوپر کو اٹھ گئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کو سن کر قریب آ گئے تھے اگر تم پڑھنا موقوف نہ کرتے تو وہ صبح تک یونہی رہتے اور ہر شخص انہیں دیکھ لیتا کسی سے نہ چھپتے۔ ❷

---

❶ صحیح مسلم / کتاب فضائل القرآن ومایتعلق بہ۔ باب نزول السکینۃ لقرأۃ القرآن: ۱۸۵۹

❷ صحیح بخاری / کتاب فضائل القرآن / باب نزول السکینۃ والملائکۃ عند قرأۃ القرآن: ۵۰۱۸، صحیح مسلم: ۷۹۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملائکہ رسول اللہ ﷺ تک آپ کی امت کا سلام پہنچاتے ہیں:

نسائی اور دارمی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ))

''اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو زمین پر چلتے پھرتے ہیں اور میری امت کے سلام مجھ تک پہنچاتے رہتے ہیں۔'' ❶

ملائکہ کا مومنین کو خوشخبری سنانا:

فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام کو یہ بشارت دی کہ عنقریب انہیں نیک اولاد سے نوازا جائے گا۔

﴿ هَلْ أَتٰكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ ﴿٢٤﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ ﴿٢٥﴾ فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ﴿٢٦﴾ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ﴿٢٧﴾ فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ وَبَشَّرُوهُ بِغُلٰمٍ عَلِيمٍ ﴿٢٨﴾ ﴾ [سورة الذاريات: ٢٤ تا ٢٨]

''پھر (چپ چاپ جلدی جلدی) اپنے گھر والوں کی طرف گئے اور ایک فربہ بچھڑے (کا گوشت) لائے۔ اور اسے ان کے پاس رکھا اور کہا آپ کھاتے کیوں نہیں؟ پھر تو دل ہی دل میں ان سے خوفزدہ ہو گئے انہوں نے کہا آپ خوف نہ کیجئے۔ اور انہوں نے اس (حضرت ابراہیم) کو ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی۔''

اور حضرت زکریا علیہ السلام کو یحییٰ علیہ السلام کی خوشخبری دی۔

---

❶ مشكاة المصابيح / كتاب الصلاة / باب صلاة على النبي ﷺ وفضلها: ٤٢١/٢ : ٩٢٤، اور محقق مشکوۃ المصابیح الشیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے کہا اس کی سند صحیح ہے۔ اور حاکم نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔ نیز ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى ﴾ [سورة آل عمران : ٣٩]

''پس فرشتوں نے انہیں آواز دی، جب کہ وہ حجرے میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ تجھے یحییٰ کی یقینی خوشخبری دیتا ہے۔''

یہ (خوشخبری) فقط انبیاء اور رسولوں تک ہی محدود نہیں بلکہ بسا اوقات ملائکہ مومنین کو بھی خوشخبری دیتے ہیں۔ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ رَجُلاً زَارَ رَجُلاً أَخًا لَهُ فِيْ قَرْيَةٍ أُخْرٰى فَأَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا أَتٰى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ، قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا غَيْرَ أَنِّيْ أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ (عَزَّوَجَلَّ) قَالَ: فَإِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ))

'' ایک آدمی اپنے (دینی) بھائی کی ملاقات کے لیے گیا جو کسی دوسرے دیہات میں رہائش پذیر تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ جب یہ آدمی فرشتے کے پاس پہنچا تو اس نے کہا کدھر (جانے) کا ارادہ ہے اس آدمی نے کہا میں اس بستی میں ایک بھائی سے ملاقات کرنے جا رہا ہوں، تو فرشتے نے کہا کیا تو اس کے کسی احسان کا بدلہ چکانا چاہتا ہے؟ اس نے کہا نہیں میں تو محض اللہ عزوجل کی خاطر اس سے الفت رکھتا ہوں۔ فرشتے نے کہا میں تیری طرف اللہ تعالیٰ کا قاصد ہوں یقیناً اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ ایسی محبت رکھتا ہے جیسی تو نے اللہ کی خاطر اس بندے سے محبت کی۔'' ❶

❶ صحیح مسلم / کتاب البر والصلة / باب فضل الحب فی اللہ تعالیٰ : ٦٥٤٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ قَدْ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ))

''جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ! خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس برتن لئے آ رہی ہیں جس میں سالن یا (فرمایا) کھانا یا (فرمایا) پینے کی چیز ہے جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کے رب کی جانب سے انہیں سلام پہنچانا اور میری طرف سے بھی! اور انہیں جنت میں ایک بانسوں والے محل کی بشارت دیجیے گا جہاں، نہ شور و ہنگامہ اور نہ تکلیف و تھکن۔'' [1]

خواب میں ملائکہ کو دیکھنا:

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں باب التہجد میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی آدمی خواب دیکھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم تعبیر دیتے) میرے بھی دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا میں ابھی نوجوان تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد میں سوتا تھا۔ چنانچہ میں نے خواب دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے میں نے دیکھا کہ دوزخ پر کنویں کی بندش ہے (یعنی اس پر کنویں کی سی منڈیر بنی ہوئی ہے) اس کے دو جانب تھے۔ دوزخ میں بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھا جنہیں میں پہچانتا تھا میں کہنے لگا دوزخ سے اللہ کی پناہ! انہوں نے بیان کیا کہ پھر ہم سے ایک فرشتہ ملا اور اس نے مجھ سے کہا ڈرو نہیں۔ [2]

---

[1] صحیح بخاری/کتاب مناقب الانصار / باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ رضی اللہ عنہا وفضلها: ۳۸۲۰، صحیح مسلم: ۲۳۲

[2] صحیح بخاری/کتاب التهجد/باب فضل قیام اللیل: ۱۱۲۱ صحیح مسلم: ۲۴۷۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُ هٰذَا مِنَ اللّٰهِ يُمْضِهِ))

''(نکاح سے پہلے) میں نے تمہیں خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ (جبریل علیہ السلام) ریشم کے ایک ٹکڑے میں تمہیں لپیٹ کر لے آیا ہے اور مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے اس کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو وہ تم تھیں۔ میں نے کہا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے خود ہی پورا کرے گا۔'' ❶

ملائکہ مومنین کے شانہ بشانہ لڑتے ہیں اور رزم حق و باطل میں ان کو ثابت قدم رکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے معرکہ بدر میں بہت سارے فرشتوں کے ساتھ مومنین کی نصرت فرمائی۔

﴿ اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّىْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴾ [سورة الانفال]

''اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری سن لی کہ میں ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا جو لگاتار چلے آئیں گے۔''

﴿ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿123﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿124﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿125﴾ ﴾

[سورة آل عمران: ۱۲۳ تا ۱۲۵]

❶ صحیح بخاری/ کتاب النکاح / باب النظر الى المرأة قبل التزويج : ٥١٢٥ ، ورواه فی مناقب الانصار : ٣٨٩٥ وفی التعبیر: ٧٠١١ ، صحیح مسلم: ٢٤٣٨

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ نے عین اس وقت تمہاری مدد فرمائی تھی جبکہ تم نہایت گری ہوئی حالت میں تھے، اس لیے اللہ ہی سے ڈرو! (نہ کسی اور سے) تاکہ تمہیں شکر گزاری کی توفیق ہو۔ (اور یہ شکر گزاری باعث نصرت وامداد ہو) جب آپ مومنوں کو تسلی دے رہے تھے، کیا آسمان سے تین ہزار فرشتے اتار کر اللہ تعالیٰ کا تمہاری مدد کرنا تمہیں کافی نہ ہوگا، کیونکہ نہیں بلکہ اگر تم صبر و پرہیز گاری کرو اور یہ لوگ اسی دم تمہارے پاس آجائیں تو تمہارا رب تمہاری امداد پانچ ہزار فرشتوں سے کرے گا جو نشاندار ہوں گے۔“

اور صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے روز فرمایا:

((هٰذَا جِبْرِيْلُ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ))

”یہ جبریل ہیں جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اور سامان حرب پہنے ہوئے آرہے ہیں۔“ ❶

اللہ تعالیٰ نے اس دست گیری و کمک کی غرض اور فلسفہ بھی بیان فرمایا ہے اور وہ یہ ہے کہ فرشتے مسلمان کے قدموں کو مضبوط رکھیں اور میدان کارزار میں ان کے دست و بازو بن کر اللہ کے دشمنوں کے ساتھ بھڑ جائیں تاکہ ان کی اکڑی گردنوں کو توڑا جاسکے اور ان کے دراز ہاتھوں کو کاٹا جاسکے۔

﴿ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ⑩ ﴾ [سورة الانفال: ١٠]

”اور یہ فرشتوں کی مدد اللہ تعالیٰ نے جو بھیجی تو صرف تم کو خوش کرنے کے لیے اور

---

❶ صحيح بخاري / كتاب المغازي / باب شهود الملائكة بدرا: ٣٩٩٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے دلوں کو اطمینان دینے کے لیے۔ اور مدد صرف اللہ کی طرف سے ہے جو کہ زبردست حکمت والا ہے۔''

﴿ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿12﴾ ﴾ [سورة الانفال: ١٢]

''اس وقت کو یاد کرو جب کہ آپ کا رب فرشتوں کو حکم دیتا تھا کہ میں تمہارا ساتھی ہوں سو تم ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ میں ابھی کفار کے دلوں میں رعب ڈالے دیتا ہوں سو تم گردنوں پر مارو اور ان کے پور پور پر مارو۔''

اور سورۃ آل عمران میں فرمایا:

﴿ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿126﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ﴿127﴾ ﴾ [آل عمران: ١٢٦، ١٢٧]

''اور یہ تو محض دل کی خوشی اور اطمینان قلب کے لیے ہے ورنہ مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمتوں والا ہے۔ (اس امداد الٰہی کا مقصد یہ تھا کہ اللہ) کافروں کی ایک جماعت کو کاٹ دے یا انہیں ذلیل کر ڈالے اور (سارے کے سارے) نامراد ہو کر واپس چلے جائیں۔''

مجاہدین اسلام میں سے کسی ایک (مجاہد) نے فرشتے کی مار کی آواز کو سنا جب اس نے کسی کافر کو مارا اور اس آواز کو بھی سماعت کیا جو وہ اپنے گھوڑے کو دے رہا تھا۔ صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مسلمان ایک مشرک کا تعاقب کر رہا تھا کہ اچانک اس مشرک کے اوپر کوڑے کی مار پڑنے کی آواز آئی۔ اور ایک شہسوار کی آواز سنائی پڑی جو کہہ رہا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ حیزوم! آگے بڑھ۔ مسلمان نے مشرک کو اپنے آگے دیکھا کہ وہ چت گرا، لپک کر دیکھا تو اس کی ناک پر چوٹ کا نشان تھا۔ چہرہ پھٹا ہوا تھا جیسے کوڑے سے مارا گیا ہو اور پورے کا پورا نیلا ہو گیا تھا۔ اس انصاری نے آ کر رسول اللہ ﷺ سے یہ ماجرا سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ))

''تم سچ کہتے ہو یہ تیسرے آسمان کی مدد تھی۔'' ❶

اور فرشتوں نے اس کے علاوہ معرکوں میں شرکت کی نیز اللہ تعالیٰ نے غزوہ خندق میں فرشتوں کو بھیجا۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ﴾ [سورة الاحزاب: ۹]

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو احسان تم پر کیا اسے یاد کرو جبکہ تمہارے مقابلے کو فوجوں پر فوجیں آئیں پھر ہم نے ان پر تیز و تند آندھی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں۔''

اور اس لشکر سے مراد جو انہوں نے دیکھا نہیں فرشتے ہیں۔ جیسا کہ صحاح وغیرہ میں ثابت ہے کہ جوں ہی رسول اللہ ﷺ جنگ خندق سے مدینہ واپس ہوئے اور ہتھیار اتار کر غسل کیا تو جبریل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا آپ نے ابھی ہتھیار اتار دیے؟ اللہ کی قسم! ہم نے تو ابھی ہتھیار نہیں اتارے ہیں۔ چلیے! ان پر حملہ کیجئے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا کن پر؟ جبریل علیہ السلام نے (یہود کے قبیلہ) بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ ❷

❶ صحيح مسلم / كتاب الجهاد / باب الامداد بالملائكة في غزوة بدر، وإباحة الغنائم: ٤٥٨٨

❷ صحيح بخاري/ كتاب المغازي / باب مرجع النبي ﷺ من الاحزاب...... ٤١١٧، صحيح مسلم: ١٧٦٩

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جیسے اب بھی میں وہ گرد و غبار دیکھ رہا ہوں جو جبریل علیہ السلام کے ساتھ سوار فرشتوں کی وجہ سے قبیلہ بنو غنم کی گلی میں اٹھا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کی طرف (چڑھائی کے لیے) نکلے تھے۔'' ❶

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنا:

صحیح مسلم میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابو جہل نے پوچھا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سامنے سجدہ کرتے ہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں تو کہنے لگا: لات و عزیٰ کی قسم! اگر میرے سامنے اس نے کیا تو اس کی گردن روند دوں گا اور اس کے منہ میں مٹی ملا دوں گا۔ (ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ وہ (ملعون) آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے۔ اس کا زعم (باطل) تھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن ناپ لے گا۔ (ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ اچانک لوگوں نے دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے پچھلے پاؤں نہایت بدحواسی سے پیچھے ہٹا۔ لوگوں نے کہا کیا ہے؟ کہنے لگا میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان آگ کی خندق ہے اور گھبراہٹ کی خوفناک چیزیں ہیں اور فرشتوں کے پر ہیں وغیرہ۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَوْدَنَا مِنِّیْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا))

''اگر یہ ذرا قریب آ جاتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضو الگ کر دیتے۔'' ❷

امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب التفسیر میں اس مسلم کی روایت سے مختصر ذکر کیا ہے۔ ❸

---

❶ صحیح بخاری / کتاب المغازی / باب مرجع النبی ﷺ من الأحزاب...... ۴۱۱۸

❷ صحیح مسلم / کتاب صفة المنافقین / باب قوله : اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى ، اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى : ۲۷۹۷

❸ صحیح بخاری / کتاب التفسیر : ۴۹۵۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیک بندوں کی حمایت ونصرت کرنا اوران کے رنج والم کوزائل کرنا

بسا اوقات اللہ تعالیٰ انہیں انبیاء و رسولوں کے علاوہ اپنے صالح بندوں کی حفاظت و طرف داری کے لیے بھیج دیتا ہے۔اور کبھی کبھی اس طرح کی نصرت وحمایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہو جاتی ہے جیسا کہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آدمی کا واقعہ نقل کیا ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت:

﴿ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ. ﴾ [سورة النمل]

''بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے کون قبول کرے۔''

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ نے ایک آدمی کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے جس سے ابوبکر محمد بن داؤد الدینوی المعروف بالدقی الصوفی نے نقل کیا اس آدمی نے کہا کہ میں ایک خچر پر لوگوں کو دمشق سے زبدانی شہر لے جایا کرتا تھا اور اسی کرایہ پر میری گذر بسر تھی۔ایک مرتبہ ایک شخص نے خچر کرایہ پر لیا میں نے اسے سوار کرایا اور لے چلا۔ایک جگہ جہاں دو راستے تھے پہنچے تو اس نے کہا اس راہ چلو میں نے کہا میں اس سے واقف نہیں ہوں سیدھی راہ یہی ہے اس نے کہا نہیں میں پوری طرح واقف ہوں یہ بہت نزدیک کا راستہ ہے۔میں اس کے کہنے پر اسی راہ چلا تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ ہم ایک لق ودق بیابان میں آگئے ہیں جہاں کوئی راستہ نظر نہیں آتا،نہایت خطرناک جنگل بیابان ہے اور ہر طرف لاشیں پڑی ہوئیں ہیں۔میں سہم گیا۔ وہ مجھ سے کہنے لگا ذرا لگام تھام لو مجھے یہاں اترنا ہے۔میں نے لگام تھام لی وہ اترا اور اپنا تہبند اونچا کر کے کپڑے ٹھیک کر کے چھری نکال کر مجھ پر حملہ کیا میں وہاں سے سرپٹ بھاگا لیکن اس نے میرا تعاقب کیا اور مجھے پکڑ لیا۔میں اسے قسمیں دینے لگا لیکن اس نے خیال بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کیا۔ میں نے کہا اچھا یہ خچر اور کل سامان جو میرے پاس ہے تو لے لے اور مجھے چھوڑ دے۔ اس نے کہا یہ تو میرا ہی ہو چکا لیکن میں تجھے زندہ چھوڑنا چاہتا ہی نہیں۔ میں نے اسے اللہ تعالیٰ کا خوف دلایا آخرت کے عذابوں کا ذکر کیا لیکن اس چیز نے بھی اس پر کوئی اثر نہ کیا اور وہ میرے قتل پر تلا رہا۔ اب میں مایوس ہوگیا اور مرنے کے لیے تیار ہوگیا اور اس سے منت سماجت کی کہ آپ مجھے دو رکعت نماز ادا کر لینے دیجیے اس نے کہا اچھا جلدی پڑھ لے۔ میں نے نماز شروع کی لیکن رب کی قسم! میری زبان سے قرآن کا ایک حرف نہیں نکلتا تھا یونہی ہاتھ باندھے دہشت زدہ کھڑا ہوا تھا اور وہ جلدی مچا رہا تھا اسی وقت اتفاق سے یہ آیت میری زبان پر آ گئی۔ ﴿ أَمَّنْ يُّجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ. ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ ہی ہے جو بے قراری کی بے قراری کے وقت دعا کو سنتا اور قبول فرماتا ہے اور بے بسی بے کسی کو، سختی اور مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔ پس اس آیت کا زبان سے جاری ہونا تھا جو میں نے دیکھا کہ بیچوں بیچ جنگل میں سے ایک شاہسوار تیزی سے اپنا گھوڑا بھگائے نیزہ تانے ہماری طرف چلا آ رہا تھا اور بغیر کچھ کہے اس ڈاکو کے پیٹ میں اس نے اپنا نیزہ گھسیڑ دیا جو اس کے جگر کے آر پار ہوگیا وہ اسی وقت بے جان ہو کر گر پڑا۔ سوار نے باگ موڑی اور جانا چاہا لیکن میں اس کے قدموں سے لپٹ گیا اور بالحاہ کہنے لگا اللہ کے لیے بتلاؤ کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا میں اس کا بھیجا ہوا جو مجبوروں بے کسوں اور بے بسوں کی دعا قبول فرماتا ہے اور مصیبت و آفت کو ٹال دیتا ہے۔ میں نے اللہ کا شکر کیا اور وہاں سے اپنا خچر لیا اور مال لے کر صحیح سالم واپس لوٹا۔

اور اسی سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ام اسماعیل کی مدد کے لیے مکہ مکرمہ میں جبریل علیہ السلام کو بھیجا۔ صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کی اپنے بیٹے اسماعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ کی مکہ مکرمہ کی طرف ہجرت کے متعلق اور یہ طویل قصہ ہے کہ ام اسماعیل نے صفاء و مروہ کے درمیان پانی کی تلاش کے لیے سات چکر لگائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ساتویں مرتبہ) جب وہ مروہ پر چڑھیں تو انہیں ایک آواز سنائی دی۔ انہوں نے کہا خاموش! یہ خود اپنے ہی سے وہ کہہ رہی تھیں۔ اور پھر آواز کی طرف انہوں نے کان لگا دیئے آواز اب بھی سنائی دے رہی تھی۔ پھر انہوں نے کہا کہ تمہاری آواز میں نے سنی اگر تم میری کوئی مدد کر سکتے ہو تو کرو۔ کیا دیکھتیں ہیں کہ جہاں اب زم زم (کا کنواں) ہے وہیں ایک فرشتہ موجود ہے فرشتے نے اپنی ایڑھی سے زمین میں گڑھا کر دیا، یا کہا کہ اپنے بازو سے جس سے وہاں پانی ابل آیا...... اس کے بعد ان سے فرشتے نے کہا کہ اپنے برباد ہونے کا خوف ہرگز نہ کرنا کیونکہ یہیں اللہ کا گھر ہے جسے یہ بچہ اور اس کا باپ تعمیر کریں گے اور اللہ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ [1]

اور یہ فرشتہ جو آیا تھا جبریل علیہ السلام تھے۔ نیز مسند میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جبریل علیہ السلام نے اپنی ایڑھی سے زمین میں گڑھا کر دیا تو ام اسماعیل کنکریاں جمع کرنے لگیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ هَاجَرَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْتَرَكَتْهَا لَكَانَتْ عَيْنًا مُعِيْنًا))

"اللہ! ام اسماعیل پر رحم کرے اگر زم زم کو انہوں نے یونہی چھوڑ دیا ہوتا تو زم زم ایک بہتے چشمے کی صورت میں ہوتا۔" [2]

ملائکہ کا صالحین کے جنازے میں حاضر ہونا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هٰذَا الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضَمَّهُ ثُمَّ فُرِجَ عَنْهُ))

[1] صحیح بخاری/کتاب احادیث الانبیاء / باب قول اللہ تعالی (واتخذ اللہ ابراهیم خلیلا) النساء: ۱۲۵، رقم الحدیث: ۳۳٦٤

[2] مسند احمد: ۱۲۱/۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''(سعد بن معاذ انصاری کے حق میں) یہ وہ شخص ہیں جس کی وفات پر عرش ہل گیا اور آسمان کے دروازے کھل گئے اور ستر ہزار فرشتے ان کے جنازے پر آئے البتہ قبر میں ان کو دباؤ ہوا پھر وہ عذاب جاتا رہا۔''

نسائی نے اس کو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ [1]

ملائکہ کا شہید پر اپنے پروں سے سایہ افگن ہونا:

صحیح بخاری میں جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائے گئے (احد کے موقع پر) کافروں نے ان کے ناک، کان کاٹ ڈالے تھے ان کی نعش نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھی گئی تو میں نے آگے بڑھ کر ان کا چہرہ کھولنا چاہا لیکن میری قوم کے لوگوں نے مجھے منع کر دیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے پیٹنے کی آواز سنی (تو دریافت فرمایا کس کی آواز ہے؟) لوگوں نے بتایا کہ عمرو کی لڑکی ہیں (شہید کی بہن) یا عمرو کی بہن ہیں (شہید کی چچی) راوی کو اس بارے میں شک ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِمَ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي مَازَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا))

''روکیوں رہی ہیں یا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) روئیں نہیں ملائکہ برابر اپنے پروں سے ان پر سایہ کیے ہوئے ہیں۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کے لیے ان کلمات کے ساتھ باب باندھا ہے: ''باب ظل الملائکة علی الشهيد.'' [2]

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب میرے باپ شہید کر دیئے گئے تو میں ان کے چہرے سے کپڑا کھولتا اور روتا اور لوگ مجھے اس سے منع کرتے، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

---

[1] سعد رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش ہلنے والی حدیث بخاری نے روایت کی ہے: ۳۸۰۲، اور مسلم نے جابر (رضی اللہ عنہ) سے: ۲۴۶۶، اور نماز جنازہ میں فرشتوں کے حاضر ہونے والی روایت نسائی میں ہے۔ دیکھیے: صحیح سنن نسائی: ۱۹۴۲

[2] صحیح بخاری / کتاب الجهاد / باب ظل الملائكة على الشهيد: ٢٨١٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منع نہیں کر رہے تھے۔ تو میری پھوپھی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بھی رونا شروع کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ ، مَازَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ))

''تم روؤیا چپ رہو جب تک تم اس کو یہاں سے اٹھا نہیں لیتے، فرشتے برابر اپنے پروں سے سایہ کیے رکھیں گے۔'' [1]

وہ ملائکہ جو تابوت لے کر آئے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ ءَايَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ ءَالُ مُوسَىٰ وَءَالُ هَٰرُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَٰٓئِكَةُ. ﴾

[سورة البقرہ: ۲۴۸]

''ان کے نبی نے انہیں پھر کہا کہ اس کی بادشاہت کی ظاہری نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آ جائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلجمعی ہے اور آل موسیٰ اور آل ہارون کا بقیہ ترکہ ہے، فرشتے اسے اٹھا کر لائیں گے۔''

اس آیت سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ فرشتے بنی اسرائیل کی طمانیت اور استقلال کے لیے صندوق لے کر آئے تا کہ وہ جان لیں کہ اللہ کی طرف سے اختیار دیے گئے ہیں سو ان کی بیعت کریں اور اطاعت بجالائیں۔

دجال سے مکہ و مدینہ کا دفاع کرنا:

جب دجال نکلے گا تو ہر شہر میں داخل ہو گا لیکن مکہ و مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا کیونکہ

---

[1] صحیح بخاری / باب الدخول علی المیت بعد الموت إذا ادرج فی إکفانه: ۱۲۴۴، ۱۲۹۳، ۲۸۱۶، ۴۰۸۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتے مکہ و مدینہ کا پہرہ دے رہے ہوں گے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث میں سے تمیم الداری والے قصے سے ثابت ہے کہ دجال نے کہا میں مسیح الدجال ہوں البتہ وہ زمانہ قریب ہے کہ مجھے نکلنے کی اجازت ہوگی سو میں نکلوں گا اور چالیس دن زمین میں پھروں گا یہاں تک کہ کوئی ایسی بستی نہ چھوڑوں گا جس میں داخل نہ ہوں۔ سوائے مکہ و مدینہ کے پس یہ دونوں شہر مجھ پر حرام کر دیئے گئے ہیں جب میں ان دو شہروں سے کسی ایک میں داخل ہونا چاہوں گا تو میرے سامنے ایک فرشتہ آ جائے گا اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہوگی وہ مجھ کو وہاں جانے سے روک دے گا اور البتہ اس کے ہر راستے پر فرشتے ہوں گے جو اس کا پہرہ دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (تمیم الداری کا یہ پورا واقعہ بیان کرنے کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم پر اپنی خوشی ظاہر کرنے کے لیے کہ دیکھو دجال کے بارے میں تمہیں جو کچھ بتایا کرتا تھا اس کی پوری پوری تائید و تصدیق اس واقعہ سے ہو جاتی ہیں نیز آپ ﷺ نے تمام شہروں پر مکہ و مدینہ کی فضیلت و بڑائی ظاہر کرنے کے لیے جوش میں) اپنا عصا مبارک منبر پر مار کر (تین بار فرمایا:)

((هٰذِهِ طَيْبَةُ ، هٰذِهِ طَيْبَةُ ، هٰذِهِ طَيْبَةُ))

”طیبہ یہی ہے، طیبہ یہی ہے، طیبہ یہی ہے۔ طیبہ سے مُراد مدینہ منورہ ہے۔“ ❶

ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَلَهَا يُوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ))

”مدینہ والوں پر دجال کا رعب نہیں پڑے گا اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے پہرہ دے رہے ہوں گے۔“ ❷

❶ صحيح مسلم / كتاب الفتن / باب قصه الجساسة : ٧٣٨٦

❷ صحيح بخاري / كتاب الفتن / باب ذكر الدجال : ٧١٢٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح صحیح بخاری میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلٰی أَنْقَابِ الْمَدِیْنَةِ مَلَائِکَةٌ لَا یَدْخُلُھَا الطَّاعُوْنَ وَلَا الدَّجَّالُ))

''مکہ و مدینہ کے راستوں پر فرشتے پہرہ دے رہے ہوں گے اس میں طاعون (ایک بیماری ہے) اور دجال داخل نہیں ہوسکیں گے۔'' ❶

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دو ملائکہ کے ہمراہ اُترنا:

نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال والی حدیث بیان کرتے ہیں اور اس میں ہے:

((فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِكَ إِذْ ھَبَطَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ بِشَرْقِيِّ دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَیْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَیْنَ مَھْرُوْذَتَیْنِ وَاضِعًا یَدَہُ عَلٰی أَجْنِحَةِ مَلَکَیْنِ))

''اسی اثنا اچانک عیسیٰ علیہ السلام سفید مینار کے پاس دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف اُتریں گے، زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے۔'' ❷

ملائکہ مُلک شام کو اپنے پروں سے ڈھانپے ہوئے ہیں:

زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:

((یَا طُوْبٰی لِلشَّامِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَبِمَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: تِلْكَ الْمَلَائِکَةُ

❶ صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال: ۷۱۲۳

❷ نزول عیسیٰ علیہ السلام صحیح مسلم میں ثابت ہے: ۲۹۴۰ اور مذکورہ بالا حدیث ترمذی نے روایت کی ہے۔ دیکھیے: صحیح سنن ترمذی: ۱۸۲۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ بَاسِطُوا أَجْنِحَتِهَا عَلَى الشَّامِ))

’’اے شام کی خوش بختی! اے شام کی خوش بختی! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس چیز سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’یہ فرشتے ہیں جو (ملک) شام پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔‘‘ ❶

ملائکہ کی موافقت میں کتنا اجر و ثواب ہے:

صحیحین میں ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

’’جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کے ساتھ مل جائے، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔‘‘ ❷

اور صحیح بخاری میں ہے:

((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

’’جب تم میں سے کوئی ایک آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں۔ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔‘‘

---

❶ الشیخ ناصر الدین البانی نے ربعی کی ’’فضائل الشام‘‘ کی احادیث کی تخریج میں فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ اس کو ترمذی نے نکالا اور حاکم نے مستدرک میں، احمد نے مسند میں اور حاکم نے کہا: شیخین کی شرط پر ہے۔ اور ذہبی نے اس کی موافقت کی اور وہ اسی طرح ہے جیسا کہ ان دونوں نے کہا ہے اور منذری نے ’’الترغیب والترہیب‘‘ میں کہا ہے۔ اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ نیز طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

❷ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب جهر الامام بالتامین : ۷۸۰، صحیح مسلم: ٤١٠

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

''جب امام 'سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه' کہے تو تم 'اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ' کہو جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ مل جائے اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔'' [1]

مقصد نمبر 2:

ملائکہ کی تکریم کے لیے مومن کی ذمہ داریاں

فرشتے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے چن لیا ہے اور برگزیدہ بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا بڑا مرتبہ ہے اور جو مومن ہے اپنے رب کی پرستش کرتا ہے اور اس کی خوشنودی کا متلاشی ہوتا ہے اس کے لیے اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہے کہ وہ فرشتوں کے ساتھ اُلفت رکھے اور ان کی تعظیم وتکریم کرے اور ہر اس فعل سے اجتناب کرے جو ان کو اذیت ورنج پہنچانے کا سبب ہو۔ آنے والی بحث میں ہم اس کی کچھ توضیح وتشریح کریں گے۔

ملائکہ کو اذیت نہ دینا:

علماء نے ان کا شدید انکار کیا ہے جو فرشتوں کے بارے میں بدزبانی کرتے ہیں اور ان پر عیب جوئی کی تگ ودو کرتے ہیں۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے ''الشفا'' میں فرمایا کہ سحنون نے کہا جو فرشتوں کو گالیاں دے وہ واجب القتل ہے۔ ابوالحسن

[1] صحیح بخاری/کتاب الاذان/باب فضل اللهم ربنا لك الحمد : ٧٩٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القابسی نے اس شخص کے بارے میں کہا جو دوسرے سے کہہ رہا ہو تیرا چہرہ غضبناک فرشتے کی طرح ہے۔ اگر پتہ چل جائے کہ اس نے (اس جملہ کے ساتھ) فرشتے کی مذمت کا ارادہ کیا ہے تو قتل کیا جائے گا۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا یہ اس آدمی کے متعلق ہے جو عام فرشتوں کے بارے میں ایسی گفتگو کرے یا کسی معین فرشتے پر جس کا فرشتہ ہونا کتاب اللہ اور خبر متواتر سے ثابت ہو چکا ہو یا اس مشہور (حدیث) سے جو قطعی اجماع کے ساتھ متفق علیہ ہو جیسے جبریل، میکائیل اور مالک اور جنت وجہنم کے دربان اور زبانیہ (وہ فرشتے جو دوزخیوں کو دوزخ کی طرف لے جائیں گے) اور حاملین عرش اور عزرائیل اور اسرافیل اور رضوان اور حفظة (وہ فرشتے جو لائق حفاظت شئے کے لیے جذبہ وحمیت رکھیں) اور منکر ونکیر، اور جس کے فرشتے ہونے کی تعیین اخبار ونصوص نے نہ کی ہو اور نہ ہی اس کے فرشتہ ہونے پر اجماع منعقد ہوا ہو، جیسے ہاروت و ماروت ان میں یہ حکم نہیں ہے اور ان کے منکر کا حکم ایسا ہی ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا کیونکہ ان کی یہ حرمت ثابت ہی نہیں ہوتی۔ ❶

اور سیوطی رحمہ اللہ نے قرافی مالکی سے یہ قول نقل کیا ہے:

''جان لو کہ ہر مکلّف پر سارے انبیاء کی توقیر وتعظیم کرنا واجب ہے اور اسی طرح فرشتوں کی (تعظیم وتکریم کرنا بھی واجب ہے) اور جو ان کی عزت وآبرو پر حرف گیر ہو وہ کافر ہے برابر ہے اشارہ وکنایہ سے ہو یا صریح الفاظ سے اور جس نے کسی تندخو اور سخت مزاج آدمی کو یہ کہا کہ تیرا دل جہنم کے فرشتے سے بھی زیادہ سخت ہے یا کسی بدنما اور قبیح (چہرے) والے آدمی کو دیکھ کر یہ کہا کہ یہ شخص منکر ونکیر سے بھی زیادہ بدتر ہے تو وہ کافر ہے۔ جب اس نے اس بدتری اور سختی کو نقص کے پیش کرنے کی جگہ میں کہا ہو۔ ❷

---

❶ الحبائك في أخبار الملائك للسيوطي: ٢٥٤

❷ الحبائك في أخبار الملائك للسيوطي: ٢٥٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں سے گوشہ گیری اختیار کرنا

سب سے بڑی چیز جو فرشتوں کو تکلیف دیتی ہے وہ ذنوب و معاصی اور کفر و شرک ہیں۔
اور اسی لیے سب سے بڑی چیز فرشتوں کو جو ہدیۃً پیش کی جاتی ہے اور انہیں خورسند و شاداماں کرتی ہے کہ بندہ اپنے دین کو خالصتاً لوجہ اللہ کر دے اور ہر اس چیز سے پہلو بچائے جو ان کی برہمی و خفگی کا باعث ہو۔ اسی لیے فرشتے ان جگہوں اور گھروں میں نہیں جاتے جہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کام کیے جاتے ہوں یا جن جگہوں یا گھروں میں وہ چیزیں پائی جائیں جن سے اللہ تعالیٰ نفرت و کراہت کرتا ہے۔ اور ان سے گھن کھاتا ہے، جیسے بُت، مجسمے اور تصویریں ہیں۔ اور اس شخص کے قریب بھی نہیں جاتے جو کسی گناہ میں لت پت ہو جیسے شراب سے مدہوش آدمی۔ ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا [1] کہ حدیث میں ثابت ہے کہ صحاح مسانید اور سنن میں صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ))

''اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، کتا اور جنبی ہو۔''

اور عاصم بن ضمرۃ کی روایت جو علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرشتے پیشاب والی جگہ پر بھی نہیں جاتے۔ اور رافع کی روایت میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے:

((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ أَوْ تِمْثَالٌ))

''فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویریں ہوں۔''

اور صالح السماک کے باپ ذکوان کی روایت میں ہے جسے وہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَصْحَبِ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً مَعَهُمْ كَلْبٌ أَوْ جَرَسٌ))

---

[1] البداية والنهاية : ١/٥٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''فرشتے اس قافلے کے ساتھی نہیں بنتے جس میں کتا اور گھنٹی ہو۔'' ❶

اور بزار نے بریدۃ رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ: السَّكْرَانُ ، وَالْمُتَضَمِّخُ بِالزَّعْفَرَانِ وَالْجُنُبُ))

''تین قسم کے ایسے لوگ ہیں کہ فرشتے ان کے قریب نہیں جاتے۔ نشے میں مدہوش اور جو زعفران لتھیڑے ہوئے ہو اور جنبی۔ ❷

اور سنن ابی داود میں عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ: جِيفَةُ الْكَافِرِ ، وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخُلُوقِ وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ))

''تین قسم کے لوگوں کے پاس فرشتے (بہتری لے کر) نہیں جاتے۔ کافر کی میت پر اور جو زعفرانی خوشبو میں لت پت ہو اور جنبی ہو اِلّا کہ وہ وضو کر لے۔'' ❸

ملائکہ اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے بنی آدم تکلیف محسوس کرتا ہے

احادیث صحیحہ میں ثابت ہے کہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف محسوس ہوتی ہے جس سے بنی آدم کو تکلیف ہوتی ہے۔ فرشتے، عفونت، کدورت اور آلودگی سے تکلیف محسوس کرتے

---

❶ البداية والنهاية : ٥٥/١ ❷ صحيح الجامع : ٣/ ٧٠ ـ ٧٧٨

❸ صحيح سنن أبي داؤد : ٣٥٢٢ ـ كتاب الترجل ، باب خلوق للرجال : ٤١١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ جیسا کہ بخاری و مسلم میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَكَلَ الثُّومَ وَالْبَصَلَ وَالْكُرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذَّى مِمَّا يَتَأَذَّى مِنْهُ بَنُو آدَمَ))

''جو شخص پیاز یا لہسن یا گندنا (ایک بدبودار قسم کی ترکاری، جس کی بعض قسمیں پیاز اور بعض لہسن کے مشابہ ہوتی ہیں اور بعض کے سرے نہیں ہوتے) وہ ہماری مسجد میں نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو ان چیزوں سے تکلیف ہوتی ہے جن سے آدمی کو ہوتی ہے۔'' ❶

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ معاملہ پہنچا کہ جب ایک شخص آیا اور اس سے پیاز اور لہسن کی بدبو اٹھ رہی تھی کہ اسے بقیع کی طرف نکال دیا جائے اور یہ صحیح مسلم میں ثابت ہے۔ ❷

دوران نماز دائیں طرف تھوکنے کی ممانعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں دائیں طرف تھوکنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ نمازی جب نماز پڑھنے لگتا ہے تو اس کی دائیں طرف فرشتہ کھڑا ہوتا ہے۔ صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ فَإِنَّمَا يُنَاجِي اللَّهَ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَدْفِنُهَا))

''جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو سامنے نہ تھوکے کیونکہ وہ جب تک اپنی نماز

---

❶ پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں نہ آنے کی احادیث بخاری و مسلم وغیرہ میں ہیں مگر یہ لفظ مسلم نے روایت کیے ہیں۔ مسلم : ٥٦٧

❷ پیاز اور لہسن کھا کر مسجد کے قریب نہ آنے کی حدیث صحیح بخاری اور مسلم وغیرہ میں ہیں مگر یہ الفاظ مسلم نے روایت کیے ہیں: ۵۶۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرتا رہتا ہے اور دائیں طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس طرف فرشتہ ہوتا ہے۔ ہاں بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوک لے اور اسے مٹی میں چھپا دے۔'' ❶

مسلم پر واجب ہے کہ وہ تمام فرشتگان سے برابر محبت رکھے کیونکہ وہ اللہ کے بندے ہیں، اس کے حکم کو بجالاتے ہیں اور گناہ کے قریب بھی نہیں پھٹکتے، وہ ایک ہی وحدت ہیں مختلف اور جدا نہیں ہیں۔ اور یہودیوں کا گمان ہے کہ کچھ ان کے دوست ہیں اور کچھ ان کے دشمن اور ان کا گمان ہے کہ جبریل علیہ السلام ان کا دشمن ہے اور میکائیل ان کا دوست۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے اس دعویٰ میں جھٹلایا اور خبر دی کہ فرشتوں کے درمیان تفاوت نہیں ہے۔

﴿ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ (96) مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ (97) ﴾

[سورة البقره: ٩٦-٩٧]

''(اے نبی!) آپ کہہ دیجئے کہ جو جبریل کا دشمن ہو جس نے آپ کے دل پر پیغام باری تعالیٰ اُتارا ہے، جو پیغام اُن کے پاس کی کتاب کی تصدیق کرنے والا اور مؤمنوں کو ہدایت اور خوشخبری دینے والا ہے۔ (تو اللہ بھی اس کا دشمن ہے) جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل و میکائیل کا دشمن ہو، ایسے کافروں کا دشمن خود اللہ ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلایا ہے کہ تمام فرشتے متساوی و برابر ہیں۔ جس نے ان میں سے کسی ایک سے دشمنی رکھی تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتوں سے دشمنی رکھی۔ اور بعض

❶ صحیح بخاری / کتاب الصلاۃ / باب دفن النخامة في المسجد: ٤١٦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتوں سے دوستی اور بغض سے دشمنی ایسی بے ہودہ گوئی ہے کہ جس کو منحرف اور سرکش یہودی کی سوچ رکھنے والے کے علاوہ کوئی ایجاد نہیں کرسکتا۔ اور یہ بات جو قرآن نے یہودیوں سے نقل کی ہے۔ ایک لغو اور بے مغز عذر ہے جس کے ساتھ انہوں نے اپنے ایمان نہ لانے کی علت بیان کی۔

انہوں نے گمان کیا کہ جبریل ان کا دشمن ہے کیونکہ وہ جنگ و جدل اور تباہی و بربادی لاتا ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کے پاس (وحی لے کر) میکائیل آتے تو وہ ان کی پیروی کر لیتے۔ اس آیت کے سبب نزول کے بارے میں جو نصوص وارد ہوئی ہیں ان کو ابن کثیر وغیرہ میں دیکھ لیجئے۔

بحث نمبر 4:

ملائکہ کا کفار اور بدکاروں کے ساتھ معاملہ

سابقہ بحث میں ہم نے مؤمنین کے بارے میں فرشتوں کے نقطۂ نظر کی وضاحت کی تھی اور کفار کے ساتھ ان کا تعلق آشکار ہو گیا تھا کہ وہ سفاک اور خطا کار کافروں سے محبت نہیں رکھتے۔ ان سے عداوت و دشمنی رکھتے ہیں اور ان سے لڑائی کرتے ہیں اور ان کے دلوں کو دہشت زدہ کرتے ہیں جیسا کہ معرکہ بدر اور اَحزاب میں ہوا ہم یہاں کچھ تفصیل و توضیح بیان کرنا چاہتے ہیں جس کا ذکر ہم نے گذشتہ ابواب میں نہیں کیا۔

کفار پر عذاب اُتارنا:

جب رسولوں میں سے کسی رسول کو جھٹلایا جاتا ہے اور اس کی قوم تکذیب پر اڑ بیٹھتی ہے تو اللہ تعالیٰ اکثر اوقات ان پر عذاب نازل کر دیتے ہیں اور بسا اوقات یہ عذاب نازل کرنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے فرشتے ہی ہوتے ہیں۔

قوم لوط کو ہلاک کرنا:

قوم لوط کے عذاب پر متعین فرشتے خوبصورت چہروں اور پیاری پیاری شکلوں کے ساتھ عنفوان شباب کی عمر میں آئے۔ لوط علیہ السلام نے ان کی مہمان نوازی کی تو ان کی قوم کو ان کے آنے کی خبر نہ ہوئی۔ سو لوط علیہ السلام کی بیوی نے (جو کافرہ تھی) انہیں اطلاع دے دی تو قوم تیز روی سے اور جلدی مچاتے ہوئے آئی تاکہ اپنے بگڑے ہوئے ذوق کی تسکین کرے۔ تو لوط علیہ السلام نے انہیں دور بھگانے کی بھرپور کوشش کی اور ان سے گفتگو بھی کی (یعنی یہ میرے مہمان ہیں کچھ تو حیا کرو۔ مہمانوں کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا جاتا) انہوں نے انکار کر دیا تو جبریل علیہ السلام نے اپنے پر کا ایک حصہ انہیں مارا جن سے ان کی آنکھیں مٹ گئیں اور وہ بینائی سے بالکل محروم ہو گئے۔

﴿ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿77﴾ وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ ۚ قَالَ يَا قَوْمِ هَٰؤُلَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْزُونِ فِي ضَيْفِي ۖ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ ﴿78﴾ قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ﴿79﴾ قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ﴿80﴾ قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ ﴾

[سورة هود : ۷۷۔۸۱]

"جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے لوط کے پاس پہنچے تو وہ ان کی وجہ سے بہت غمگین ہو گئے اور دل ہی دل میں کڑھنے لگے اور کہنے لگے کہ آج کا دن بڑی مصیبت کا دن ہے۔ اور اس کی قوم دوڑتی ہوئی اس کے پاس آ پہنچی، وہ تو پہلے ہی بدکاریوں میں مبتلا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی ، لوط نے کہا: اے قوم کے لوگو! یہ ہیں میری بیٹیاں جو تمہارے لیے بہت ہی پاکیزہ ہیں ، اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے بارے میں رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں ایک بھی بھلا آدمی نہیں ۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ تو بخوبی جانتا ہے کہ ہمیں تو تیری بیٹیوں پر کوئی حق نہیں ہے اور تو ہماری اصلی چاہت سے بخوبی واقف ہے۔''

ابن کثیر رحمہ اللہ نے کہا: ❶ (جب اسی بحث مباحثہ میں بہت وقت گزر چکا اور وہ لوگ مقابلہ پر تُل گئے) تو تب جبریل علیہ السلام باہر نکلے اور اپنے پر کا کنارہ ان کی آنکھوں پر پھیرا، جس سے اُن کی آنکھیں چندھیاں گئیں اور بعض نے کہا کہ اُن کی آنکھیں بالکل ہی ختم ہو گئیں ان کا کوئی نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَلَقَدْ رَاوَدُوهُ عَن ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا أَعْيُنَهُمْ فَذُوقُوا عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿37﴾ ﴾

[سورة القمر : ٣٧]

''اور انہوں نے (لوط علیہ السلام) کو ان کے مہمانوں کے بارے میں پھسلایا۔ پس ہم نے ان کی آنکھیں اندھی کر دی (اور کہہ دیا) میرا عذاب اور میرا ڈرانا چکھو۔''

اور صبح ہوتے ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا۔

﴿ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّن سِجِّيلٍ مَّنضُودٍ ﴿82﴾ مُّسَوَّمَةً عِندَ رَبِّكَ وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ ﴿83﴾ ﴾

[سورة هود: ٨٢-٨٣]

''اور پھر جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے اس بستی کو زیر وزبر کر دیا، اُوپر کا حصہ نیچے کر دیا اور اور کنکریلے پتھر برسائے جو تہ بہ تہ تھے۔ تیرے رب کی طرف سے نشان دار تھے اور وہ ان ظالموں سے کچھ بھی دور نہ تھے۔''

---

❶ البداية والنهاية : ١٩٧/١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن کثیر رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر میں کہا کہ مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جبریل علیہ السلام نے ان سب کو جمع کر کے ان کے مکانات اور مویشیوں سمیت اونچا اُٹھالیا، یہاں تک کہ ان کے کتوں کے بھونکنے کی آوازیں آسمان کے سب فرشتوں نے سُن لیں، آپ اپنے داہنے پر کے کنارے پر ان کی بستی کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ پھر انہیں زمین پر اُلٹ دیا، ایک کو دوسرے سے ٹکرا دیا اور سب ایک ساتھ غارت ہو گئے۔ اور اس طرح کے چند اور قول بھی ذکر کیے ہیں لیکن کوئی ایسی حدیث وارد نہیں ہوئی جو اس قول کی شاہد بنے (جس سے اس قول کو تقویت مل سکے۔)

کفار پر لعنت:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَ شَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿86﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿87﴾ ﴾

[سورة آل عمران : ٨٦-٨٧]

”اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جو اپنے ایمان لانے اور رسول کی حقانیت کی گواہی دینے اور اپنے پاس دلیلیں آ جانے کے بعد کافر ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے بے انصاف لوگوں کو راہِ راست پر نہیں لاتا۔ ان کی تو یہی سزا ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔“

اور فرمایا:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿161﴾ ﴾ [سورة البقرہ : ١٦١]

”یقیناً جو کفار اپنے کفر میں ہی مر جائیں، ان پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کی لعنت ہے۔"

فرشتے صرف کافروں کو ہی لعن طعن نہیں کرتے بلکہ بسا اوقات ان لوگوں پر بھی لعنت ملامت کرتے ہیں جو درج ذیل گناہ کر لیتے ہیں۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

ملائکہ کی اس عورت پر لعنت جو اپنے خاوند کا کہنا نہ مانے:

صحیح بخاری میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا دَعَا الرَّجُلُ إِمْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ))

"جب کوئی مرد اپنی عورت کو بستر پر بُلائے (یعنی جماع کے لیے بلائے) تو وہ آنے سے انکار کر دے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔" [1]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهجا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ))

"جب عورت اپنے خاوند کے بستر کو چھوڑ کر علیحدہ سوئے تو صبح تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔" [2]

اور صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ وہ اس کے بستر پر آ جائے۔ [3]

ملائکہ کی اس پر لعنت جو اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرے:

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ابو القاسم نے فرمایا:

((مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى وَإِنْ كَانَ

---

[1] صحیح بخاری / کتاب النکاح / باب اذا باتت المرأة / مهاجرة فراش زوجها: ٥١٩٣

[2] صحیح بخاری / کتاب النکاح / باب اذا باتت المرأة هاجرة فراش زوجها: ٥١٩٣

[3] صحیح بخاری: ٥١٩٤

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ))

''جو کوئی اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرے (یعنی ہتھیار سے ڈرائے) اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں (جب تک باز نہ آئے) اگرچہ وہ اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔'' ❶

فرشتوں کی لعنت اور دھتکار و پھٹکار اس فعل کی حرمت پر دال ہے کیونکہ اس میں اپنے بھائی کو خوفزدہ کرنا ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ کبھی شیطان اس کو سرکشی پر برانگیختہ کردے اور اپنے بھائی کو قتل کر بیٹھے۔ خاص طور پر جب اسلحہ آج کل کے جدید دور کا ہو۔ جو حقیری سی غلطی یا اچانک ہاتھ لگنے سے بھی چل جاتا ہے۔ اسطرح کے کتنے واقعات رونما ہو چکے ہیں۔

ملائکہ کی لعنت اس پر جو اصحاب رسول ﷺ پر دشنام طرازی کرے:

معجم طبرانی کبیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حسن سند کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ))

''جو میرے اصحاب کو گالی دے اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور سارے لوگوں کی لعنت ہو۔'' ❷

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ))

''میرے صحابہ کو گالی مت دو۔ میرے صحابہ کو گالی مت دو۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی ایک اُحد پہاڑ برابر بھی سونا

---

❶ صحيح مسلم / كتاب البر والصلة والادب / باب النهي عن الاشارة بالسلاح إلى مسلم : ٦٦٦٦

❷ المعجم الكبير : ١٢٧٠٩ / سلسلة الأحاديث الصحيحه : ٢٣٤٠ ، صحيح الجامع الصغير وزيادته/ ٦١٦١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرچ کرے تو وہ ان کے ایک (خرچ کردہ) مد بلکہ نصف مد کو بھی نہیں پا سکتا۔'' ❶

تعجب ہے ان لوگوں پر جنہوں نے اصحابِ رسول ﷺ کو گالیاں دینا اور ان کو سرزنش وملامت کرنا اپنا دین بنا لیا ہے اور وہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب ڈھونڈنا چاہتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ ان کی سزا وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے یہاں ذکر فرمائی اور یہ بہت خوفناک اور سنگین سزا ہے۔

ملائکہ کی لعنت ان لوگوں پر جو حکمِ الٰہی کے نفاذ میں رکاوٹ بنتے ہیں:

سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَقَوَدُ يَدَيْهِ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ))

''جو قصداً قتل کیا جائے (اگرچہ کسی آلے سے ہو تلوار ہو یا بندوق ہو پتھر یا لکڑی ہو) تو اس میں قصاص لازم ہوگا۔ اب جو قصاص کو رد کرے تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور اس کے فرشتوں کی اور سب لوگوں کی۔'' ❷

یہ لعنت اس شخص پر ہے جو اپنی ٹھاٹ باٹ، جاہ وحشم یا مال ومتاع کے ساتھ قتل عمد میں حکم اللہ کے لاگو کرنے میں حائل ہو تو سوچئے! اس شخص کا کیا حال ہوگا جو پوری شریعت کو جاری کرنے میں آڑے ہے؟

ملائکہ کی لعنت اس پر جو بدعتی کو پناہ دے:

ان لوگوں میں سے جن پر فرشتے ایسے لعنت کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ لعنت کرتے ہیں جو احکامِ الٰہی سے بغاوت کرتے ہیں اور اس کی شریعت سے تجاوز کرتے ہیں یا اُن لوگوں کو

---

❶ صحيح مسلم / كتاب فضائل الصحابه / باب تحريم سب الصحابة رضي الله عنهم : ٦٤٨٧

❷ صحيح سنن نسائي / القسامة / باب من قتل بحجر أو سوط : ٤٧٩٩ [illegible] ابن ماجه : ٢١٣١

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پناہ دیتے ہیں جو بدعت ایجاد کرتے ہیں اور ان کا دفاع کرتے ہیں۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے:

((مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ))

''جس نے کوئی بدعت نکالی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔'' ❶

اور مدینہ میں بدعت نکالنا جرم کو اور زیادہ کر دیتا ہے۔ صحیحین میں علی بن اَبی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمَدِیْنَةُ حَرَمٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ إِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا أَوْ آوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَرْفًا وَعَدْلًا))

''مدینہ عائر پہاڑی'' ❷ سے لے کر ثور تک مقام حرم ہے جس نے اس حد میں کوئی بدعت نکالی یا کسی بدعتی کو پناہ دی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور تمام ملائکہ اور انسانوں کی لعنت ہے نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول ہوتی ہے نہ نفل۔'' ❸

مدینہ پر ظلم کرنے والوں اور انہیں ڈرانے والوں پر:

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِیْنَةِ ظَالِمًا أَخَافَهُ اللّٰهُ وَكَانَتْ عَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَلَا صَرْفٌ))

---

❶ صحیح سنن ابی داؤد / کتاب الدیات / باب ایقاد المسلم بالکافر : ٤٥٣٠ ـ صحیح سنن نسائی : ٤٤٠٢

❷ ''عیر'' یہ مدینہ طیبہ کے جنوب میں پہاڑ کا نام ہے جس کے جنوب مغرب میں قبا واقع ہے۔ ثور:...... یہ چھوٹا سا گول پہاڑ ہے جو مدینہ طیبہ کے شمال میں جبل اُحد کے پیچھے واقع ہے۔

❸ [illegible] / کتاب فضائل المدینة / باب حرم المدینة [illegible] مسلم : ١٣٧٠

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص مدینہ والوں کو ڈرائے ظلم کرتے ہوئے اللہ اسے ڈرائے اور ایسے شخص پر اللہ اور فرشتوں اور سارے لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی نہ کوئی فرضی عبادت قبول کی جاتی ہے نہ نفلی۔'' ❶

باپ یا مالک کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت کرنے والے پر:

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَمَنِ ادَّعٰی إِلٰی غَیْرِ أَبِیْهِ أَوِ انْتَمٰی إِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِکَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا))

''جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کی یا اپنے مالک کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ اس سے نہ کوئی فرضی عبادت قبول کرتا ہے نہ نفلی۔'' ❷

علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ وَالٰی قَوْمًا بِغَیْرِ إِذْنِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِکَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ))

''جس نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے دوستی لگائی اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی کی لعنت ہے، اس سے قیامت کے دن نہ کوئی فرضی عبادت قبول کی جائے گی نہ نفلی۔'' ❸

مسلمان کی پناہ دہی توڑنے والے پر:

علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ مسند احمد: ١٦٥٦٦/٢٧، تحقیق شعیب الأرنووط الحلیة: ٣٧٢/١

❷ صحیح مسلم / کتاب الحج / باب فضل المدینة و دعائه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیها بالبرکة: ٣٣٢٧

❸ صحیح بخاری / کتاب الفرائض / باب الإثم من تبرأ من موالیه: ٦٧٥٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ))

''تمام مسلمانوں کا عہد وامان ایک ہی ہے (خواہ) ادنیٰ مسلمان ہی اس اماں دہی کی کوشش کرے، جو شخص کسی مسلمان کی پناہ دہی کو توڑے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت والے دن نہ اس سے فرضی عبادت قبول کی جائے گی نہ نفلی۔'' [1]

تین قسم کے لوگوں کے لیے حضرت جبریل علیہ السلام کی بددعا:

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

((صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا رَقِيَ عَتَبَةً قَالَ: آمِيْنَ ، ثُمَّ رَقِيَ عَتَبَةً أُخْرٰى فَقَالَ: آمِيْنَ ، ثُمَّ رَقِيَ عَتَبَةً ثَالِثَةً فَقَالَ: آمِيْنَ ثُمَّ قَالَ: أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْتُ: آمِيْنَ ، قَالَ: وَمَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ قُلْتُ: آمِيْنَ فَقَالَ: مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ ، قُلْ: آمِيْنَ ، فَقُلْتُ آمِيْنَ))

''رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے جب پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو کہا: آمین، پھر دوسری سیڑھی پر چڑھے تو کہا: آمین، جب تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو کہا: آمین۔ پھر فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمدؐ! جس نے رمضان کو پایا اور اپنی بخشش نہ کروالی۔ اللہ اسے اپنی رحمت سے دور کرے، میں نے کہا: آمین۔ جبریلؑ نے کہا: جس نے اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کو پایا اس کے باوجود جہنم میں داخل ہوگیا، اللہ اس کو (اپنی رحمت سے) دور کرے۔ میں نے کہا:

[1] صحیح بخاری / کتاب الفرائض / باب الإثم من تبرأ من موالیه: ٦٧٥٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آمین۔ جبریلؑ نے کہا: جس کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا اس نے آپ پر دُرود نہ پڑھا۔ اللہ اسے (اپنی رحمت سے) دور کرے۔ میں نے کہا: آمین۔" ❶

کفار کا ملائکہ کو دیکھنے کا مطالبہ

کفار نے رسول اللہ ﷺ کے سچا ہونے پر بطور دلیل ملائکہ کو دیکھنے کا تقاضہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آگاہ کیا کہ جس دن تم فرشتوں کو دیکھ لو گے وہ تمہارے لیے شوم بخت اور بدنصیب دن ہوگا۔ کیونکہ کفار فرشتوں کو اسی وقت دیکھتے ہیں جب ان پر عذاب اتر آئے۔ یا اس وقت جب انسان پر موت آجائے اور پردہ کھل جائے۔

﴿ وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْنَا الْمَلَٰٓئِكَةُ أَوْ نَرَىٰ رَبَّنَا لَقَدِ اسْتَكْبَرُوا فِيٓ أَنفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيرًا ﴿٢١﴾ يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَٰٓئِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِينَ وَيَقُولُونَ حِجْرًا مَّحْجُورًا ﴿٢٢﴾ ﴾

[سورۃ الفرقان: ۲۱-۲۲]

"اور جنہیں ملاقات کی توقع نہیں انہوں نے کہا کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اُتارے جاتے؟ یا ہم اپنی آنکھوں سے اپنے رب کو دیکھ لیتے؟ ان لوگوں نے اپنے آپ کو ہی بہت بڑا سمجھ رکھا ہے اور سخت سرکشی کر لی ہے جس دن یہ فرشتوں کو دیکھ لیں گے اس دن گناہ گاروں کو کوئی خوشی نہ ہوگی اور کہیں گے یہ محروم ہی محروم کیے گئے۔"

❶ الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان: ۴۰۹/۱، تحقیق شعیب الارنووط

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل رابع:

ملائکہ اور دیگر کائنات

گذشتہ فصل میں، میں نے بنی آدم اور ملائکہ کے درمیان تعلق کو بیان کیا ہے اور یہ وہ سب کچھ نہیں ہے جو ملائکہ کو سونپا گیا ہے بلکہ فرشتے کائنات میں مختلف امور کو سرانجام دیتے ہیں جن میں سے بعض کا تو مشاہدہ ہم کرتے ہیں اور بعض کا نہیں کرتے۔ اور ان میں سے بعض نصوص کو ذکر کرنے کے ساتھ اکتفا کریں گے:

حاملینِ عرش:

حاملین عرش، عظیم ترین مخلوق ہیں۔ آسمانوں اور اس کے اوپر کو گھیرے ہوئے ہیں اور رحمٰن اس پر مستوی ہے۔ آٹھ فرشتے اس کو اٹھائے ہوئے ہیں:

﴿ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴾ [سورة الحاقه: ١٧] [1]

''اور تیرے پروردگار کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اُٹھائے ہوئے ہوں گے۔''

ملائکہِ کوہ:

پہاڑوں کے فرشتے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے فرشتے کو اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ کی طرف بھیجا اہل مکہ کو تباہ و برباد کرنے کے لیے اجازت طلب کر رہا تھا۔ صحیح بخاری اور مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے پوچھا: کیا آپ پر کوئی دن اُحد کے دن

[1] پچھلی فصل میں ... کی تخلیق عظمت بیان کی تھی جو ہمیں ان کی قدرات وصفات کو بیان کرتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بھی زیادہ سخت گزرا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ أَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُم يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ: فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَأَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ؟ (إِنْ شِئْتَ) أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ؟ فَقَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا))

’’تمہاری قوم (قریش) کی طرف سے میں نے کتنی مصیبتیں اُٹھائی ہیں لیکن اس سارے دور میں عقبہ کا دن مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھا۔ یہ وہ موقع تھا جب میں نے (طائف کے سردار) کنانہ بن عبد یالیل بن عبد کلال کے ہاں اپنے آپ کو پیش کیا تھا لیکن اس نے (اسلام کو قبول نہیں کیا اور) میری دعوت کو رد کر دیا، میں وہاں سے انتہائی رنجیدہ ہو کر واپس ہوا۔ پھر جب قرن الثعالب پہنچا، تب مجھ کو کچھ ہوش آیا، میں نے اپنا سر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بدلی کا ایک ٹکڑا میرے اوپر سایہ کیے ہوئے ہے اور میں نے دیکھا کہ جبریل علیہ السلام اس میں موجود ہیں۔ اُنہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں آپ کی قوم کی باتیں سُن چکا اور جو اُنہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے رد کیا وہ بھی سُن چکا۔ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے آپ ان کے بارے میں جو چاہیں اس کا اسے حکم دے دیں۔ اس کے بعد مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی، اُنہوں نے مجھے سلام کیا اور کہا اے محمد ﷺ! پھر اُنہوں نے وہی بات کہی۔ آپ جو چاہیں (اس کا مجھے حکم فرمائیں) اگر آپ چاہیں تو میں دونوں طرف کے پہاڑوں کو ان پر لا کر ملا دوں (جن سے وہ چکنا چور ہو جائیں) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے تو اس کی اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسی اولاد پیدا کرے گا جو اکیلے اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گی۔'' ❶

وہ ملائکہ جو بارش، نباتات اور رزق پر متعین ہیں:

ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں ❷ میکائیل علیہ السلام بارش اور نباتات پر مقرر ہیں جن سے اس کائنات میں روزی وابستہ ہے۔ اور اس کے کچھ معاون ہیں۔ یہ فرشتہ جو ان کو اللہ کے حکم سے امر صادر کرتا ہے وہ بجالاتے ہیں، بادلوں اور ہواؤں کو چلاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں۔ اور فرشتوں میں سے کچھ وہ ہیں جو بادلوں پر مقرر ہیں۔

سنن ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلرَّعْدُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهُ مَخَارِيقُ مِنْ نَارٍ يَسُوقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ))

''رعد ایک فرشتہ ہے جو بادلوں پر مقرر ہے اس کے ساتھ آگ کے کوڑے ہیں اس کے ساتھ بادلوں کو ہانکتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔'' ❸

---

❶ صحیح مسلم / کتاب الجهاد والسیر / باب من لقی النبی ﷺ من آذی المشرکین والمنافقین : ٤٦٥٣۔ صحیح بخاری : ٣٢٣١

❷ البدایة والنهایة : ١/٥٠

❸ صحیح سنن ترمذی / کتاب التفسیر سورة الرعد : ٣١١٧

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی کسی شہر کو سیراب کرتا ہے دوسرے کے علاوہ اور کبھی کسی بستی کو دوسری کے علاوہ اور کبھی اسے حکم دیا جاتا ہے کہ فلاں شخص کے کھیت کو سیراب کردے دوسرے کے علاوہ۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے جس کو امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَیْنَا رَجُلٌ بِفَلَاۃٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِیْ سَحَابَۃٍ، اسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰی ذٰلِکَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَہٗ فِیْ حَرَّۃٍ فَإِذَا شَرْجَۃٌ مِنْ تِلْکَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِکَ الْمَاءَ کُلَّہٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِیْ حَدِیْقَتِہٖ یُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِہٖ فَقَالَ لَہٗ: یَا عَبْدَاللّٰہِ مَااسْمُکَ؟ قَالَ: فُلَانٌ ، لِلاسْمِ الَّذِیْ سَمِعَ فِی السَّحَابَۃِ فَقَالَ لَہٗ: یَا عَبْدَاللّٰہِ لِمَ تَسْأَلُنِیْ عَنِ اسْمِیْ؟ قَالَ إِنِّیْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِیْ ھٰذَا مَاؤُہٗ یَقُوْلُ: اسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ لِاسْمِکَ فَمَا تَصْنَعُ فِیْھَا؟ قَالَ: أَمَّا إِذْ قُلْتَ ھٰذَا فَإِنِّیْ أَنْظُرُ إِلٰی مَا یَخْرُجُ مِنْھَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِہٖ وَآکُلُ أَنَا وَعِیَالِیْ ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِیْھَا ثُلُثَہٗ))

''ایک بار ایک آدمی میدان میں تھا اس نے بادل میں ایک آواز سُنی کہ فلاں کے باغ کو سینچ دے (اس آواز کے بعد) یہ بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین میں پانی برسایا۔ ایک نالی وہاں کی نالیوں سے لبالب ہوگئی۔ سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا ناگہاں ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑے پانی کو اپنے پھاوڑے سے اِدھر اُدھر کر رہا ہے سو اس نے باغ والے مرد سے کہا: اے اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا: فلاں نام ہے۔ اس نے وہی نام لیا جو اس نے بادل میں سُنا تھا۔ پھر باغ والے نے اس سے کہا: اے اللہ کے بندے! تو نے میرا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کیوں پوچھا؟ وہ بولا میں نے بادل میں سے ایک آواز سُنی جس کا یہ پانی ہے۔ کوئی کہتا تھا فلاں کے باغ کو سینچ دے تیرا نام لے کر، سو تو اس باغ میں اللہ تعالیٰ کے احسان کی کیا شکر گزاری کرے گا۔ باغ والے نے کہا: جب تو نے یہ کہا تو اب میں البتہ دیکھتا رہوں گا اُس میں جو اس باغ میں پیدا ہو گا ایک تہائی اس کی خیرات کروں گا اور ایک تہائی میں میرے بچے کھائیں گے اور ایک تہائی باغ کی مرمت میں خرچ کروں گا۔'' ❶

اور فرشتے آسمانوں، زمین میں ہر چیز پر مقرر ہیں کائنات میں (لیل ونہار کی) ہر حرکت وگردش انہیں کی پیدا کردہ ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا ۝5 ﴾ [سورة النازعات : ٥]

''پھر کام کی تدبیر کرنے والوں کی قسم!۔''

اور فرمایا:

﴿ فَالْمُقَسِّمٰتِ أَمْرًا ۝4 ﴾ [سورة الذاريات : ٤]

''پھر کام کو تقسیم کرنے والوں کی۔''

رسولوں کو جھٹلانے والے اور خالق و مالک کے انکاری یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ ستارے کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ سب معاملات کی تدبیر فرشتے حکمِ الٰہی سے کرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا ۝1 فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝2 وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝3 فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝4 فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ۝5 ﴾ [سورة المرسلات : ١ تا ٥]

''دل خوش کن چلتی ہوئی ہواؤں کی قسم! پھر زور سے جھونکا دینے والیوں کی قسم! پھر

❶ صحيح مسلم / كتاب الزهد / باب فضل الانفاق على المساكين وابن السبيل : ٧٤٧٣

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ابر کو) اُبھار کر پراگندہ کرنے والیوں کی قسم! پھر حق و باطل کو جدا جدا کر دینے والے اور وحی لانے والے فرشتوں کی قسم!''

اور فرمایا:

﴿ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ فَالْمُدَبِّرٰتِ أَمْرًا ۝ ﴾ [سورة النازعات: ۱ تا ۵]

''ڈوب کر سختی سے کھینچنے والوں کی قسم! بند کھول کر چھڑا دینے والوں کی قسم! اور تیرتے پھرنے والوں کی قسم! پھر دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی قسم! پھر کام کی تدبیر کرنے والوں کی قسم!''

اور فرمایا:

﴿ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ ﴾

[سورة الصافات: ۱ تا ۳]

''قسم ہے صف باندھنے والے (فرشتوں) کی، پھر پوری طرح ڈانٹنے والوں کی، پھر ذکر اللہ کی تلاوت کرنے والوں کی۔''

یہ ساری آیات فرشتوں کے عالم بالا اور عالم سفلی کے کاموں کی تدبیر کرنے کے حالات کو بیان کرتی ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل خامس:

ملائکہ اور انسانوں کے مابین فضل وشرف کا مقابلہ

اس مسئلہ میں دیرینہ اختلاف ہے

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ❶

انسانوں پر فرشتوں کو ترجیح دینے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ اور وہ چند اقوال پر ہے اور عموماً یہ مسئلہ متکلمین کی کتب میں پایا جاتا ہے۔ اور اس مسئلہ میں اختلاف معتزلہ اور ان کے متفق الرائے لوگوں کے ساتھ ہے۔ اور سب سے سابق کلام جو میں نے اس مسئلہ میں دیکھا وہ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ نے اپنی تاریخ میں امیہ بن عمرو بن العاص کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے۔ کہ وہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو ان کے پاس لوگوں کی ایک جماعت تشریف فرما تھی۔ عمر نے کہا: اللہ کے ہاں بنی آدم سے کوئی معزز نہیں ہے۔ اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ساتھ استدلال کیا:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّلِحَتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ ﴾

[سورة البيّنة : ٧]

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے یہ لوگ بہترین خلائق ہیں۔''

اور اس پر امیہ بن عمرو بن سعید نے بھی موافقت کی۔ عراک بن مالک نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں فرشتوں سے زیادہ عزت دار کوئی نہیں، وہ عالم صغریٰ اور عالم بالا دونوں جہانوں کے خدمت گزار ہیں۔ اور انبیاء کی طرف اللہ تعالیٰ کے قاصد ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے

---

❶ البداية والنهاية : ١/٨٥

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فرمان کے ساتھ دلیل پکڑی:

﴿ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّآ أَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿20﴾ ﴾ [سورة الاعراف : ۲۰]

''(اور کہنے لگا) کہ تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے کسی اور سبب سے منع نہیں فرمایا، مگر محض اس وجہ سے کہ تم دونوں کہیں فرشتے ہو جاؤ اور کہیں ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ۔''

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے محمد بن القرظی سے کہا: اے ابوحمزہ! تو اس مسئلہ میں کیا کہتا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آدم کی اکرام و تعظیم کی ہے کہ انہیں اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا۔ اور اس میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں سے اس کو سجدہ کروایا اور اس کی اولاد سے انبیاء اور رسل بنائے۔ اور وہ (نیک بندے) بنائے جن کی فرشتے زیارت کرتے ہیں۔ تو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے حکم میں ان کی موافقت کی اور اس دلیل کے علاوہ اور دلیل کے ساتھ حجت پکڑی۔ اور یہ وہ ہے جو ابن کثیر رحمہ اللہ نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اور ان کے ہم نشینوں کے کلام سے اس مسئلہ میں ذکر کیا۔ اس قول کی خطا بیان کرتے ہوئے جو تاج الدین الفزاری نے کہا: یہ مسئلہ علم کلام کی بدعات سے ہے۔ اس سے قبل اُمت کے کسی فرد نے اس مسئلہ میں گفتگو نہیں کی اور نہ ہی اس کے بعد بڑے ائمہ میں سے کسی ایک نے۔ [1] بلکہ یہ ثابت ہے کہ بعض صحابہ نے اس مسئلہ میں کچھ کلام کیا ہے۔ عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے معزز کوئی مخلوق نہیں بنائی۔ آپ سے پوچھا گیا جبریل اور میکائیل بھی نہیں؟ تو سائل کو جواب دیا گیا تو جانتا ہے کہ جبریل اور میکائیل کون ہیں؟ وہ تو سورج اور چاند کی طرح ایک مطیع مخلوق ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے معزز کوئی مخلوق پیدا نہیں فرمائی۔ حاکم نے

[1] شرح العقيدة الطحاوية : ۳۳۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو اپنی مستدرک میں روایت کیا اور صحیح کہا۔ نیز ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اس کو صحیح کہا۔ ❶

اس مسئلہ میں اقوال:

طحاویہ کے شارح ذکر فرماتے ہیں کہ اہل سنت کی طرف یہ بات منسوب ہے کہ وہ انبیاء صلحاء کو فرشتوں پر فضیلت عطا کرتے ہیں۔ اور معتزلہ فرشتوں کو فضیلت دیتے ہیں۔ شاعرہ کے اس میں دو قول ہیں۔ ان میں سے بعض انبیاء، اولیاء کو فضیلت دیتے ہیں اور بعض توقف اختیار کرتے ہیں۔ قطعیت کے ساتھ کچھ نہیں کہتے اور بعض کا رجحان اس طرف ہے کہ فرشتوں کو فضیلت ہے بعض اہلسنت اور متصوفین سے بھی یہی منقول ہے۔ شیعہ کا قول یہ ہے کہ تمام اماموں کو تمام فرشتوں پر فضیلت ہے البتہ ان کے علاوہ بھی کچھ اقوال ہیں۔ البتہ وہ لوگ جن کا قول حجت سمجھا جاتا ہے ان میں سے کسی کا یہ قول نہیں کہ فرشتے بعض انبیاء سے افضل ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اس مسئلہ کے جواب کے بارے میں توقف اختیار کیا ہے اور اسی کی طرف شارح طحاویہ رحمہ اللہ مائل ہیں۔ ❷

اور سفارینی نے ذکر کیا ❸ کہ امام احمدؒ فرماتے تھے: جو فرشتوں کو فضیلت دیتا ہے وہ بندہ خطاپر ہے اور کہا کہ ہر مومن فرشتوں سے افضل ہے۔

محل نزاع:

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ کفار اور منافقین اس مقابلہ وفضیلت میں شامل نہیں۔ یہ تو چوپایوں سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

﴿ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ﴾ [سورة الاعراف : ۱۷۹]

”یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔“

---

❶ دیکھیے: شرح عقیدہ طحاویہ پر البانی رحمہ اللہ کی تحقیق: ۳۴۲ ❷ شرح العقيدة الطحاوية : ۳۳۸

❸ لوامع الانوار البهية : ۳۹۸/۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس فضیلت سے ہماری مراد یہ نہیں کہ نفس بشر اور نفس ملائکہ میں کون سا افضل ہے؟ بلکہ یہاں فضیلت نیک بندوں اور فرشتوں کے درمیان ہے۔ اگرچہ بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ فرشتے سارے مومنوں سے افضل ہیں۔ اور ان لوگوں کے ہاں تنازع انبیاء اور فرشتوں کے درمیان ہے۔

ان لوگوں کی حجت جو صالح بندوں کو ملائکہ سے افضل گردانتے ہیں:

اس کے بعد کہ ہم نے محل نزاع کو بیان کیا ہے۔ اب ہم ان لوگوں کی دلیل اور ردّ وقدح کو بیان کریں گے جن کی رائے یہ ہے کہ بندے افضل ہیں۔

دلیل نمبر ۱:.......... اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔ اگر آدم علیہ السلام کی فضیلت نہ ہوتی تو فرشتوں کو سجدے کا حکم کیوں دیا جاتا

﴿ وَ إِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِأٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا إِلَّآ إِبْلِيْسَ أَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ﴾

[سورة البقره : ٣٤]

''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا۔''

اور بعض لوگوں نے اس کا رد اس طرح کیا کہ سجدہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہی تھا، آدم علیہ السلام بطور قبلہ تھے۔ اگر یہ بات صحیح ہوتی تو اللہ تعالیٰ ''اسْجُدُوْا إِلَى آدَمَ'' کہتے اور (اسْجُدُوْا لِأٰدَمَ) نہ کہتے۔ اگر مقصود آدم علیہ السلام کو صرف قبلہ بنانا تھا تو ابلیس جبین فرسائی سے انکار نہ کرتا اور وہ یہ گمان نہ کرتا کہ میں آدم علیہ السلام سے بہتر ہوں۔ اور قبلہ تو پتھر ہوتے ہیں ان کو قبلہ بنانے سے ان کی فضیلت ثابت نہیں ہوئی۔ اور صحیح بات یہ ہے کہ فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ اللہ تعالیٰ کی عبادت تھا اور اس کے حکم کی بجا آوری تھی اور ایسی قربت تھی جس کے ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوں اور فقط یہ سجدہ آدم علیہ السلام کے اکرام و تعظیم اور بڑائی کے طور پر تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ بات ثابت نہیں ہے کہ آدم علیہ السلام نے فرشتوں کو سجدہ کیا بلکہ آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت کو اللہ رب العالمین کے علاوہ کسی اور کے سامنے پیشانی ٹکانے کا حکم ہی نہیں دیا گیا کیونکہ وہ تو (واللہ اعلم) اشرف المخلوقات ہیں اور بنی آدم کے نیکوکار ہیں۔ ان کے اوپر کوئی مخلوق نہیں جن کو سوائے اللہ تعالیٰ کے سجدہ کیا جائے۔

دلیل نمبر ۲ :......اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول ابلیس کے بارے میں خبر دیتے ہوئے:

﴿ أَرَءَيْتَكَ هَٰذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ ﴾ [سورة الاسراء : ٦١]

''اچھا دیکھ لے اسے تو نے مجھ پر بزرگی تو دے دی ہے۔''

اور یہ ابلیس پر آدم علیہ السلام کی توقیر و تکریم میں نص ہے تب ہی تو اس کو سجدے کا حکم دیا۔

دلیل نمبر۳:......اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور فرشتوں کو اپنے کلمہ (کُن) سے۔

دلیل نمبر٤:......اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

﴿ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ﴾ [سورة البقره : ٣٠]

''میں زمین میں خلیفہ بنانے والا ہوں۔''

اور خلیفہ کو اس پر فضیلت حاصل ہوتی ہے جو خلیفہ نہیں ہوتا اور فرشتوں نے یہ خواہش کی کہ خلیفہ ان میں ہو، اس لیے تو انہوں نے کہا:

﴿ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ﴾[سورة البقره : ٣٠]

''تو انہوں نے کہا: ایسے شخص کو کیوں پیدا کرتا ہے جو زمین میں فساد کرے اور خون بہائے۔''

اگر خلافت ایک عالی درجہ نہ ہوتا اور ان کے درجات سے بلند نہ ہوتا تو وہ اس کے طالب و خواہاں نہ ہوتے اور نہ ہی صاحب خلافت پر رشک کرتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ۵:...... بنی آدم کی ان پر فضیلت علم کی وجہ سے ہے۔ جب اللہ عزوجل نے ان سے اسماء کو جاننے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب نہ دیا بلکہ انہوں نے اپنے قصور علم وفہم کا اقرار کرلیا۔ پس آدم علیہ السلام نے ان کے نام بتائے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٩ ﴾

[سورة الزمر : ۹]

''بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں؟''

دلیل نمبر ٦:...... اور اس چیز سے جو انسانوں کی فضیلت پر دال ہے کہ فرشتوں کی طاعت وفرمانبرداری زیادہ دشوار اور کٹھن ہے اور جو چیز زیادہ دشوار ہو وہ افضل ہوتی ہے اور انسان شہوت، طمع ورغبت، غصہ وخفگی اور خواہش پر پیدا کیے گئے ہیں جبکہ فرشتوں میں یہ چیزیں معدوم ہیں۔

دلیل نمبر ۷:...... سلف ایسی روایات بیان کرتے تھے جو فرشتوں پر نیک بندوں کی فضیلت پر مشتمل تھیں۔ اور وہ لوگوں کے سامنے بیان کی جاتی تھیں، اگر یہ کوئی طرفہ وعجیب بات ہوتی تو وہ اس کا انکار کردیتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا عقیدہ بھی یہی تھا۔

دلیل نمبر ۸:...... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے جب وہ بجالائیں وہ چیز جو اس نے ان پر واجب کی ہے اور جس کا ان کو حکم دیا ہے۔ جب وہ فریضہ ادا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے۔ مسند اور ابن ماجہ میں عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَبْشِرُوْا هٰذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ السَّمَاءِ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةُ يَقُوْلُ: اُنْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ قَدْ قَضَوْا فَرِيْضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ اُخْرٰى))

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"خوشخبری پہنچا دو یہ تمہارا رب ہے اس نے آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھولا ہے۔ وہ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے دیکھو میرے بندوں نے فریضہ پورا کر دیا ہے اور دوسرے کا انتظار کر رہے ہیں۔" ❶

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي بِأَهْلِ عَرَفَاتٍ أَهْلَ السَّمَاءِ فَيَقُولُ لَهُمْ: انْظُرُوا إِلٰى عِبَادِيْ هٰؤُلَاءِ جَاؤُوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا))

"اللہ تعالیٰ آسمان والوں کے سامنے اہل عرفات پر فخر کرتے ہیں، فرماتے ہیں میرے بندوں کو دیکھو پراگندہ سر، گرد آلود یہاں آئے ہیں۔"

اس کی سند صحیح ہے۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا اور حاکم نے اور بیہقی نے سنن میں۔ ❷

اور جنہوں نے فرشتوں کو فضیلت دی ہے انہوں نے اس جیسی حدیث کے ساتھ دلیل پکڑی ہے:

((مَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ وَمَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ))

"جو مجھے اپنے دل میں یاد کرے میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی جماعت میں یاد کرے تو میں ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اس سے بہتر ہے۔"

اور انہوں نے حجت پکڑی ہے کہ بنی آدم میں سستی و کوتاہی ہے اس سے گناہ اور لغزشیں سرزد ہو جاتی ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس جیسے قول کے ساتھ دلیل پکڑی ہے:

﴿ وَلَا أَقُوْلُ لَكُمْ إِنِّيْ مَلَكٌ ﴾ [سورة الانعام : ٥٠]

---

❶ صحيح الجامع : ٦٧٠١ ❷ صحيح الجامع : ١٤١/٢

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔''

اور یہ آیت انسانوں پر فرشتوں کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔

اس مسئلہ میں محققانہ قول:

اس مسئلہ میں تحقیقی قول وہ ہے جو ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ نیکو شمائل بندے فرشتوں سے بدرجہ غایت اور انتہا کے لحاظ سے افضل ہیں۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب وہ جنت میں داخل ہوں گے اور اللہ کے قرب کو پالیں گے۔ اور عالی درجوں پر سکونت پذیر ہوں گے، اور رحمٰن انہیں خوش آمدید کہے گا اور انہیں مزید قربت کے ساتھ خاص کرے گا اور رحمٰن ان کے لیے ظاہر ہوگا۔ اور یہ اس کے کریم چہرے کو دیکھ کر لذت پائیں گے اور ملائکہ ان کی خدمت کے لیے اپنے رب کے حکم سے کھڑے ہوں گے اور فرشتے افضل ہیں ابتداء کے لحاظ سے کیونکہ فرشتے اب رفیق الاعلیٰ میں ہیں اور وہ ان چیزوں سے مبرا ہیں جو بنو آدم کو ملحق ہیں اور وہ ہر لمحہ اپنے رب کی عبادت میں مصروف و مشغول رہتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ حالات ابھی زیادہ کامل ہیں بندوں کے حالات سے۔ ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا کہ اس تفصیل کے ساتھ فضیلت کا راز واضح ہو جاتا ہے اور دونوں فریقوں کی دلیلیں متفق ہو جاتی ہیں اور ہر ایک کو یکساں حق مل جاتا ہے۔ ❶

واللہ اعلم بالصواب

www.KitaboSunnat.com

❶ اگر آپ اس مسئلہ میں مزید بحث کے خواہش مند ہیں تو دیکھئے: مجموع الفتاوی : ۳۵۰/۱۱ (لوامع الانوار البهيه : ۳۱۸/۲) (شرح العقيدة الطحاوية : ۳۳۸) اور سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب "الحبائك في أخبار الملائك" بھی طبع ہو چکی ہے۔ اس میں ملائکہ اور انسانوں کے درمیان فضیلت کے بارے میں لمبی بحث ہے۔ ص: ۲۰۳۔۲۵۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المكتبة السلفية
لاہور
506

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میرے خیال میں

تمام اعمالِ صالحہ اور افعالِ حسنہ کی قبولیت کا دارو مدار عقائدِ صحیحہ پر ہے - جب تک عقیدہ صحیح نہیں ہوتا انسان کا کوئی عمل قبول نہیں ہوگا ——

اسلامی عقائد میں سے ملائکہ پر ایمان بھی ہے - جیسا کہ اس پر کئی ایک نصوص صریحہ دلالت کرتی ہیں - ملائکہ اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں اور ہر قسم کے گناہوں سے پاک اور مبرا ہیں - حکمِ الٰہی کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ ہر حکمِ الٰہی کے پابند اور بجا لانے والے ہیں - پروردگارِ عالم نے ان کی مختلف ذمہ داریاں لگا رکھی ہیں - اور ہر ایک اپنی اپنی ذمہ داری کو نباہ رہا ہے - وہ ایک ایسی مخلوق ہے جس کا ادراک انسانی قوت نہیں کر سکتی - کیونکہ انسانی فہم و فراست اور عقل و خرد فرشتوں کی بات سننے سے عاجز ہے - اور نہ ہی انسانی قوتِ رؤیت اتنی ہے کہ وہ ان کو دیکھ سکے -

ملائکہ پر ایمان، ایمان بالغیب کے قبیل سے ہے - اس لئے کوئی مسلمان بھی اس عقیدہ کا انکار نہیں کر سکتا - ملائکہ کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے -

ملائکہ کے بارے حقائق سے آگاہی اور واقفیت پیدا کرنے کے لیے ہمارے بھائی اور شاگردِ رشید محمد حسن ظاہری حفظہ اللہ نے دیارِ عرب کے مشہور عالم علامہ عمر سلیمان الاشقر حفظہ اللہ کی کتاب " عالم الملائکۃ الأبرار " کو اردو کے حسین ترین قالب میں ڈھالا ہے - اور راقم الحروف نے اس میں چند ایک مقامات پر مفید اضافہ جات کر دیئے ہیں

جو شخص بھی ایمان بالملائکہ کے حوالے سے کتاب و سنت کے دلائل کی بہار چاہتا ہو وہ اس کتاب کا مطالعہ کرے - مؤلف نے قرآن و حدیث کے گلشن میں غوطہ زن ہو کر ملائکہ کے بارے بکھرے موتیوں کو یکجا کر دیا ہے - اور مترجم نے حقِ ترجمانی ادا کرتے ہوئے اردو خواں حضرات کے لیے عربی متن کی جاندار تسہیل اور ترجمانی کر دی اور مبہم و مشکل تعبیرات سے اجتناب کرتے ہوئے عبارات کو بہترین اسلوب میں ڈھال دیا ہے -

اللہ تبارک تعالیٰ اس کتاب کے مؤلف، مترجم، ناشر اور راقم کے لیے اس کو توشۂ آخرت بنا دے - اور فرشتوں کی دعاؤں کا حق دار بنائے - اور ان کی لعنت سے محفوظ فرمائے - آمین -

ابو الحسن مبشر احمد ربانی

المكتبة الكريمية
قرآن و سنت کی اشاعت کا عظیم ادارہ
ALKARIMIA
E-mail: alkarimiaa@hotmail.com